بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ



تذکرۂ مرتضائیہ

حاتمِ دوراں، غوثِ زماں، محبوبِ عوام وخواص، قبلۂ عالم

حضرت پیر سخی سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

حسب الارشاد

قبلہ مرشد سائیں حضرت الحاج سید عبد الفتاح شاہ جیلانی

المعروف سائیں محمد موریل شاہ جیلانی دامت برکاتہم العالیہ

دربارِ عالیہ جیلانیہ غوثیہ، گمبٹ شریف، خیرپور میرس، سندھ۔

تحقیق وتالیف

محمد علی سہتو

بزمِ غلامانِ مرتضائیہ

درگاہ غوثیہ جیلانیہ گمبٹ شریف

ضلع خیرپور میرس سندھ

کتاب کا نام	تذکرۂ مرتضائیہ
تحقیق وتالیف	محمد علی سہتو
نظر ثانی	مفتی غلام فرید صابری، حافظ دین محمد بھٹو، محمد ملوک چانڈیو﴿ماما سائیں﴾
کمپوزنگ	محمد علی سہتو
تعداد	ایک ہزار
اشاعت اول	۲۰۱۳ء
ناشر۔	بزمِ غلامانِ مرتضائیہ درگاہ غوثیہ جیلانیہ گمبٹ شریف ضلع خیرپور میرس سندھ
ہدیہ	

ملنے کا پتہ۔

قبلہ مرشد سائیں حضرت الحاج سید عبد الفتاح شاہ جیلانی

المعروف سید محمد موریل شاہ جیلانی دامت برکاتہم العالیہ

دربار عالیہ جیلانیہ غوثیہ گمبٹ شریف ضلع خیرپور میرس سندھ

فون 0300-3152775 / 0300-3188417

فہرست

.1	حمد باری تعالیٰ۔	15
.2	نعتِ رسولِ مقبول ﷺ۔	16
.3	دعائیہ کلمات۔	18
.4	پیش لفظ	19
.5	اظہارِ تشکر۔	22
.6	شہنشاہِ بغداد	25
.7	شہبازِ لامکانی، مخدع مکانی غوث الاعظم، دستگیر، محبوبِ سبحانی، حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	26
.8	میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔	
.9	حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندانی پس منظر۔	28
.10	اعلیٰ کرامت۔	29
.11	شادی خانہ آبادی۔	29
.12	درگاہ گمبٹ۔	30
.13	حضرت پیر سید عبدالرزاق شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت۔	30
.14	حضرت پیر سید ابراہیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا درگاہ گمبٹ شریف کا سجادہ نشین بننا۔	31
.15	مسجد شریف کی تعمیر کے متعلق ایک روح افروز روایت۔	32
.16	حضرت پیر سید ابراہیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک۔	33
.17	حضرت پیر سید شمس الدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک۔	33
.18	حضرت پیر سید خمیس علی شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک۔	33
.19	﴿نسبی شجرہ مبارک﴾	34
.20	حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک۔	35
.21	حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک۔	36

.22	حضرت پیر سید محمد موریل شاہ جیلانی کی اولادِ پاک۔	36
.23	مختصر تعارف۔	36
.24	غوثِ زمان، پیر سید سخی غلام مرتضیٰ شاہ جیلانیؒ کی کچھ روح افروز کرامات۔	42
.25	ہمارا مرید ہونے کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ زیادہ دُرود پاک پڑھنے والا ہوگا۔	42
.26	عصر کی نماز دیر سے پڑھنے کی وجہ۔	42
.27	جن تو چھپا ہے جاکر کوہ کاف کے پہاڑوں میں۔	43
.28	ڈوبتی کشتی کو پار لگانا۔	43
.29	سو اونٹوں میں جو سب سے زیادہ دُبلا اونٹ ہے، اس کا خیال رکھنا۔	44
.30	دعا کی برکت سے شادی ہونا۔	44
.31	تم ہماری ہی مرید ہو۔	45
.32	قصیدۂ غوثیہ کی اجازت دینا۔	45
.33	مفتی محمد رحیم سکندری کو تعویذ لکھنے کی اجازت دینا۔	46
.34	کام کریں تو صحیح کریں، ورنہ وہ کام نہ کریں۔	46
.35	ایک ہندو کو درودِ پاک پڑھانا۔	47
.36	مرید کا دُور سے پکارنا اور سائیں کریم کا گمبٹ میں سننا۔	47
.37	بیٹے کی بشارت دینا۔	48
.38	اگر آپ کہیں تو کشتی کو ڈُبو دیں۔	48
.39	خواب میں حج کرانا۔	49
.40	حویلی پاک میں خدمت کرنے والی عورت پر سائیں بادشاہ کی خاص کرم نوازی۔	50
.41	جس شخص نے بھی آج ہماری اقتداء میں نماز پڑھی، ہم اس کی جنت کے ضامن ہیں۔	51
.42	ابھی کچھ دیر اور بیٹھو، اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے۔	52
.43	گھی بھی لیکر آئے ہو اور چور کو بھی ساتھ لائے ہو۔	53
.44	سائیں غلام مرتضیٰ شاہ اپنے وقت کے غوث ہیں۔	53
.45	سائیں کریم کا فرمانا، کون بابا؟	54

46. ہم محبت کرنے والے ہر مرید کے ساتھ ہوتے ہیں۔ 54
47. فرض نماز کے بعد دورانِ دعا آپ مسکراتے کیوں ہیں؟۔ 56
48. گامن فقیر کا درگاہ کے لیئے لکڑیاں کاٹنے جانا۔ 56
49. مسجدِ نبوی میں نماز کی امامت کرنا۔ 57
50. سائیں کریم کی آمد پر موسم کا خوشگوار ہو جانا۔ 57
51. سعودی عرب کی جیل میں پھنسے ہوئے مرید کی داد رسی کرنا۔ 58
52. مرید کے گھر پہرہ دینا۔ 59
53. اللہ والوں کی نیند بھی عبادت ہے۔ 59
54. قلندرِ وقت حضرت عاشقِ مولا بخاری کا سائیں کریم کی بارگاہ میں حاضر ہونا۔ 60
55. فقیر، غار والا خواب تو سناؤ۔ 61
56. ماسٹر کا سائیں کریم سے نظر ملاتے ہی بے ہوش ہو جانا۔ 62
57. سائیں کریم کا دریا کو خط لکھنا۔ 63
58. سائیں کریم کا دریا کے نام خط۔ 64
59. حضرت سخی صالح شاہ بادشاہ کا سائیں کریم کو گود میں اٹھانا اور پیش گوئی کرنا۔ 64
60. لڑکی کو لڑکا بنانا۔ 65
61. خبر دار، چارپائی کو نیچے مت پھینکنا۔ 66
62. گنبد کی چوٹی سے گرنے کے باجود چوٹ نہ لگنا۔ 67
63. ایک مظلوم عورت کی فریادرسی۔ 68
64. سائیں کریم کی خدمت کرنے کی برکتیں۔ 69
65. یہ تو وہی تانگے والا ہے۔ 70
66. گدھے کو مارنے کی سزا کی خبر پہلے ہی دے دینا۔ 71
67. گمشدہ سونے کی کیل کا مرغے کے پیٹ سے نکلنا۔ 72
68. کہ نظر آئے نہ کچھ آپ کی صورت کے سوا۔ 74
69. دلمراد فقیر کو روحانی تصرف سے اپنے پاس بلانا۔ 74

70. کسی کی گری ہوئی چیز اٹھانی چاہیئے یا نہیں؟ 75
71. مرید سے فقیر کے ہاتھ چُوموانا۔ 76
72. اب بھی یقین نہیں آرہا کیا؟۔ 77
73. مرید کے دل کو شک سے پاک کرنا۔ 77
74. بڈھل شاہ، تمہاری جیب سے پیسے اس آدمی نے نہیں نکالے۔ 78
75. مسئلہ بیان کرنے سے پہلے ہی اسکا حل بتا دینا۔ 79
76. عطا محمد، تسلی کرکے آئے ہو نا؟۔ 79
77. یہ بھی اسی ذاتِ پاک کی تعظیم ہے۔ 80
78. تمہارے بیٹے کو لگی گولی کا نشان بھی نہیں ہوگا۔ 81
79. بیٹا عطا کرنا۔ 81
80. پانی کے سو مٹکوں سے فالج زدہ کا علاج کرنا۔ 82
81. وڈیرے کی شکست اور سائیں کریم کے غریب مرید کی جیت۔ 83
82. ریل گاڑی تب تک نہیں جائیگی جب تک آپ جا کر نہیں بیٹھیں گے۔ 84
83. غلام مرتضیٰ شاہ کے ہوتے ہوئے فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ 84
84. چوری شدہ اونٹنی کا خود ہی درگاہ شریف پر واپس لوٹ آنا۔ 85
85. سخت بخار کا دو منٹ میں اتر جانا۔ 86
86. ایک غریب مریدنی کے قاتل بیٹے کی سزا معاف کروانا۔ 86
87. نامرد کو مردانگی طاقت عطا کرنا۔ 88
88. محمد ایوب کھوڑا، کیا تم پاکستان کے صدر بنو گے؟ 89
89. غریب مرید کو وڈیرہ بنانا۔ 90
90. جاؤ ماسٹر، تم ڈوکری شہر کے چیئرمین ہو۔ 90
91. مادرزاد خُسرے کو داڑھی نکل آنا۔ 92
92. سائیں کریم کی ایک سید زادے کے ساتھ عنایت۔ 91
93. جو مُلا کہہ رہا ہے ویسے ہی کرو۔ 92

94. اگر تمہیں غلام مرتضیٰ کو آزمانا ہے تو جو کہہ رہا ہوں ویسے کر کے دیکھو 93
95. فقیر، تمہارے رشتیدار تم سے صلح کرنے کے لیئے تیار ہیں۔ 95
96. ریل گاڑی تب تک نہیں جائیگی جب تک تم اس پر سوار نہیں ہو جاؤ گے۔ 95
97. شوہر کو بیوی کا واپس مل جانا۔ 96
98. بھینس کے گوبر سے خارش زدہ کا علاج۔ 97
99. بیوی کو قتل کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے۔ 97
100. کل آپریشن ہو جایئگا۔ 99
101. قتل کیس میں پہلی پیشی پر بری ہو جانا۔ 99
102. مولوی نالے مٹھو کو عالم بننے کی دعا دینا۔ 100
103. کھانسی والا مریض، مکھن کھانے سے تندرست۔ 101
104. مٹی کے تیل سے ٹائیفائڈ کے مرض کا علاج۔ 102
105. ٹی بی کے مرض کا بکن بوٹی پینے سے علاج۔ 102
106. کہو یا علی۔ 103
107. تم جاؤ، تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ 103
108. ہاتھی زندہ لاکھ کا، تو مُردہ سوا لاکھ۔ 104
109. مریدنی کو بذریعہ خواب شفا عطا کرنا۔ 105
110. اپاہج مرید کی شادی کروانا۔ 106
111. جو بھی افسر ہمارے مرید کی طرف انگلی اٹھائے گا ہم اسکا بازو توڑ دینگے۔ 107
112. آنکھیں مرشد کریم کے عشق میں لال رہتی ہیں۔ 107
113. جاتے ہوئے تو ہم پر بھروسہ کیا اور آتے ہوئے پیسوں پر؟۔ 108
114. مجھے میرے مرشد کریم نے ڈاکوؤں کے چُنگل سے آزاد کرایا ہے۔ 109
115. استاد آج شام کو ساڑھے چار بجے واپس آجایئگا۔ 109
116. جھیل میں مگرمچھ سے بچانا۔ 110
117. اغوا شدہ مرید کو بچانا۔ 111

118. مرشد مدد کر، مرشد مدد کر۔ 112
119. آج سے آپ ہمارے خلیفہ ہو۔ 113
120. قبلہ، میں آزاد کب ہو نگا۔ 114
121. چور کی مدد کرنا۔ 114
122. مرید کو خواب میں اپنے ساتھ کھانا کھلانا۔ 115
123. موالی کو نشہ کرنے کے لیئے پیسے دینا۔ 116
124. منگتے کو عطا کرنا۔ 116
125. کیچڑ میں پھنسی بھینس کو باہر نکالنا۔ 117
126. آیا میں آیا، آیا میں آیا۔ 117
127. یہ پیر غلام مرتضیٰ شاہ کا مرید ہے اسکو نیچے اتاریں۔ 118
128. اللہ کے ولی جہاں اپنا قدم رکھیں، وہ زمین آباد ہو جاتی ہے۔ 119
129. سائین کریم کے مرید کو دوسرے بزرگ کا پہچان لینا۔ 119
130. سائیں کریم کا دوسرے بزرگ کے مرید کو پہچان لینا۔ 120
131. اپنے مرید کو دوسرے بزرگ کا مرید ہونے سے بچانا۔ 120
132. نمازِ باراں پڑھانا اور برسات کا برسنا۔ 121
133. پھانسی کی سزا سے معافی۔ 121
134. ربِ کریم تمہیں اس بیٹے کا رزق کھلایئگا۔ 122
135. روحانی سزا ملے ہوئے شخص کو معافی دلانا۔ 123
136. سائیں کریم کا پشتو زبان میں دعا کرنا۔ 123
137. ٹی بی کی بیماری کا دعا سے ختم ہونا۔ 124
138. سائیں کریم کا چور سے مور بنانا۔ 124
139. کوڑھ کے مرض سے شفایاب ہونا۔ 125
140. اولاد کے حق میں سب سے افضل دعا اس کے والدین کی ہوتی ہے۔ 126
141. سائیں کریم کی دعا سے یکے بعد دیگرے تین بیٹوں کا پیدا ہونا۔ 126

142. جب ایک روٹی دس روپے میں بکے گی تب بھی تم بھوکے نہیں مروگے۔ 127
143. مرید کو دس ہزار روپے عطا فرمانا۔ 128
144. قبلہ، کیا آپ کی درگاہ پر بھی ہم دال کھائیں؟ 128
145. پیاسے باراتیوں کو پانی پلانا۔ 129
146. عباسی فقیر، پیروں کی دال نہیں کھاتا۔ 129
147. ایک لاکھ اور موٹر کار کو ٹھکرانا۔ 130
148. جو اللہ گمبٹ میں ہے، وہی مکہ پاک میں بھی ہے۔ 130
149. درگاہ میں صوفیانہ کلام کی محفل۔ 131
150. حروفِ مقطعات کی تلاوت کے دوران سائین کریم کی کیفیت۔ 132
151. دیوار پر لکھے شعر پڑھنے سے سوالی کا مطلب پورا ہونا۔ 132
152. جو بھیجو گے وہی پہنو نگا۔ 133
153. دورانِ مراقبہ گنبد میں موجود پرندوں نے بھی خاموشی اختیار کرلی۔ 133
154. تین دن لاڑکانہ میں قیام۔ 134
155. پرائے جانور میں کوئی رسہ نہیں ڈالتا۔ 135
156. سائیں رکھیل شاہ کا کہنا کہ ہم دستگیر کے فقیر ہیں۔ 135
157. ہمیں بھی گمبٹ میں ہی اللہ تعالیٰ سب کچھ دیگا۔ 136
158. آج کی رات چوری کرنے چلیں گے۔ 137
159. بھٹائی صاحب سے روحانی کچہری۔ 137
160. بزرگوں کی سائیں کریم کے پاس حاضری۔ 138
161. مست فقیر کا درگاہ پر آنا۔ 138
162. ذوالفقار علی بھٹو کی درگاہ گمبٹ شریف پر حاضری۔ 139
163. سائیں کریم کا بھٹو صاحب کو درگاہ شریف پر ٹوپی پہنوانا۔ 140
164. مولوی کا اعتراض کرنا، پھر معافی مانگنا۔ 140
165. مرشد سے جھوٹ بولنے کی سزا۔ 141

166. سائیں کریم کی مہربانی سے آگ کا رخ تبدیل ہو جانا۔ 141
167. پولیس کو کچھ نہ ملا۔ 142
168. وڈیرہ، آج پگ نہیں پہنی؟۔ 142
169. تمہاری شادی ہو جائیگی۔ 143
170. فقیر سے کہو کہ بھینسوں کے لیئے رسے بنائے۔ 144
171. مرید کا گھر سے نکلنا اور سائیں کریم کا اسکی پسند کا لنگر تیار کروانا۔ 145
172. فقیر یہ پیسے ہمیں واپس مت کرنا۔ 146
173. میاں میر محمد فقیر کو حضور پاک ﷺ کی مجلس پاک میں بھیجنا۔ 147
174. آپ کو روزانہ پانچ روپے تکیہ کے نیچے سے ملتے رہینگے۔ 148
175. ہمارے محبوب ﴿ﷺ﴾ تو مدینے والے ہیں۔ 149
176. اب تمہیں بیٹی پیدا ہو گی۔ 150
177. تم تین دن پیلو درخت کے پتے پیو۔ 150
178. جب درگاہ پر پہنچیں تو ہمیں گڑ میں پکے چاول ملیں۔ 151
179. گم شدہ بھینس کا ملجانا۔ 151
180. تم اول درجے میں پاس ہو گے۔ 152
181. شاہ محمد تمہیں ریل گاڑی کہاں لے گئی تھی؟۔ 152
182. کل تمہارے انار آجائیں گے۔ 153
183. جلندر کے بیمار کو بذریعہ خواب شفا ملنا۔ 153
184. دس دنوں سے مرشد ڈھونڈ رہا ہے۔ 154
185. بینائی سے محروم شخص کو نور عطا کرنا۔ 155
186. یہ دروازہ کسی کے لیے بھی تنگ نہیں ہے۔ 155
187. ریل گاڑی میں سوار ہو جاؤ آپ سے کوئی کرایہ نہیں لے گا۔ 156
188. قریشی خلیفے کا ہاتھ سائیں محمد شاہ بادشاہ بغدادی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے ہاتھ میں دینا۔ 157
189. سائیں کریم کی دعا سے بیٹے کا پیدا ہونا۔ 157

190. دسویں کے پیپر میں غیر حاضر شاگرد کو پاس کروانا۔	158
191. تم وزیر بنو گے۔	159
192. دمہ کا مریض لنگر کا آٹا پسوانے سے صحتیاب۔	160
193. تم سے پیسے نہ لے تو دوا بھی مت لینا۔	161
194. بغیر پاسپورٹ و ٹکٹ کے مرید کو حج کرانا۔	162
195. مرید کو وظیفہ بتانا۔	163
196. ہم نے پہلے ہی گبٹ کا چیئرمین بنا دیا ہے۔	163
197. مرید کے نکاح کے پتاشے اپنے مبارک ہاتھوں سے تقسیم کرنا۔	164
198. گم شدہ بیوی کا ملنا۔	165
199. تم سے کوئی ٹکٹ نہیں پوچھے گا۔	165
200. قبر مبارک کی مٹی سے خوشبو آنا۔	166
201. کل تم اپنی ڈیوٹی پر جانا۔	166
202. بارش کا رک جانا۔	167
203. اس عورت کو ابھی لنگر دو۔	167
204. اسے قلندر لال شہباز کے مزار پر لے جائیں۔	168
205. آپ کوئی تکلف نہیں کریں گے۔	169
206. سائیں کریم کی مزارِ مبارک سے روزانہ پانچ روپے ملنا۔	170
207. اکتالیسویں دن سے دستِ غیب ملنا شروع ہو جائیگا۔	170
208. یہی وہ بزرگ تھے جو مجھے یہاں لیکر آئے ہیں۔	171
209. اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں۔	172
210. جس نے جھوٹ بولا ہے، اسے سانپ کاٹے۔	172
211. صدر ایوب خان کا سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہونا۔	173
212. ہندوؤں سے درودِ پاک پڑھانا۔	173
213. سائیں کریم کی پٹواری پر نظر کرم۔	174
214. شہر سے پتاشے لیکر آؤ۔	174

215. معذور لڑکے کو صحتمند بنانا۔	175
216. جن کو دیگ میں پکانا	176
217. جتنے پیسے چاہو، اٹھالو	177
218. فقیر اللہ جڑیو کے دیکھتے ہی سائیں کریم کا غائب ہو جانا	178
219. سائیں کریم کے مرید کے لیئے رات دیر تک تانگے والے کا کھڑا رہنا	179
220. ہے اتنا یقین؟؟	179
221. سائیں کریم کو دل سے یاد کرنے سے مصیبت کا ٹل جانا	180
222. سائیں کریم کی نظر کرم سے دردِ شقیقہ کا ختم ہو جانا	181
223. ہم بھی بحر بیکراں ہیں	181
224. بیٹے کا نام پیر بخش رکھنا	182
225. یا شیخ احمد عاجبانی، اس درد کو کرو نمک پانی	182
226. معذور لڑکا سائیں کریم کی دعا سے چلنے پھرنے لگا	183
227. نہ کورٹ میں کیس چلے گا اور نہ ہی سزا ہوگی	183
228. یہ لڑکا پاگل نہیں ہے	184
229. خونخوار کتوں سے مرید کو بچانا	184
230. سائیں کریم کی نظر کرم سے بغیر ویزہ کے حج کر کے آنا	185
231. سائیں کریم کی نظر کرم سے بغیر ویزہ کے حج کر کے آنا	186
232. نہ تم نے اٹھایا اور نہ مالک کو مل سکے گا	186
233. تمہاری دوسری شادی نہیں ہوگی	187
234. سائیں کریم کو عرض کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے	187
235. سائیں کریم کی دعا سے مدرسہ مسجد تعمیر ہونا	188
236. سائیں کریم کی دعا سے ایک دن میں مکمل قرآن پاک حفظ ہونا	189
237. بھینس کا دودھ چوروں کو بخش دے	190
238. یہ کھانا اس فقیر کو دیدو	190
239. لڑکے کو پانی پلاؤ	191

حمد باری تعالیٰ

کلام از شہنشاہ سخن حضرت حسن رضا خاں حسنؔ علیہ الرحمہ

فکر اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا

طور ہی پر نہیں موقوف اُجالا تیرا
کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

ہر جگہ ذکر ہے اے واحدویکتا تیرا
کون سی بزم میں روشن نہیں اکا تیرا

پھر نمایاں جو سرطور ہو جلوہ تیرا
آگ لینے کو چلے عاشق شیدہ تیرا

شہ نشیں ٹوٹے ہوئے دل کو بنایا اس نے
آہ اے دیدۂ مشتاق یہ لکھا تیرا

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جو یا تیرا

ہیں ترے نام سے آبادی و صحرا آباد
شہر میں ذکر ترادشت میں چرچا تیرا

میکدہ میں ہے ترانہ تو اذاں مسجد میں
وصف ہوتا ہے نئے رنگ سے ہر جاتیرا

اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو مرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

اب جماتا ہے حسن اس کی گلی میں بستر
خوبرویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

نعتِ رسول مقبول ﷺ

کلام از اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمہ

عرش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

لا وَربِ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

یارب اک ساعت میں ڈھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش میں آجائے اب رحمت رسول اللہ کی

اے رضا خود صاحب قرآں ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

مدح

کردو کرم کردو کرم
سخی غلام مرتضٰی شاہ جیلانی کردو کرم

ہو کرم ہو کرم
رکھ لو میرا بھرم،
سخی غلام مرتضٰی شاہ جیلانی کردو کرم

آپ کی یاد میں روتا ہے زمانہ،
دے بھی دو اب چشمِ نم ،
سخی غلام مرتضٰی شاہ جیلانی کردو کرم

میرا اس جہاں میں سننے والا نہیں،
اب میری رکھ بھرم ،
سخی غلام مرتضٰی شاہ جیلانی کردو کرم

(صوفی عبدالستار سومرو)

دُعائیہ کلمات

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے پایاں لطف وکرم اور فضل ہے کہ خالق کائنات عزوجل نے ہمیں اشرف المخلوقات انسان بنا کر اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کی نہ صرف امت سے پیدا فرمایا ہے بلکہ کرم بالائے کرم یہ کہ ہمیں اپنے محبوب کریم ﷺ کے لاڈلے لختِ جگر نورِ نظر پیرانِ پیر دستگیر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن کرم سے بھی وابستہ فرمایا ہے۔ وہ پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی ذات پاک سے نسبت کی عظمت کو سامنے رکھتے ہوئے ایک عارف کامل نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ

سگ درگاہ میراں شو چوں خواہی قرب ربانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی

یعنی ! اے سالک اگر تو اپنے رب عزوجل تک پہنچنا چاہتا ہے اپنے خالق ومالک اللہ وحدہٗ لاشریک کی ہمنشینی چاہتا ہے تو اپنی خودی کو مٹا کر آ اور شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چوکھٹ کا کُتا بن جا اور یقین جان کے اس بارگاہ کے کتے بھی شیروں سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔

لہٰذا دربار عالیہ مرتضائیہ جیلانیہ غوثیہ کے جملہ مریدین معتقدین متوسلین اور تمام اہل اسلام کے لیے یہی دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کی ذات پاک کے صدقے حضور پیرانِ پیر دستگیر شہنشاہ بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پاک سے کامل عشق ومحبت نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

احقر العباد: سید محمد موریل شاہ جیلانی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

اولیأاللہ کا وجودِ مبارک اللہ پاک کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے، انکے وجودِ مطہرات اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے لیے احسانِ عظیم ہیں۔ جنکے وسیلے سے ربِ کریم کی رحمتوں کا نزول ہو رہاہے۔ ان ہی کی وجہ سے بارش برستی ہے، فصلیں اُگتی ہیں، درختوں پر پھل آتے ہیں، پودے ہرے بھرے رہتے ہیں، دریاؤں میں روانی رہتی ہے، گھر آباد، محفلیں سلامت اور زندگی کی رونقیں بحال رہتی ہیں۔﴿شانِ ولایت﴾

ان کو یہ مراتب کیسے ملے؟ ان بزرگوں نے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اور اس کے محبوبِ پاک ﷺ کو راتیں جاگ کر راضی کیا، اس ذات کی طلب میں راتیں جاگ کر گزار دیں، اسی ذات کی فکر و فراق میں سرگرداں رہے، اور جب خود کو بھول کر اس ذاتِ حق میں فنا ہونے میں کامیاب ہوگئے تو ان کو عرفان و معرفت کے دریا سے ہیرے و موتی ہاتھ لگتے ہیں۔ تب ہی وہ ولایت کے مرتبۂ عالی پر فائز ہوتے ہیں۔

اللہ والوں کی خانقاہیں ہر دور میں رُشد و ہدایت، تبلیغ و اشاعت اور خدمتِ خلق کے مراکز رہی ہیں۔ خانقاہ ایک وسیع و جامع لفظ ہے، جس میں وہ سارے کام سما جاتے ہیں جو خانقاہ کے زیرِ سایہ عمل پذیر رہتے ہیں۔ خانقاہیں نہ صرف فی سبیل اللہ تعویذ لینے کی جگہ ہیں بلکہ وہاں مدرسہ، مسجد، لنگر خانہ، تسبیح خانہ، دینی و روحانی تربیت گاہ اور غربأ و مساکین کے لیئے چھت بھی میسر ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر تمہارے وسیلے سے کسی ایک شخص بھی کو ہدایت یافتہ کر دے، تو یہ تمہارے لیئے تمام زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔﴿جامع صغیر، شانِ ولایت﴾ مذکورہ حدیثِ پاک کی روشنی میں اگر خانقاہوں کا جائزہ لیا جائے کہ اللہ والوں کی خانقاہیں کتنے بڑے فلاحی مرکز کے طور پر کام کر رہی ہیں جہاں سے نجانے کتنے دکھی، غمزدہ، بھٹکے ہوئے اور بدعتی فلاح پاتے ہیں اور ہدایت یافتہ ہو جاتے ہیں۔

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ انہی اللہ والوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے فلاحِ انسانیت کے لیئے بڑی صعوبتیں برداشت کیں، غربأ و مساکین کے دکھ درد کو اپنے سینے سے لگایا، ان ہی کے لیئے راتیں جاگ جاگ کر اللہ کو راضی کرنے میں گزار دیں اور دن کو ان کے کام کو اپنا کام سمجھ کر کیا۔ اللہ والوں کی عبادت دکھاوے اور ریاکاری سے مُبرا ہوتی ہے، اسی لیے وہ دنیا اور دنیا داری سے گوشہ نشیں ہوتے ہیں تاکہ ریاکاری کا شبہ تک نہ رہے۔ ان کا ہر ایک عمل، نیکی، ہدایت، وعظ، نصیحت، عبادت اور خلقِ خدمت اللہ سبحانہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک، صاحبِ لولاک، مالکِ کونین، والیٔ عرب و عجم ﷺ کی رضا اور خوشنودی کے لیئے ہوتا ہے۔

جناب حضرت الحاج پیر سید محمد موریل شاہ جیلانی صاحب نے اس کتاب کو اپنی نگرانی میں تیار کروایا ہے، درگاہ شریف کے فقیروں اور عقید تمندوں کے لیئے یہ کتاب گوہرِ نایاب ہے۔

جناب محمد علی سہتو صاحب نے لائقِ تحسین کاوش کی ہے۔ربِ کریم اس کی کاوش کو قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری خطائیں معاف فرمائے، اپنا اور اپنے پیاروں کا قربِ خاص نصیب فرمائے۔ آمین۔

خیر اندیش

فقیر سید محمد زین العابدین شاہ راشدی۔

آستانہ عالیہ، قادریہ،راشدیہ،شادمان ٹاؤن ملیر کراچی۔

اظہارِ تشکر

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ان گنت لطف و کرم و صدہائے شکر کہ مجھ جیسے گنہگار و بے بس اور بے کس کو محبوب الفقرا ،عارِف کامل، غوثِ زمان الحاج سخی سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی الحسنی والحسینی رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ اور خصوصاً انکی کرامات پر مشتمل کتاب مرتب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرشدی قبلہ سائیں محمد موریل شاہ دامت برکاتہم العالیہ نے جب مجھ گنہگار وناچیز کو یہ حکم دیا سائیں کریم کی حیات مبارکہ کو کتابی صورت میں مرتب کیا جائے تو مجھے یہ اندازہ بھی نہیں تھا کہ سائیں کریم کی کرامات کے سلسلے میں زیادہ مواد میسر ہو پائیگا، بچپن سے ہی والدِ محترم سے کچھ کرامات تو سنتے ہی آتے تھے لیکن یہ اندازہ کب تھا۔یوں سمجھیں کہ جیسے چشمہ پھوٹ پڑا ہو،او ر وہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔کتاب کو اگر کچھ عرصہ پہلے مرتب کرنا شروع کیا جاتا تو یقیناً ہمیں مرشد کریم کی حیاتِ مبارکہ کے کچھ چھپے ہوئے اوراق زیادہ مل جاتے۔سائیں کریم کے وہ عقید تمند اور مرید کہ جنہوں نے کچھ عرصہ سائیں کے ساتھ گذارا تھایا سائیں کی کرامات دیکھیں یا سنی ہوئی تھیں، ان میں سے اکثر اس فانی دنیا کو خیر آباد کہہ چکے ہیں۔مزید یہ کہ زیادہ تر مریدوں کو تو شاید یہ خبر ہی نہ ہو کہ مرشدِ کریم کی حیاتِ مبارکہ کے سلسلے میں کوئی کتاب بھی مرتب ہو رہی ہے اور کچھ مریدوں تک تو ہم بھی پہنچ نہیں پائے۔

یہ کتاب محض ایک ابتدا ہے، ربِ کریم کی بارگاہ میں التجاٗ ہے کہ وہ ہمیں اس کتاب کو مزید بہتر بنانے اور سنوارنے کی توفیق بخشے تاکہ مرشد کریم کی مفصل حیاتِ مبارکہ کو انکے مریدوں اور عقید تمندوں تک پہنچایا جاسکے۔ دستگیر پیرانِ پیر کی اولادِ پاک کے سلسلے میں گمبٹ شریف کی گدی کے حوالے سے یہ پہلی کتابی کاوش ہے، جس میں کسی حد تک درگاہ گمبٹ شریف کے قیام اور اسکی تاریخ کا مختصر اور محبوب الفقراٗ عارفِ کامل غوثِ زماں الحاج سخی سید غلام مر تضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ تاریخ کی بہت ہی کم کتابوں میں گمبٹ شریف کی گدی یا انکی شخصیات و بزرگان کا تذکرہ ملتا ہے۔ اسکی ایک وجہ شاید گمبٹ کے جیلانی سادات کی ریاکاری اور خود نمائی سے دُوری کی روش بھی ہے۔ اسکی مثال میں آپکو دیتا چلوں کہ جس وقت مرشد سائیں محمد موریل شاہ بادشاہ نے مجھے حکم دیا کہ میں مرشد کریم سخی سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ پر کتاب لکھوں، تو میں نے مرشد سائیں محمد موریل شاہ کی خدمت میں عرض کی کہ اس کتاب میں آپ کی مبارک زندگی کے بھی کچھ پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے، تو آپ نے مجھے سختی سے منع فرمادیا۔ اس کتاب کا ماخذ وہ روایات ہیں جو مرشد کریم کے مریدوں اور عقید تمندوں کے توسط سے ہم تک پہنچ پائی ہیں، زیادہ تر روایات میں مرید اور عقید تمند کا نام و پتہ شامل کیا گیا ہے، تاکہ راوی کے متعلق کوئی شک و ابہام نہ رہے۔ پھر بھی آپ کی رہنمائی اور آراٗ کی مجھے ضرورت رہیگی، ہو سکتا ہے مجھ سے شعوری یا لاشعوری کوئی غلطی ہو گئی ہو۔

آپ سے ایک اور بھی گذارش ہے کہ اگر آپ کے پاس مرشد کریم کی حیاتِ مبارکہ کے حوالے سے کچھ کرامات یا روایات جو کہ آپ نے خود دیکھی

ہوں یا سنی ہوں، ازراہِ کرم ہمیں اس کے متعلق آگاہی دیں تاکہ وہ کرامت یا روایت نئی اشاعت میں شامل کی جاسکے۔ یہ کتاب اسی نام سے سندھی میں شایع ہو چکا ہے یہ اسی سندھی کتاب کا ترجمہ ہے، لیکن اس کتاب کی آخر میں وہ کرامات بھی شامل کی گئیں ہیں جو سندھی کتب کی اشاعت کے بعد مجھے مل سکیں ہیں۔

اس کتاب کو مرتب کرنے میں مرشد قبلہ، سائیں محمد موریل شاہ کے صاحبزادے اور مرشد کریم کے پوتے، پیر سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی اور اسکے مریدِ خاص نادر علی سہتو کا کلیدی کردار رہا ہے، سائیں حفیظ اللہ شاہ کیونکہ سیلانی مزاج ہیں اور سندھ اور پاکستان کے دُور دراز مقامات تک جاتے رہتے ہیں اس لیئے جو کچھ مجھے عنایت کرتے گئے وہ اس کتاب کی زینت بنتا گیا۔ علاوہ ازیں مرحوم خان محمد جوکھیہ، مختیار حسین عباسی، پروفیسر محراب علی لاکھو صاحب کا ممنوع و مشکور ہوں اور خصوصا، مرشد سائیں محمد موریل شاہ کا خلیفہ خاص فقیر احمد بُرڑو کا مشکور ہوں، جنہوں نے اس کتاب کی تالیف و ترویج میں میری مدد و رہنمائی کی۔ اس کتاب کی تالیف و ترویج میں جس نے بھی دامے درمے سخنے اپنا حصہ خلوصِ نیت سے شامل کیا ہے، اللہ تعالیٰ اور اسکا محبوب ﷺ اور مرشد کریم اجرِ دائمی عطا فرمائے گا، مرشد کریم ان سب پر اپنی خصوصی نظرِ کرم کرے۔ آمین۔

طالبِ دعا۔

محمد علی سہتو (ایڈووکیٹ)۔

پیر جو گوٹھ، ضلع خیرپور میرس، سندھ

0300-3152775

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور پیرانِ پیر دستگیر محبوب سبحانی نور یزدانی پنج تن پاک کے دل جانی غوثِ صمدانی غوث الارض والسمٰوات غوث الثقلین غوث الکل سید نا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت یکم رمضان المبارک 470ھ بمطابق 1075ء میں ملک ایران کے مشہور شہر گیلان (جیسے عربی میں جیلان کہتے ہیں) کے ایک محلّہ صومعہ سرا میں ہوئی

آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت سیدنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ ہے اور والدہ ماجدہ کا اسم پاک حضرت سیدہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا ہے آپ کا اسم پاک عبد القادر کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین ہے۔ آپ کا شجرہ نسب والد کی طرف سے سیدنا امام حسن علیہ السلام اور والدہ ماجدہ کی طرف سے سیدنا امام حسین علیہ السلام سے جاملتا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبِ کریم سید العٰلمین محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے وقت جس طرح اپنی قدرت کی نشانیاں دکھانے کا خاص انتظام واہتمام فرمایا تھا۔ حضور پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت کے وقت بھی کچھ ایسا ہی اہتمام فرمایا گیا چنانچہ آپ کی سیرت پاک پر لکھی جانے والی شہرۂ آفاق کتاب مظہر جمال مصطفائی کے صفحہ نمبر 3 پر لکھا ہے کہ آپ کی شب ولادت خود امام الانبیاء حضور سید العٰلمین محمد رسول اللہ ﷺ آپ کے والد سیدنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست کے ہاں جلوہ افروز ہوئے اور بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ اے میرے بیٹے ابو صالح تجھے اللہ تعالیٰ نے وہ فرزند عطا کیا ہے جو میرا اور میرے رب کا بھی محبوب ہے۔ تجھے مبارک ہو کے تیرے ہاں میرے لاڈلے اور محبوب سبحانی کی ولادت ہونے والی ہے ابو صالح میرے اس بیٹے کا مرتبہ اولیاء کرام میں ایسا ہوگا جیسا میرا مرتبہ انبیاء کرام میں ہے۔

اب یہاں پر عرض کرتا چلوں کہ جب شہنشاہ بغداد حضور سید نا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لکھنے والے سوانح نگاروں کا عامیانہ اور روایتی انداز دیکھتا ہوں تو بڑی حیرت ہوتی ہے کہ حضور محبوبِ سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پاک پر قلم اٹھانے سے پہلے اُنکے ذہن میں یہ بات کیوں نہیں آئی کہ اب ہم اس پاک ہستی کی شان میں لکھنے لگے ہیں جو اپنے چاہنے والوں پر خود یہ بات واضح فرما چکے ہیں کہ میرے اور مخلوق کے درمیان زمین و آسمان جتنی دوری ہے خبردار مجھے کسی پر قیاس نہ کرنا اور نہ کسی کو مجھ پر۔ میری تخلیق تمام امور سے بالاتر ہے اور میں لوگوں کی عقل سے ماوراہوں۔ میں

شمشیرِ برہنہ ہوں۔ میں عشقِ خداوندی کی آگ ہوں۔ عزتِ پروردگار کی قسم تمام نیک بخت اور بد بخت میرے سامنے ہیں۔ میری نظر لوحِ محفوظ پر ہے۔ میں تم پر اللہ تعالیٰ کی حجت اور رسولِ پاک ﷺ کا نائب ہوں۔ انسانوں کے بھی پیر ہیں۔ جنات اور فرشتوں کے بھی لیکن میں تمام پیروں کا پیر ہوں۔ حق تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے اَعْلَمُ مَالَاتَعْلَمُوْنُ (میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے) میں ان میں سے ہوں جنھیں خدا جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ مجھ سے دن اور رات میں ستر بار کہا جاتا ہے اَنَااَخْتَرْتُکَ وَلِتُصْنَعَ عَلیٰ عَیْنِی یعنی میں نے تجھے پسند کرلیا تا کہ تو پرورش پائے میری آنکھوں کے سامنے۔

خوش ہو جائے وہ شخص جس نے مجھے دیکھا اور وہ بھی جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ ہزار سال سفر کرتا کہ توں میری بات سنے۔ یہاں ولایت اور درجات تقسیم ہوتے ہیں .کوئی ولی ایسا نہیں جو میری مجلس میں حاضر نہ ہوتا ہو زندہ اپنے جسموں کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔ اے غلام! میرے بارے میں منکر نکیر سے پوچھنا جب وہ قبر میں تیرے پاس آئیں گے وہ تجھے میرے مقام و مرتبہ کی خبر دیں گے۔ جب سورج چڑھتا ہے تو مجھ پر سلام کرتا ہے۔ سال، مہینے، ہفتے اور دن میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ اے مشرق و مغرب کے رہنے والو آؤ مجھ سے معرفت حاصل کرلو۔ اولیاء جب تقدیر تک پہنچتے ہیں تو ٹھہر جاتے ہیں لیکن میں تقدیر مبرم کو بھی بدل دیتا ہوں۔ مزید فرماتے ہیں کہ اے میرے مرید میرے دامن کو مضبوطی سے تھام لے اور میرے ساتھ پختہ ارادت رکھ تا کہ میں دنیا میں اور قیامت کے روز تیری حمایت کروں۔ پس اگر تو عزت اور قربِ خداوندی چاہتا ہے تو میری محبت پر دائم رہ اور میرے وعدے کی حفاظت کر۔ اے میرے مدح خواہ جو چاہے کہہ اور خوف نہ کر تیرے لیے دنیا اور کل قیامت کے دن امن ہے۔ (بہجۃ الاسرار، اخبار الاخیار، تفریح الخاطر) الحمد للہ ہم (اہلسنت) شہنشاہ بغداد حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہر فرمان پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور پروردگار کا ہر گھڑی شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے ہمیں شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت وشان کے منکروں سے محفوظ فرما کر آپ کی ذات پاک سے عشق و محبت کرنے والوں کی سنگت نصیب فرمائی ہے. انہیں عشق و محبت کرنے والوں کی فہرست میں ایک نام اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلِ سنت امام الشاہ، امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا بھی آتا ہے. اعلیٰ حضرت جب شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت کی بات کرتے ہیں تو کتنے مئودبانہ انداز سے چنانچہ فرماتے ہیں کہ

تجھ سے در در سے سگ سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

یعنی اے پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمد رضا کی کیا اوقات کہ وہ آپ کے در کی غلامی کا دعویٰ کرے اس کے لیے تو یہی انتہائی سعادت مندی اور فخر کی بات ہے کہ آپ کی چوکھٹ پر پلنے والے کتے کے کتے سے نسبت قائم ہے۔ یہ ہے شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کا ادب واحترام اعلیٰ حضرت کی نظر میں۔ لہذا آخر میں اس بندۂ ناچیز کی بھی یہی دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں بھی شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کا ایسا ادب واحترام نصیب فرمائے آمین ثم آمین

شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہِ لطف وکرم کا امیدوار

فقیر حافظ دین محمد سندھی

خطیب جامع مسجد البلال 295 ون بی ٹو ٹاؤن شپ لاہور

حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندانی پس منظر۔

حضرت پیر سید احمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور پیر سید محمد شاہ جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا سندھ میں تشریف لانا۔

حضور پیرانِ پیر، دستگیر سیدنا غوث الاعظم، جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نسب سے حضرت پیر سید محمد شاہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغِ دینِ اسلام کے لیئے سن ۱۱۸۹ھ میں سندھ کے شہر کھوڑا میں تشریف فرما ہو کر مخدوم احمدی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قیام فرمایا۔ ایک سال گزرنے کے بعد آپ کے چھوٹے بھائی حضرت پیر سید احمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے ملنے آئے اور بغداد شریف واپس چلنے کے لیئے اسرار کرنے لگے، لیکن آپ نے فرمایا کہ مجھے حضور پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ عنہ نے سندھ میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیئے بہتر ہو گا کہ آپ بھی میرے ساتھ سندھ میں قیام فرما کر دینِ اسلام کی خدمت کریں۔ پیر سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بڑے بھائی کا کہنا مان کر، مخدوم احمدی کے ہاں تقریباً ایک سال تک قیام

فرمایا۔اس وقت سندھ میں کلہوڑا خاندان کی حکمرانی تھی۔مخدوم احمدی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے ولی اللہ تھے،انہوں نے خود بھی کوشش کی کہ جیلانی خاندان کے یہ چشم وچراغ سندھ میں ہی سکونت پذیر ہوں۔حضرت پیر سید احمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو رانی پور اور حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو گمبٹ شریف میں مستقل رہائش اور مدارس قائم کروا کے دیئے۔دونوں بزرگوں کے روحانی تصرف کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ انکے مرید ہونے لگے،اس طرح گمبٹ شریف اور رانی پور شریف کی درگاہیں پورے ملک اور ہندوستان تک مشہور ہو گئیں۔

اعلیٰ کرامت

سندھ میں جیلانی خاندان کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو اس وقت کے حاکموں نے شک کی نگاہ سے دیکھا،کلہوڑا خاندان کے حکمران نے اپنے ایلچی کے ذریعے پیر سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور پیر سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو کہلوا بھیجا کہ اگر آپ جیلانی سادات ہیں تو اپنی کرامت سے یہ بات ثابت کریں۔دونوں سید شہزادے اُس ایلچی کو دریا کے کنارے لے گئے اور اپنے ایک مرید سے کہا کہ جاؤ اور بیچ دریا ہماری جائے نماز بچھا کر آؤ،پھر حضرت پیر سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ دریا نماز پڑھی۔ایلچی یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا،لہٰذا ایلچی نے جھک کر شہزادوں کو سلامِ عقیدت پیش کیا اور واپس جا کر حاکمِ وقت کو سارا قصہ بیان کیا۔

شادی خانہ آبادی

جیلانی خاندان کے ان شہزادوں کی کرامات اور بڑھتے ہوئے روحانی

تصرف کو دیکھ کر گمبٹ اور رانی پور کے وڈیر ﴿سہتا﴾ قوم کے وڈیروں نے ان جیلانی سادات کے شہزادوں کو نذرانے میں بہت ساری زمینیں پیش کیں اور شادیاں بھی اسی خاندان میں ہوئیں۔

درگاہ گمبٹ

درگاہ جیلانیہ گمبٹ کے بانی حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک ہی فرزندِ ارجمند حضرت پیر سید عبدالرزاق شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے،جو بچپن میں ہی وصال فرما گئے۔

حضرت پیر سید عبدالرزاق شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت۔

حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت پیر سید عبدالرزاق شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں ایک ہندو سے چنے خریدتے تھے،اور ہفتے کے بعد وہ ہندو درگاہ شریف پر آکر حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پیسے لے جاتا تھا۔ہفتے کے پہلے دن حضرت پیر سید عبدالرزاق شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے اور ہفتے کے آخری دن حسبِ معمول ہندو نے آکر حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پیسے مانگے،حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندو سے فرمایا کہ ہمارے بیٹے کا تو ایک ہفتہ پہلے وصال ہو چکا ہے،ہندو نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ سرکار یہ پورا ہفتہ آپ کے فرزند مجھ سے چنے خریدتے رہے ہیں،حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حقیقت کو بھانپ کر خاموش ہو گئے،وہیں سے سیدھے حضرت پیر سید عبدالرزاق شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مزار مبارک پر آئے اور

صاحبزادے سے مخاطب ہو کر فریا کہ بیٹا آپ وفات پا چکے ہیں لہٰذا آپ کو شریعتِ مطہرہ کا پاس رکھتے ہوئے ایسا نہیں کرنا چاہیئے ۔اور پھر آپ نے ہندو کو پیسے ادا کر کے روانا کر دیا۔

حضرت پیر سید ابراہیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا درگاہ گمبٹ شریف کا سجادہ نشین بننا۔

حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت پیر سید عبدالرزاق شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال فرمانے کے بعد حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی عمر رسیدہ ہو چکے تھے، درگاہ گمبٹ شریف کے فیض کو جاری و ساری رکھنے کے لیئے اپنے چھوٹے بھائی حضرت پیر سید احمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ وہ اپنا ایک بیٹا میری پرورش میں دیں تا کہ درگاہ گمبٹ شریف کے فیض کا سلسلہ جاری و ساری رہے۔ حضرت پیر سید احمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بڑے بھائی کے فرمان پر، اپنا ایک بیٹا حضرت پیر سید ابراہیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ انکی خدمت میں پیش کیا۔ بعد از وصال حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ درگاہ گمبٹ شریف کے سجادہ نشین کے منصب پر حضرت پیر سید ابراہیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فائز ہوئے۔ حضرت پیر سید ابرہیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ سیرت و صورت کے اوراعلیٰ روحانیت کے مالک تھے، آپ کے چہرہ مبارک سے نور جھلکتا تھا، آپ بہت بڑے عابد و زاہد تھے، آپ جس طرف بھی تبلیغِ دین کے سلسلے میں جاتے تھے ہزاروں کی تعداد میں لوگ فیضیاب ہوتے تھے، فیض کا یہ سلسلہ جیسلمیر ﴿ہندوستاں﴾ اور بلوچستان تک پھیل گیا تھا۔

﴿موجودہ درگاہ شریف اور مسجد شریف کی تعمیر کے متعلق ہمیں کوئی ٹھوس معلومات نہیں مل سکی کہ درگاہ اور مسجد شریف کب اور کس نے تعمیر کروائی، بقول سید خمیس علی شاہ المعروف سید جمن شاہ جیلانی کہ حضرت پیر سید ابراہیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت پیر سید قطب شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے موجودہ درگاہ اور مسجد شریف کی تعمیر کروائی۔

مسجد شریف کی تعمیر کے متعلق ایک روح افروز روایت۔

استاذالعلماء حضرت مولانا مفتی محمد رحیم سکندری موجودہ خطیب درگاہ عالیہ راشدیہ پیر جو گوٹھ نے ایک دفعہ دورانِ خطاب بیان کیا کہ جب درگاہ گمبٹ شریف کی مسجد شریف پایہ تکمیل کو پہنچی تو اس وقت کے سجادہ نشین نے حضور پاک ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عرض پیش کی کہ مسجد شریف کا افتتاح آپ ﷺ فرمائیں۔ عرض قبول ہوئی، اور ارشاد پاک ہوا کہ نمازِ جمعہ کی امامت کے لیئے ہم خود تشریف لائینگے ، لہٰذہ درگاہ گمبٹ شریف پر موجود تمام مریدین اور معتقدین کو یہ تاکید کی گئی کہ وہ اس جمعہ کی نماز کے لیئے پورے اہتمام کے ساتھ نئے یا دُھلے ہوئے کپڑے پہن کر، مسواک اور خوشبو لگا کر مسجد شریف میں حاضر ہوں، لیکن آپ ﷺ کی آمدِ مبارکہ کو راز میں ہی رکھا گیا تھا۔ مسجد شریف کو گلاب کے پانی سے دھویا گیا، وقتِ مقررہ پر آپ ﷺ گھوڑے پر تشریف لائے، آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس ڈھکا ہوا تھا، آپ ﷺ نے نمازِ جمعہ کی امامت فرمائی اور روانہ ہو گئے، اس کے بعد جماعت میں شریک لوگوں کو یہ خوشخبری سنائی گئی کہ آج نمازِ جمعہ کی امامت خود امام الانبیاء ﷺ نے فرمائی ہے۔

حضرت پیر سید ابراہیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک۔

حضرت پیر سید ابراہیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت پیر سید شمس الدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید غوث محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید عبدالرزاق شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید حسام الدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید قطب شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، چھ فرزند ارجمند عطا ہوئے۔

حضرت پیر سید شمس الدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک۔

حضرت پیر سید شمس الدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت پیر سید خمیس علی شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید محمود شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید سومر شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید جعفر شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چار ،فرزندِ ارجمند پیدا ہوئے۔

حضرت پیر سید خمیس علی شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک۔

حضرت پیر سید خمیس علی شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت پیر سید غلام مصطفیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید شاہ مرادن شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید غلام باقر شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید ناصر الدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید علی مرداں شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، اور حضرت پیر سید عبدالرحیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سات فرزندِ ارجمند پیدا ہوئے۔

﴿نسبی شجرہ مبارک﴾

حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حسنی سید ہیں، آپ کا شجرۂ مبارک حضرت امام حسن علیہ السلام سے اس طرح ملتا ہے۔

۱۔ حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ حضرت پیر سید خمیس علی شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ حضرت پیر سید شمس الدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ حضرت پیر سید ابراہیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ حضرت پیر سید احمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ حضرت پیر سید محمد صالح شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ حضرت پیر سید عبدالرحیم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ حضرت پیر سید نورالدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ حضرت پیر سید ولی الدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ حضرت پیر سید زین الدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ حضرت پیر سید شرف الدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔ حضرت پیر سید شمس الدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۔ حضرت پیر سید محمد الهتاک شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۴۔ حضرت پیر سید عبدالعزیز شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۔ محبوبِ سبحانی حضرت پیرانِ پیر دستگیر شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

١٦۔ حضرت پیر سید ابو صالح محمد موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ

١٧۔ حضرت پیر سید عبد اللہ شاہ جیلی رحمۃ اللہ علیہ

١٨۔ حضرت پیر سید یحیٰ زاہد رحمۃ اللہ علیہ

١٩۔ حضرت پیر سید محمد رومی رحمۃ اللہ علیہ

٢٠۔ حضرت پیر سید داؤد الدہر رحمۃ اللہ علیہ

٢١۔ حضرت پیر سید محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

٢٢۔ حضرت پیر سید عبد اللہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

٢٣۔ حضرت پیر سید موسیٰ الجون رحمۃ اللہ علیہ

٢٤۔ حضرت پیر سید عبد اللہ محسن ﴿المحض﴾ رحمۃ اللہ علیہ

٢٥۔ حضرت سید امام حسن المثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ

٢٦۔ حضرت امام حسن علیہ السلام

٢٧۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام۔

اس طرح حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ستائیسویں پُشت میں ملتا ہے۔

حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک۔

حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید عبد الفتاح شاہ جیلانی المعروف محمد موریل شاہ جیلانی ،دو فرزندِار جمند پیدا ہوئے۔

حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک۔

حضرت پیر سید محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت پیر سید اسد اللہ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی، حضرت پیر سید سیف اللہ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید عبد الرحیم شاہ جیلانی، حضرت پیر سید ہدایت اللہ شاہ جیلانی، حضرت پیر سید امان اللہ شاہ جیلانی، سات فرزندِار جمند پیدا ہوئے۔

حضرت پیر سید محمد موریل شاہ جیلانی کی اولادِ پاک۔

حضرت پیر سید محمد موریل شاہ جیلانی کو سخی پیر سید محمد عبد اللہ شاہ جیلانی، پیر سید علی محمد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ،﴿وصال سن ٢٠٠٨﴾ اور پیر سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی، تین فرزندِار جمند پیدا ہوئے۔

مختصر تعارف۔

حاتمِ دوراں، غوثِ زماں، سیف اللِسان، مُستجاب الدعوات،
حضرت پیر سخی سائیں سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سن ١٨٨٥ع بمطابق ١٣٠٥ ہجری میں ہوئی، آپ نے عربی وفارسی کی ابتدائی تعلیم آخوند محمد ابراہیم سے درگاہ گمبٹ شریف میں ہی حاصل کی ﴿بقول سخی سید محمد عبد اللہ شاہ جیلانی کہ داداسائیں نے حضرت میاں غلام صدیق شہدادکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے

میں حافظ امام بخش سومرو رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی تعلیم حاصل کی ہے﴾ آپ کے والد حضرت پیر سید خمیس علی شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ۱۹۳۰ میں وصال کے بعد درگاہ گمبٹ شریف کے سجادہ نشین کی حیثیت سے آپ کی دستار بندی کی گئی۔ آپ نے پہلا حج ۱۹۶۴ میں کیا،اسی کے ساتھ آپ کربلا مُعلیٰ، نجف اشرف،بغداد شریف کی زیارت کے لیئے بھی گئے،اس کے بعد آپ نے ۱۹۶۷ میں دوسرا حج کیا اور ۱۹۶۸ میں کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد جب حیدرآباد سے گمبٹ کی طرف واپس آرہے تھے تو راستے میں سکرنڈ شہر کے قریب آپ مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا وصال ۲۶ دسمبر ۱۹۶۸ بمطابق ۵ شوال ۱۳۸۸ ہجری بروز جمعرات دوپہر ایک بجے ہوا۔ آپ کی نمازِ جنازہ مولوی عبدالعزیز شیر پنجاب نے پڑھائی۔ آپ کو درگاہ گمبٹ شریف میں بغدادی بادشاہ کے روضہ مبارک کے اندر سرہانے کی جانب مدفون کیا گیا، آپ کا عرس مبارک ہر سال شوال کی ۵ تاریخ کو درگاہ گمبٹ شریف میں منایا جاتا ہے۔

آپ کی سیرتِ مبارکہ کے بیان کے لیئے مجھ ناچیز کے پاس وہ الفاظ نہیں جو آپ کی سیرتِ پاک کا احاطہ کرسکیں۔سائیں کریم انتہائی شفیق، خلیق،ادیب،خوش گفتار،باکردار،بُردبار،باشرع، سخی اور منکسرالمزاج طبیعت کے مالک تھے، آپ درگاہ پر آنے والے ہر مرید سے خندہٗ پیشانی سے پیش آتے تھے،اور فرماتے تھے کہ لنگر کھا کر چلے جانا،ان میں سے کچھ مرید آپ کا فرمان سر آنکھوں پر رکھتے ہوئے رک جاتے تھے،اور کچھ اس ڈر سے نہیں رکتے تھے کہ اگر لنگر کے لیئے بیٹھ گیئے تو ریل گاڑی چھوٹ جائے گی اور جلدی اسٹیشن پہنچ جاتے تھے، لیکن ہوتا یہ تھا کہ جو مرید لنگر کھا کر آرام سے جاتے تھے وہ بھی اُسی ریل گاڑی میں سوار ہوتے تھے۔

آپ ہر جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے بعد درگاہ کے سامنے چبوترے پر بیٹھ کر سورۃ کہف کی تلاوت فرماتے تھے،اور روزانہ عشاء کی نماز کے بعد سورۃ الملک کی تلاوت کے بعد دعا مانگتے تھے۔ آپ فجر کی نماز کے بعد نمازیوں کو ذکر کرنے کی تلقین فرماتے تھے،اس کے بعد نمازِ اشراق پڑھا کر اجازت دیتے تھے، آپ اکثر دن رات ذکر کیا کرتے تھے،اور مریدین سے بھی ذکر کروایا کرتے تھے۔ آپ کی خدمتِ اقدس میں ذوالفقار علی بھٹو،صدر ایوب خان، محمد ایوب کھوڑو، مخدوم طالب المولیٰ، سردار سلطان احمد چانڈیو،جام کانبھو خان،جام صادق علی وغیرہ مطلب کہ ہر طرح کے آدمی، پیر ،فقیر، وزیر، مشیر، افسر،جج، وڈیرے، سردار، ہندو، اوڈ،جوگی اور دوسرے لوگ دعا کے لیئے آتے رہتے تھے، آپ کے در سے کوئی بھی سائل خالی نہیں گیا۔ آپ کی زبانِ مبارک سیفی تھی، آپ جو فرماتے تھے وہی ہوتا تھا،چاہے وہ وزارتِ عظمیٰ کا سوالی ہو یا خون کی معافی کا سوالی، ہر ایک اپنے من کی مرادیں لے کر ہی اس در سے واپس جاتا تھا۔ حد تو یہ تھی کہ سوالی اپنے گھر سے سوال لیکر درگاہ شریف کے لیئے جیسے ہی نکلتا تھا سائیں کریم کو معلوم ہو جاتا تھا اور اس کے سوال کو پہلے ہی پورا کردیتے تھے اور اس سوالی کو سوال کرنے کی بھی حاجت نہیں رہتی تھی، ہر بیمار کو شفا ملتی تھی، کوڑھ سے لیکر آنکھوں کی بینائی تک کے مریض آپ کی دربار سے خالی نہیں گئے۔ سارا دن سائل آتے رہتے تھے اور اپنی جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے تھے۔ آپ سخا کے بحرِ عمیق تھے جہاں سے ہر کسی کو دان ملتا تھا۔ جو بھی سوالی یا مرید آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوتا آپ اس سے فرماتے کہ دُرود پاک پڑھو۔ آپ اپنے سامنے مسجد شریف میں ہر وقت درود پاک پڑھایا کرتے تھے، سائیں کریم نماز انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتے تھے، آپ دو رکعت نفل پڑھنے میں اتنا وقت

صرف کرتے تھے جتنا عام آدمی پوری نماز پڑھنے میں لگاتا ہے۔ آپ پوری رات عبادتِ خداوندی میں صرف کرتے تھے، آپ وقتِ تہجد سے لیکر صبح صادق تک اورادو ظائف میں مشغول رہتے تھے، عصر کی نماز سورج غروب ہونے کے قریب پڑھایا کرتے تھے، نماز ہمیشہ با جماعت ہی ادا فرماتے تھے اور صبح کی نماز سورج طلوع ہونے کے بلکل قریب پڑھایا کرتے تھے۔ آپ کی خدمت میں جو بھی حاضر ہوتا، چاہے وہ واقف ہوتا یا اجنبی آپ اس سے پوچھتے تھے، بابا، کون؟ مریدین اور معتقدین کو بار بار یہی تلقین کرتے تھے کہ اپنے یقین کو مضبوط اور مستحکم رکھو۔

آپ کی دربار میں سوالیوں کا تانتا بندھا رہتا تھا، کوئی اپنی بیٹی کی شادی کے لیئے آتا، کوئی علاج کے پیسوں کے لیئے آتا، آپ کسی کو بھی خالی نہیں جانے دیتے تھے، اگر کوئی سوالی زیادہ مانگتا تھا تو اس کو اپنے پاس بٹھا دیتے تھے اور شام تک جتنا بھی نذرانہ اکٹھا ہوتا تھا وہ سب اسی کے حوالے کر دیتے تھے، کبھی کوئی سائل گھر بنوانے کے لیئے عرض کرتا تو اس کو کسی امیر مرید کے پاس بھیج دیتے تھے کہ اس کی مدد کرو۔ مطلب کہ ہر انسان کی ضرورت کو اپنی حاجت سمجھتے تھے، نذرانے کے جتنے بھی پیسے ملتے تھے کبھی بھی اپنی جیب میں نہیں ڈالتے تھے، وہ آپ کے سامنے پڑے رہتے تھے اور وہیں سے ضرورتمندوں میں بانٹ دیا کرتے تھے۔ آپ سخاوت کے بحر بیکراں تھے۔ آپ کی سخاوت پاکستان تو کیا، سعودی عرب اور پوری دنیا میں مشہور تھی۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ افسوس ہمارے پاس کوئی اولاد کا سوالی آیا، کوئی نوکری کوئی شادی کوئی زمینوں کا لیکن اللہ کا سوالی کوئی نہیں آیا۔ کسی مرید نے سوال کیا کہ قبلہ، ابھی تو آپ حیات ہیں، ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعائیں لے جاتے ہیں، جب آپ

کا وصال ہو گا تو پھر ہمارا کیا ہو گا؟ آپ نے اس مرید کو فرمایا کہ ہاتھی زندہ ہو تو اس کی قیمت ایک لاکھ ہوتی ہے اور جب مردہ ہوتا ہے تو اس کی قیمت سوا لاکھ ہوتی ہے، تم ہمیں پکار کر تو دیکھنا۔ آپ ہمیشہ اپنے مریدوں سے اکثر یہی فرماتے تھے کہ مریدو، یقین کو پختہ رکھو۔ آپ انتہائی خوش طبع اور خوش مزاج تھے، موقع کی مناسبت سے محفل میں کوئی ایسا جملہ ارشاد فرماتے کہ محفل کو چار چاند لگ جاتے اور حاضرین کا دل باغ بہار ہو جاتا۔ آپ کی محفل کا رنگ ہی کچھ عجیب ہوتا تھا۔

آپ کی بارگاہ سے فیضیاب ہو کر خلقِ خدا کی خدمت کرنے والوں میں حضرت پیر سید عاشق علی شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دیھ سوہو شریف، حضرت پیر سید جیئل شاہ جیلانی، حضرت فقیر میاں محمد ابرہیم درگاہ سگیوں شریف وغیرہ والے، اور حضرت مولانا نالے مٹھو موروو والے مشہور ہیں۔

کامل مرشد صرف صادق مرید کو ہی نصیب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور یہی دعا ہے کہ کامل یقین اور صدق کی دولت سے ہمارے دلوں کو منور کرے۔ آمین۔

محمد علی سہتو﴿ایڈووکیٹ﴾

مشتے از خروار

غوثِ زمان، پیر سید سخی غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کچھ روح افروز کرامات۔

جب بندہ اللہ کے نور میں فنا ہو جاتا ہے۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ فقیر غلام رسول جتوئی لاڑکانہ والے نے ان کو بتایا کہ ایک دفعہ وہ سائیں کریم کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، سائیں کریم حسبِ عادت انتہائی لمبی قرأت اور دعا بھی اتنی لمبی مانگتے تھے کہ آدمی تھک جاتا تھا، اس نے دل میں سوچا کہ سائیں کی ماشاء اللہ عمر بھی بہت زیادہ ہے اسکے باوجود بلکل نہیں تھکتے، ہم جوان ہونے باجود بھی تھک جاتے ہیں، پھر دل میں خیال آیا کہ سائیں بڑے آدمی ہیں، سائیں کے کچھ مرید حکیم بھی ہونگے، سائیں ضرور ان سے کُشتے بنواتے ہونگے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو دعا کے بعد سائیں نے مجھے اپنے پاس بُلا کر میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا، کہ فقیر، نہ ہم کشتے کھاتے ہیں، نہ ہی اپنے مرید حکیموں سے کشتے بنواتے ہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کے نُور میں فنا ہو جاتا ہے تو، نہ اس کو بھوک لگتی ہے، نہ پیاس ستاتی ہے اور نہ ہی اسکو تھکن کا احساس ہوتا ہے۔

ہمارا مرید ہونے کی نشانی یہ ہو گی کہ وہ زیادہ دُرود پاک پڑھنے والا ہو گا۔

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ جیلانی جماعت ضلع لاڑکانہ شاخ کے جنرل سیکریٹری عبدالحکیم سُرہیا نے عرض کی کہ قبلہ، ہر درگاہ کے مریدوں کی کوئی نہ کوئی پہچان یا علامت ہوتی ہے آپ کے مریدوں کی بھی کوئی نشانی ہونی چاہئیے، جس سے وہ پہچانے جا سکیں، آپ نے فرمایا کہ ہمارے مرید کی یہ نشانی ہو گی کہ وہ کثرت سے درودِ پاک کا وِرد کرنے والا ہو گا۔

عصر کی نماز دیر سے پڑھنے کی وجہ۔

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں کریم اکثر عصر کی نماز دیر سے پڑھایا کرتے تھے، ایک دفعہ ایک عالم پنجاب سے آئے ہوئے تھے، اس نے عصر کی نماز جلدی پڑھنے کے لیئے سائیں کریم کو عرض کی، تو آپ نے اس کو مسجد کے محراب میں لے جا کر فریا کہ وہ سامنے دیکھو، اس نے جب دیکھا تو ابھی مسجد نبوی شریف میں نماز کی اقامت ہو رہی تھی۔ وہ سائیں کریم کے پاؤں پر گر پڑا اور معافی مانگی اور اس طرح مولوی صاحب کو مدینہ پاک کی زیارت نصیب ہو گئی۔

جِن تو چُھپا ہے جا کر کوہ کاف کے پہاڑوں میں۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ سائیں کی مجلس میں ایک عورت پر جِن آگیا، آپ نے اپنے خلیفے قریشی کو حکم دیا کہ اس عورت کے بالوں کو پکڑو، لیکن جِن خلیفے کی پکڑ میں نہیں آیا، خلیفے نے عرض کی سائیں جِن تو پکڑ میں ہی نہیں آرہا۔ سائیں کریم نے اس عورت کی طرف دیکھ کر فرمایا، خلیفہ، جِن تمہاری پکڑ میں آتا بھی کیسے، وہ کوہ کاف جبل میں ایک پتھر کے نیچے چھپ گیا ہے۔ پھر آپ نے نگاہِ کرم اس عورت کی طرف ڈالی تو وہ جِن محفل میں حاضر ہو گیا اور وعدہ کیا کہ وہ آئندہ اس عورت کو تنگ نہیں کریگا۔

ڈوبتی کشتی کو پار لگانا۔

سید احمد شاہ بخاری گوٹھ صدر جی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیر پور میرس والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک عورت بنام بھائتی حویلی پاک میں خدمت کیا کرتی تھی، اس نے بتایا کہ ایک دفعہ سائیں کریم چار پائی پر آرام فرما رہے تھے اور بھائتی سائیں کریم کے پاؤں دبا رہی تھی، کہ اچانک سائیں کریم چار پائی سے غائب ہو گئے، پھر کچھ دیر کے بعد واپس آگئے، بھائتی نے سائیں سے عرض کی کہ قبلہ آپ کہاں چلے گئے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مائی، تمھارے بیٹے عبد اللطیف کی کشتی دریا میں ڈوب رہی تھی اس کو نکالنے گئے تھے، دوسرے دن جب درگاہ شریف پر اس کا بیٹا آیا تو اس نے بتایا کہ واقعی اسی وقت پر اس کی کشتی دریا میں ڈوب رہی تھی، تو میں نے مرشد سائیں غلام مرتضیٰ شاہ کو پکارا تھا اور پھر میری کشتی ڈوبنے سے بچ گئی تھی۔

سو اونٹوں میں جو سب سے زیادہ دُبلا اونٹ ہے، اس کا خیال رکھنا۔

حاجی قربان سہتو ٹھارو شاہ والے نے قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی کو اور آپ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ حاجی قربان سہتو ایک دفعہ جمعہ کے دن فقیر دلمراد رحمۃ اللہ علیہ ﴿کنڈیارو والے﴾ کے پاس زیارت اور دعا کے لیئے گئے، زیارت اور دعا کے بعد جب ان سے اجازت مانگی تو فقیر دلمراد □ نے حاجی قربان سے پوچھا کہ فقیر صاحب اب کہاں جاؤ گے؟ تو حاجی قربان نے کہا کہ درگاہ گمبٹ شریف، تو اس پر فقیر دلمراد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ کی خدمت ہماری ایک عرض پیش کرنا کہ قبلہ سائیں، آپ جو سو اونٹوں کی قطار لیکر روزانہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی کچہری میں جاتے ہیں، ان میں جو سب سے دبلا اونٹ ﴿اپنی طرف اشارہ کر کے فرمایا﴾ ہے وہ آپ کی شفقت کا زیادہ محتاج ہے۔

دعا کی برکت سے شادی ہونا۔

مولوی حافظ شمس الدین خواجہ کھوڑا شہر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ طالبعلمی والے زمانے میں وہ شہداد کوٹ کے مدرسہ فیضِ الٰہی میں قرآن پاک حفظ کیا کرتے تھے استاد فیض محمد کھرل جو سائیں بادشاہ کے مرید تھے اس نے بتا یا کہ اس کی شادی نہیں ہو رہی تھی، مجبور ہو کر گمبٹ درگاہ شریف پر آکر سائیں کریم کو اپنا سارا ماجرہ عرض کیا، سائیں کریم نے قریشی خلیفے کو حکم کیا کہ اس کے نکاح کے پتاشے منگواؤ، حکم ملتے ہی پتاشے آگئے، سائیں کریم نے فرمایا، تم گھر جاؤ تمہاری شادی ہو جائے گی۔ اس نے بتایا کہ وہ جب گھر واپس آیا تو یہی بات آپ

نے اس کو خواب میں بھی ارشاد فرمائی کہ یہ لڑکی تمہاری منگیتر ہے اور خاطر جمع رکھو کہ تمہیں ہی ملے گی، آپ کی دعا سے ایسا ہی ہوا جیسا آپ نے ارشاد فرمایا۔

تم ہماری ہی مرید ہو۔

حافظ ربڈنو ساکن گوٹھ صدر جی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیر پور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ خلیل احمد سومرو ساکن گوٹھ گڑھی خدا بخش تحصیل کنگری والے نے اس کو بتایا کہ ان کی والدہ غازی احمد شاہ بادشاہ رانی پور والے کی مرید ہونے کے لیئے اپنے شوہر کے ساتھ روانہ ہوئی، راستے میں اسکے شوہر نے کہا کہ پہلے درگاہ گمبٹ شریف کی زیارت کر کے پھر رانی پور چلتے ہیں۔ جب یہ دونوں سائیں کریم کے پاس پہنچے تو سائیں کریم نے اسکی والدہ کو دیکھ کر فرمایا، کہ یہ مرید نی تو ہماری ہی ہو گی، بھلے آپ اسکو کہیں بھی لے جائیں۔ خیر وہ کچھ دیر کے بعد وہاں سے درگاہ رانی پور چلے گئے، تو وہاں انکو بتایا گیا کہ غازی احمد شاہ بادشاہ سفر پر گئے ہوئے ہیں اور دو تین ہفتے کے بعد آئینگے، پھر وہ دونوں واپس گمبٹ درگاہ شریف پر آئے اور سائیں کریم کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئے۔

قصیدۂ غوثیہ کی اجازت دینا۔

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس نے ایک مرتبہ قصیدۂ غوثیہ کی سائیں کریم سے اجازت مانگی تو ارشاد ہوا کہ چالیس دن گیارہ مرتبہ، پھر چالیس دن تین مرتبہ، پھر روزانہ ایک مرتبہ رات کے وقت پڑھا کرو۔

مفتی محمد رحیم سکندری کو تعویذ لکھنے کی اجازت دینا۔

استاذ العلماء مفتی محمد رحیم سکندری صاحب نے بتایا کہ وہ جامعہ راشدیہ درگاہ پیر جو گوٹھ میں پڑھتے تھے، ایک دفعہ ایک طالبعلم کی شادی کے سلسلے میں گمبٹ آنا ہوا، واپسی میں جب اسٹیشن پر آئے تو پتا چلا کہ ریل گاڑی لیٹ ہے، میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ یہاں بیٹھنے سے بہتر ہے کہ سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ کی زیارت کے لیئے چلتے ہیں، سائیں کریم ہم سب سے گلے ملے، لنگر کروایا، سائیں کریم کے پاس دعا تعویذ والوں کا رش لگا ہوا تھا، میرے بھی دل میں خیال آیا کہ میں بھی سائیں کریم سے تعویذ لکھنے کی اجازت مانگوں۔ سائیں کریم نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ، تمہارے پاس قلم ہے، میں نے عرض کی کہ، ہاں قبلہ، پھر آپ نے مجھے پانچ تعویذ یکے بعد دیگرے لکھوائے اور اجازت بھی دے دی۔ مفتی صاحب نے بتایا کہ اللہ کے فضل و کرم سے وہ تعویذ آج بھی لکھ رہا ہوں اور لوگوں کے کام بھی ہو جاتے ہیں۔

کام کریں تو صحیح کریں، ورنہ وہ کام نہ کریں۔

حکیم صاحب خان جتوئی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک مرتبہ سائیں کریم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سائیں کریم نے فرمایا آپ میں سے کسی کو بھینس دُوہنا آتی ہے، میں نے عرض کی قبلہ، مجھے بھینس دُوہنا آتی ہے، آپ نے حکم دیا یہ تین بھینسیں دُوہ لو، میں نے ابھی ایک بھی نہیں دُوہی تھی کی بچھڑا ایک بھینس کا دودھ پی گیا، اور دوسری بھینس کا بھی آدھا دودھ پی گیا، سائیں کریم جب

حویلی سے واپس آئے اور آتے ہی مجھے فرمایا کہ اگر کسی کا کام کرنا ہو تو اچھے طرح کیا کرو، ورنہ وہ کام کیا ہی نہ کرو۔

ایک ہندو کو درودِ پاک پڑھانا۔

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں کریم مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر درودِ پاک پڑھ رہے تھے کہ باہر گلی میں ایک ہندو بھی سائیں کریم کے ساتھ درود پاک پڑھنے لگا، سائیں کریم نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ باہر کیوں کھڑے ہو، اندر آکر درود پاک پڑھو، پھر وہ ہندو مسجد میں آکر درودِ پاک پڑھنے لگا۔

مرید کا دُور سے پکارنا اور سائیں کا گمبٹ میں سننا۔

مولوی حافظ غلام اکبر اجن کھوڑا شہر تحصیل گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ گوٹھ دوسانی بیتلا نزد پیر عیسٰی تحصیل گمبٹ کے فقیر اللہ جڑیو نشہ کرتا تھا اور اسکے لیئے وہ پیسے سائیں کریم سے لیتا تھا۔جب زمین پر زرعی ٹیکس ﴿ڈھل﴾ مقرر ہوا تو، پٹواری اسکے پاس آیا اور کہا کی کہ تمہاری جو زمین غیر آباد پڑی ہوئی ہے، اس کی ایک سؤروپیا زرعی ٹیکس تم نے ادا کرنی ہے ورنہ کل تمہیں پولیس پکڑ کر لے جائے گی، وہ بے چارہ ساری رات سو نہ سکا اور ساری رات سائیں کریم کو پکارتا رہا کہ آپ میری مدد کریں۔ صبح سویرے وہ گھر سے سائیں کریم کی طرف روانہ ہوا۔ جب سائیں کریم کے پاس پہنچا تو آپ نے ہنس کر کہا کہ فقیر، گذشتہ رات نہ تو خود سویا، نہ مجھے سونے دیا، اب یہ ایک سؤروپیا لو، اور جاؤ

لیکن زرعی ٹیکس صرف ساٹھ روپے ادا کرنا، اگر پٹواری تم سے زیادہ مانگے تو کہنا کہ رجسٹر کھولو اور اس میں دیکھو کہ میرا زرعی ٹیکس کتنا درج ہے۔ فقیر اللہ جڑیہ بھاگتا ہوا پٹواری کے پاس پہنچا، اور اس سے کہا کہ ساٹھ روپیا وصولی کی رسید دے دو، پٹواری نے ضد کی کہ تمہارا زرعی ٹیکس ایک سؤروپیا بنتا ہے، فقیر اللہ جڑیہ کے اصرار پر اس نے جب رجسٹر کھولا، تو اس میں واقعی ساٹھ روپے ہی درج تھے۔

بیٹے کی بشارت دینا۔

استاد رستم علی مہر ساکن گوٹھ رستم علی مہر نزد بوزدار وڈا، تحصیل ٹھری میر واہ ضلع خیر پور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ گوٹھ پیر عیسٰی کا غلام محمد میتلو اپنی بیوی کو لیکر سائیں کریم کے پاس آیا اور عرض کی کہ ہمیں کوئی اولاد نہیں ہے، عمر رسیدہ بھی ہو گئے ہیں، ہمارے پاس ایک کنال زمین ہے جو آپکو نذرانے میں دینا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ غلام محمد پاگل ہو گئے ہو کیا، انشاٗاللہ تمہیں بیٹا ہو گا، وہ اس زمین کا مالک بنے گا۔ پھر آپ نے مزید کرم فرماتے ہوئے اسکو کچھ پیسے عنایت کیئے اور فرمایا کہ جاؤ، اس سال حج کر کے آؤ۔ غلام محمد حج کر کے آیا اور اسی سال اسکو بیٹا بھی ہوا۔

اگر آپ کہیں تو کشتی کو ڈُبو دیں۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکو وڈیرے غلام حیدر سہتو ساکن گوٹھ حاجی شفیع محمد سہتو نزد ٹھاروشاہ والے نے بتایا کہ اسکے

گاؤں سے ایک لڑکی اور ایک لڑکا شادی کے خیال سے بھاگ گئے، بہت تلاش کیا گیا لیکن ان کا کوئی پتا نہ چل سکا۔ لڑکی کا باپ اور حاجی قربان سہتو سائیں کریم کے پاس حاضر ہوئے، اور سارا قصہ بیان کیا۔ سائیں بادشاہ نے فرمایا کہ بابا، اس وقت دونوں ایک کشتی سوار میں ہیں، اور بھورٹی شہر کی طرف جا رہے ہیں، اگر آپ کہیں تو کشتی کو ہی ڈبو دیں۔ لڑکی کے باپ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ سائیں کشتی میں دوسرے لوگ بھی سوار ہونگے ان بیگناہ لوگوں نے ہمارا کیا قصور کیا ہے؟ آپ صرف دعائے خیر فرمائیں کہ وہ واپس آجائیں ورنہ گاؤں میں خون خرابہ ہو گا۔ سائیں کریم نے دعا مانگی اور اللہ کی شان کہ دوسرے دن وہ دونوں اپنے گاؤں واپس آگئے اور گاؤں میں کسی قسم کا کوئی خون خرابہ نہیں ہوا۔

خواب میں حج کرانا۔

مولوی تاج محمد قادری خطیب نورانی مسجد گمبٹ شہر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ نورانی مسجد میں ایک خطیب جو کہ ملکانی شریف والوں کا خلیفہ بھی تھا آتا رہتا تھا، ایک دن اس نے بتایا کہ اس کو اس کی والدہ حج کرنے کے لیئے اجازت نہیں دے رہی تھی، اس کا دل بہت چاہ رہا تھا کہ حج کرنے جائے، اس نے اپنے مرشد سے عرض کی تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا یہ مسئلہ گمبٹ میں سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ حل کریں گے، وہ سائیں کریم کے پاس آیا اور سارا قصہ بیان کیا، سائیں کریم نے اس کی بات سن کر فرمایا کہ مولوی صاحب پہلے آپ لنگر کریں، بعد میں آپ کا کام بھی کرتے ہیں۔ رات کا وقت تھا سائیں کریم نے عشاً کی نماز پڑھائی اور بعد میں حویلی کی طرف چلے گئے، مولوی صاحب کو نیند آگئی، اس

کی آنکھ لگتے ہی خواب میں اس نے حج کرنا شروع کر دیا، حج کے سارے ارکان اس نے نیند میں ہی پورے کر لیے، صبح کی نماز کے وقت مولوی صاحب بیدار ہوئے، جب سائیں بادشاہ آئے تو مولوی کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کا باطنی حج ہم نے کروا دیا ہے باقی ظاہری حج آپ کی ماں کی خدمت کرنا ہے، فرضی حج آپ اپنی مان کی وفات کے بعد کرنا۔

حویلی پاک میں خدمت کرنے والی عورت پر سائیں بادشاہ کی خاص کرم نوازی

قبلہ مرشد سائیں سخی سید محمد عبداللہ شاہ بادشاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک عورت بنامِ حُرمت راہوجی ہماری حویلی میں کام کرتی تھی ساری عمر اس نے حویلی میں خدمت کرتے گذار دی تھی۔ ایک دن وہ رو بھی رہی تھی اور کام بھی کر رہی تھی، دادا سائیں جب حویلی میں تشریف فرما ہوئے تو حُرمت کو روتا ہوا دیکھ کر پوچھا کہ مائی کیوں رو رہی ہو؟ اس نے آنسو پونچھ کر عرض کی کہ قبلہ، آپ کے دَر کی خدمت کرتے کرتے عمر گذر گئی ہے، لیکن ملا تو کچھ بھی نہیں۔ سائیں کریم نے فرمایا کی مائی تم سچ کہتی ہو، یہ کہتے ہوئے آپ اندر چلے گئے، جائے نماز بچھا کر دو رکعت نماز ادا کی پھر مائی حرمت کو بلایا، حرمت جب قریب آکر بیٹھی تو آپ نے اسکا دایاں ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف بڑھایا تو حرمت کا ہاتھ آگے سے کسی نے پکڑ لیا۔ آپ نے مائی حرمت سے فرمایا کہ مائی ہم نے تمہارا ہاتھ حضور پاک ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا ہے، اور کیا چاہیے تمہیں ؟ یہ سن کر مائی حرمت زار و قطار رونے لگی اور بیہوش ہو کر گر پڑی۔

جس شخص نے بھی آج ہماری اقتدا میں نماز پڑھی، ہم اس کی جنت کے ضامن ہیں۔

میرے ﴿محمد علی سہتو کے﴾ دفتر میں سائیں کریم کی تصویر لگی ہوئی ہے ایک دفعہ پیر صاحب پگارہ کی زمینوں کا مینجر فقیر ولی محمد منگنیجو میرے پاس آیا، جب اس کی نظر سائیں کریم کی تصویر پر پڑی تو مجھ سے پوچھا کہ سائیں کریم کی تصویر تم نے کیوں لگائی ہے؟ میں نے اس کو جواب دیا کہ میرے والد صاحب سائیں کریم کے مرید تھے اور میں بھی اسی دَر کا مرید ہوں۔ اس پر فقیر ولی محمد نے مجھے بتایا کہ میرے اوپر بھی سائیں بادشاہ کا کرم ہے، وہ اس طرح کہ، ایک دفعہ میں اپنے گائوں میں تھا جو کہ نئوں ڈیرو کی طرف ہے، وہ جمعہ کا دن تھا جب میں نماز کے لیے تیار ہو کر مسجد کی طرف گیا تو دیکھا کہ مسجد میں پاؤں رکھنے کی جگہ بھی نہیں ہے لوگ نماز لیئے باہر کھڑے ہیں۔ میں نے اتنی زیادہ رش ہونے کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ درگاہ گمبٹ شریف سے سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ تشریف لائے ہوئے ہیں اور آج وہ نمازِ جمعہ کی امامت فرمائینگے اس لیے اتنا رش ہے۔ بہر حال ہم نے نماز دھوپ میں کھڑے ہو کر پڑھی، سخت گرمی تھی، سائیں بادشاہ نے اپنے معمول کے مطابق دورانِ نماز طویل قرأت فرمائی اور آخر میں دعا بھی کافی طویل مانگی۔ لوگ پسینے میں شرابور ہو گئے، سائیں بادشاہ نے لوگوں کا جب یہ حال دیکھا تو فرمایا کہ آج ہماری وجہ سے نمازیوں کو تکلیف پہنچی ہے، لیکن ایک خوشخبری سن لو کہ آج جس شخص نے بھی ہماری اقتدا میں نماز پڑھی ہے اس کی جنت کے ہم ضامن ہیں۔

ابھی کچھ دیر بیٹھو، اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ نزد سگیوں تحصیل سوبھو دیرو ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ زوار محمد چھٹل بھٹو ساکن گوٹھ قاضی بھٹا، سائیں کریم کا خدمتگار تھا، اس کا ایک دوست تھا استاد مولا بخش جو کہ انگریزی پڑھاتا تھا، زوار محمد چھٹل استاد مولا بخش کو سائیں کریم کی باتیں سناتا رہتا تھا، استاد مولا بخش کا خیال تھا کہ یہ روایتی پیر دوسرے لوگوں کے پیسوں پر اپنا گذارا کرتے ہیں۔ غریب مریدوں سے پیسے لیکر اپنا پیٹ پالتے ہیں، اور سارا دن پیسوں کے ڈھیر پر بیٹھے رہتے ہیں۔ ایک دن استاد مولا بخش درگاہ گمبٹ شریف زوار محمد چھٹل کے ساتھ آیا، سائیں کریم نے استاد مولا بخش کو اپنے ساتھ بٹھایا۔ اور کہا کہ بیٹا، میرے پاس آج جتنا بھی پیسہ آئے وہ سائلین میں تم بانٹنا۔ سائیں کریم کے پاس جتنا بھی نذرانہ آتا استاد مولا بخش سائلین کو دیتا جاتا، سائلین زیادہ ہو گئے، نذرانہ کم پڑ گیا، استاد نے اپنی جیب سے بھی کچھ پیسے سائلین کو دیئے، لیکن سائلین تھے کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے، آخر استاد نے سائیں کریم کے قدموں پر ہاتھ رکھ کر اجازت مانگی تو سائیں کریم نے فریا کہ استاد، ابھی کچھ دیر بیٹھو، اور دیکھو کہ کیا ہوتا، ابھی تو کام شروع ہوا ہے، ہم پیر تو مریدوں کے پیسوں کے ڈھیر پر بیٹھے رہتے ہیں نا۔ استاد مولا بخش بڑا شرمندہ ہوا، سائیں کریم سے معافی طلب کی اور مرید ہوا۔

گھی بھی لایا ہے اور چور کو بھی ساتھ لایا ہے۔

فقیر میاں محمد ابرہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ نزد سگیوں، تحصیل سوبھو دیرو والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے میر محمد نے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ اپنے بیٹے کے ساتھ سائیں کریم کی طرف جانے کے لیے تیار ہوئے اور دیسی گھی بھی اپنے ساتھ لیا تا کہ سائیں کے لنگر میں پیش کریں۔ جب یہ دونوں باپ بیٹے سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سائیں کریم نے فرمایا کہ میر محمد، گھی بھی لایا ہے اور چور کو بھی ساتھ لایا ہے۔ میر محمد نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی قبلہ، آپ کس چور کی بات کر رہے ہیں؟۔ سائیں کریم نے فرمایا تمہارا بیٹا اور کون؟ کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ رات کو تمہارا بیٹا دوسروں کی زمینوں سے گھاس چوری کرتا ہے پھر وہ مویشیوں کو کِھلاتا ہے، اور اسی مویشیوں کا گھی تم یہاں لائے ہو، اب جائو جا کر یہ گھی لنگر کی دیگ میں ڈالو تا کہ تمہارے سر سے مصیبت دُور ہو جائے۔

سائیں غلام مرتضیٰ شاہ اپنے وقت کے غوث ہیں۔

مدرسہ انوارِ مجتبیٰ خیرپور کے بانی الحاج اللہ آندل شیخ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکو سائیں کریم کے ساتھ حج پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی، ایک دفعہ مدینے پاک میں سائیں کریم دورانِ نماز غائب ہو گئے، میں پریشان ہو گیا کہ سائیں کریم کہاں چلے گئے؟ لیکن کچھ دیر کے بعد واپس آ گئے، میں سائیں کریم سے پوچھنے کی جرأت نہ کر سکا کہ آپ کہاں چلے گئے تھے ۔ بعد میں یہ بات میں نے

سائیں منظور حسین مدنی سے پوچھی تو آپ نے بتایا کہ تم نے یہ حدیث پاک نہیں سنی کہ الصلواۃ معراج المومنین، قبلہ سائیں غلام مرتضیٰ شاہ کیونکہ اس وقت غوثیت کے رتبے پر فائز ہیں، اس لیے وہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

سائیں کریم کا فرمانا، کون بابا؟

مدرسہ انوارِ مجتبیٰ خیرپور کے بانی الحاج اللہ آندل شیخ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک مرتبہ لاڑکانہ کا ایک مرید سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سائیں کریم نے پوچھا کہ کون بابا؟ اس مرید نے عرض کی کہ سائیں آپ جب یہاں پر نہیں پہچان رہے تو، آخرت میں کیا پہچانیں گے؟ یہ سن کر آپ جلال میں آ گئے، اور اسے فرمایا، تمہارا نام یہ ہے، تمہارے باپ کا نام یہ ہے، تمہاری ماں کا نام یہ ہے، تم ابھی اپنی بیوی سے روٹی پکانے پر جھگڑا کر کے آئے ہو، تمہیں اس وقت بھوک لگی ہے۔ پھر خدمتگار سے فرمایا کہ اسکو کھانا کھلا دو۔

ہم محبت کرنے والے ہر مرید کے ساتھ ہوتے ہیں۔

مدرسہ انوارِ مجتبیٰ خیرپور کے بانی الحاج اللہ آندل شیخ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکو حافظ غلام مصطفیٰ سہڑو نے بتایا کہ اسکے استاد حافظ احمد بخش کنبی والے کا والد صاحب ملاں حبیب اللہ جیسر سائیں کریم کی زیارت کے لیے درگاہ گمبٹ شریف پیدل آتا تھا۔ وہ اپنے گاؤں میں قرآن شریف کا درس بھی دیتا تھا، ایک

دفعہ سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سائیں کریم نے حسبِ عادت پوچھا کہ کون بابا؟ اس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ سائیں میں تو آپ کے پاس آتا رہتا ہوں آپ پھر بھی مجھے نہیں پہچانتے؟ آپ نے جلال میں آکر فرمایا، کہ اے آخوند صاحب، جب آپ دریا میں کشتی پر سوار ہو رہے تھے تو کشتی والے نے آپ کو مچھلی اور روٹی دی تھی اور کہا تھا کہ یہ پیرانِ پیر کے ایصالِ ثواب کے لیے ہے، اسکے بعد راستے میں اسکے ساتھ جو کچھ بھی ہوا تھا وہ تفصیل سے بتا دیا، فرمایا کہ اے آخوند صاحب، ہم محبت کرنے والے ہر مرید کے ساتھ ہوتے ہیں مگر ہمارا خیر و عافیت معلوم کرنے کا یہی طریقہ ہے، اسکے بعد فرمایا کہ آخوند صاحب آپ کی بیوی فوت ہو گئی ہے آپ دوسری شادی کریں۔ اس پر آخوند نے عرض کی کہ قبلہ میں تو بوڑھا ہو چکا ہوں اب مجھے کون رشتہ دیگا؟۔ آپ نے فرمایا، یہ سب کچھ ہم پر چھوڑ دو، طاقت بھی اتنی ہو گی کہ حیران رہ جاؤ گے۔ تم اب گاؤں جاؤ، گاؤں والے تمہارے پاس خود ہی رشتہ لیکر آئینگے لیکن تم انکار مت کرنا۔ اسی بیوی میں سے تمہیں دو بیٹے پیدا ہونگے جو بڑے ہو کر قرآنِ کریم کے حافظ بنیں گے۔ آپ نے جیسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، جب وہ واپس گاؤں آیا تو کچھ دنوں کے بعد گاؤں کا ایک بندہ اس کے پاس آیا، اپنی بیٹی کا رشتہ اسکو دیا، اور اسکی گونگی بیٹی کا رشتہ اس سے لے لیا، وہ طاقت میں بھی ایسا ہو گیا کہ جیسے جوانی لوٹ آئی ہو، اسکو دو بیٹے بھی ہوئے، اور وہ دونوں حافظِ قران بنے۔

فرض نماز کے بعد دورانِ دعا آپ مسکراتے کیوں ہیں؟۔

وڈیرہ بیڑو جونیجو نزد دروازہ تحصیل گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ میں اور مُلا امام بخش جونیجو جمعہ کی نماز سائیں کریم کے پاس گمبٹ پڑھنے آیا کرتے تھے۔ ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد ملاں امام بخش نے سائیں کریم سے پوچھا کہ قبلہ، آپ فرض نماز کے بعد والی دعا میں مسکراتے کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ کہ مُلا، تم نے سوال ایسی جگہ کیا ہے جہاں پر کچھ چھپایا بھی نہیں جا سکتا، فقیر اگر یہ سوال تم کسی اور جگہ پر پوچھتے تو شاید ہم واضع جواب نہ دیتے ۔ بات یہ ہے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کی امت کی بخشش کے لیئے دعا مانگتے ہیں تو دورانِ دعا آپ ﷺ اپنا دیدار کراتے ہیں اور میری دعا پر آپ ﷺ خود آمین کہتے ہیں، تو اس وقت ہم خوشی سے مسکراتے ہیں۔

فقیر گامن کا درگاہ کے لیئے لکڑیاں کاٹنے جانا۔

نواز علی ناریجو نے بتایا کہ ایک مرتبہ سائیں کریم نے فقیر گامن ناریجو کو فرمایا کی لنگر کے لیئے لکڑیاں کاٹ کر لاؤ۔ وہ اپنے گاؤں کی طرف قبرستان کے قریب کیکر کے درخت پر چڑھ کر لکڑیاں کاٹنے لگا۔ نزدیک ہی گبے اور ہاشم جونیجو والوں کا گھر تھا، ان لوگوں نے اس کو بُرا بھلا کہا۔ اس نے درخت سے اتر کے ان دونوں کو کلہاڑیاں مار کر لہولہان کر دیا۔ یہ لکڑیوں کی بیل گاڑی بھر کر درگاہ شریف پر آیا تو سامنے سائیں کریم کو دیکھ کر دنگ رہ گیا، کیونکہ سائیں کریم کی قمیص مبارک کا اگلا حصہ خون سے لت پت تھا، گامن نے عرض کی کہ قبلہ یہ کیا ہوا؟ سائیں کریم نے

فرمایا۔ گامن، تم نے جو کلہاڑیاں گھبے اور ہاشم کو ماری تھیں وہ در حقیقت مجھے لگی ہیں۔ گامن، سائیں کے قدموں میں گر پڑا اور زار و قطار رونے لگا۔

مسجدِ نبوی میں امامت کرنا۔

اللہ ودھایو لاکھو ساکن گوٹھ بڑا لاکھا نزد گمبٹ والے نے پروفیسر محراب علی لاکھو کو اور اس نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ جب سائیں کریم حج کرنے تشریف لے گئے تو وہاں مسجدِ نبوی کے پیش امام کو خواب میں حکم ہوا کہ سندھ سے سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی آیا ہوا ہے، اسے مسجدِ نبوی میں امامت کرنے کی دعوت دو۔ دوسرے دن مسجد نبوی میں اعلان ہوا کہ سندھ والے سید غلام مرتضیٰ شاہ آگے آئیں، اور مُصلہ ٔامامت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں، آپ آگے آئے اور نماز پڑھائی۔

سائیں کریم کی آمد پر موسم کا خوشگوار ہو جانا۔

وڈیرے ناصر علی گھمرو ساکن گوٹھ کیٹی میر محمد گھمرو تحصیل کنگری ضلع خیر پور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ جب سائیں کریم حج سے واپس آنے کے بعد لاڑکانہ میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچنے والے تھے تو اس وقت سخت گرمی تھی اور لُو لگ رہی تھی، لیکن جب سائین کریم کی گاڑی اسٹیشن پر پہنچی تو ایک دم موسم خوشگوار ہو گیا اور ہلکی سی پُھوار برسنے لگی۔ اسٹیشن پر اترنے کے بعد سائیں کریم کے رفیقوں نے بتایا کہ جس اسٹیشن پر بھی سائیں کریم ٹھہرے موسم ایسا ہی خوشگوار ہو جاتا رہا تھا۔

سعودی عرب کی جیل میں پھنسے ہوئے مرید کی دادرسی کرنا۔

حاجی شفیع محمد چاچڑ ساکن شاہپور تحصیل پنو عاقل ضلع سکھر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کا بھائی حاجی عبدالحمید پیدل قافلے کے ساتھ حج کے لیے روانا ہوا، وہ سادہ طبیعت اور دنیاداری کے معاملات سے کچھ نابلد تھا۔ ان کا قافلہ جب حجازِ مقدس کے شہر ریاض پہنچا تو وہاں پولیس نے اسکو گرفتار کر لیا۔ قافلے کے دوسرے رفیق اسکو چھوڑ کر آگے روانہ ہو گئے۔ وہاں جیل میں اس پر کوئی سختی تو نہیں تھی لیکن یہ بے چارہ اکیلا تھا، حج کا وقت قریب آتا جا رہا تھا، حج کی وجہ سے افسروں کو چھٹیاں بھی ہوتی جا رہیں تھیں، اس بات سے اس کا دل ڈوبنے لگا، جب اس کو اور کوئی بات نہ سوجھی تو اس نے اپنے کامل مرشد سائیں غلام مرتضیٰ شاہ کو مدد کے لیے پکارنا شروع کر دیا۔ سائیں کریم نے اسکو خواب میں اپنی زیارت کروائی اور دلداری دی کہ گھبراؤ نہیں، اللہ بہتر کریگا۔ دوسرے دن سعودی حکومت کا کوئی بڑا افسر جیل کے دورے پر آیا، اور اِسکو روتا ہوا دیکھ کر اس افسر نے اسے ایک دم آزاد کرنے کا حکم دیا، اور یہ بھی کہا کہ اسے جلدی مکہ مکرمہ پہنچایا جائے۔ مزید یہ کہ اسکو اجازت نامہ بھی لکھ کر دیا کہ جب تک تمہارا دل چاہے تم سعودی عرب میں قیام کر سکتے ہو، اگر تمہیں کوئی پکڑے تو اسکو یہ اجازت نامہ دکھانا۔ اسکے بعد وہ دو حج کرنے کے بعد پاکستان واپس آیا۔ سعودی حکومت کا وہ اجازت نامہ آج بھی اسکے خاندان کے پاس محفوظ ہے۔

لجپال مرشد کا مرید کے گھر پہرہ دینا۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ حاجی نیاز محمد ملتانی نے اسے بتایا کہ اسکی شادی کے تھوڑے عرصے بعد ہی اسے کسی کام سے لاہور جانا پڑا، گھر اکیلا تھا، جس کی وجہ سے بیوی ڈر رہی تھی، کہ وہ گھر میں اکیلی کیسے رہے گی۔ میں نے اس کو تسلی دی کہ گھبراؤ نہیں ہمارا مرشد کامل ہے، تم کھڑکیاں اور دروازے بند کر کے سو جانا، کچھ نہیں ہو گا۔ خیر میں چلا گیا، ہفتے کے بعد جب گھر واپس آیا تو میری بیوی نے بتایا کہ کوئی عمر رسیدہ بزرگ تھا جو روزانہ رات کو ہمارے گھر کا پہرہ دیا کرتا تھا، اور کچھ پڑھتا بھی رہتا تھا۔ میں کچھ عرصے کے بعد جب گمبٹ درگاہ شریف پر آیا تو تو پتا چلا کہ سائیں کریم کا وصال ہو چکا ہے، میں نے سائیں محمد شاہ بادشاہ سے سائین کریم کی ایک تصویر لی اور واپس ملتان آگیا ۔گھر آکر جب مین نے اپنی بیوی کو سائیں کریم کی تصویر دکھائی تو میری بیوی بے ساختہ بول پڑی کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جنہیں میں نے اپنے گھر کا پہرہ دیتے ہوئے دیکھا تھا۔

اللہ والوں کا سونا بھی عبادت ہے۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ حافظ بشیر احمد پیش امام مسجد درگاہ جیئے شاہ بادشاہ پرانہ سکھر والے نے بتایا کہ وہ جس بزرگ کے مرید ہیں وہ کشمیر کا رہنے والا تھا، اور کشمیری بزرگ سائیں غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی کے مرید تھے ۔اس کشمیری بزرگ نے حافظ صاحب کو بتایا کہ ایک

دن وہ سائیں کریم کے پاؤں دبا رہے تھے اور سائیں کریم سوئے ہوئے تھے۔اس نے دل میں سوچا کہ اللہ والے تو سویا نہیں کرتے، اسکا اتنا سوچنا تھا کہ سائیں کریم نے آنکھیں کھول دیں اور اسکی طرف دیکھ کر قرآن کریم کی وہ آیۃ مبارک تلاوت فرمائی جس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ اللہ کے کچھ بندے قیام و قعود میں ہوں یا کروٹ کے بل لیٹے ہوئے ہوں ، ہر حال میں اپنے رب کو ہی یاد کیا کرتے ہیں۔ اسکے بعد آپ نے اسی آیتِ مبارکہ کے مفہوم سے ملتا جلتا حضرت سیدنا شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بیت بھی پڑھا ۔

قلندرِ وقت حضرت عاشقِ مولا بخاری کا سائیں کریم کی بارگاہ میں حاضر ہونا۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں حضرت عاشقِ مولا بخاری رحمۃ اللہ علیہ میرپور خاص والے جو خود قلندرِ وقت تھے، انہوں نے بتایا کہ ایک دن ان کے دل میں آیا کہ آج مکاشفے کے ذریعے معلوم کرتے ہیں کہ اس وقت سندھ میں کون سے بزرگ ولایت کے کس مقام پر فائز ہیں۔ نگاہِ ولایت سے دیکھتے دیکھتے جب گمبٹ شریف کی طرف نظر پڑی تو حیران رہ گئے کہ یہاں تو شہنشاہِ بغداد حضور سیدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ خود بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی لمحے بغداد شریف کی طرف دیکھا تو حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ وہاں پر بھی موجود تھے، سوچ میں پڑ گئے کہ اس مقام وہ مرتبے والے بزرگ کون ہو سکتے ہیں؟ انہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی کیوں کہ کوئی کتنا بھی بلند مقام رکھتا ہو، غوث پاک کا جامہ پہننے کی جرأت کریگا تو اسی وقت اسکی ولایت سلب ہو جاتی ہے۔ بالآخر

حقیقتِ حال جاننے کے لیے اپنے مریدوں کے ہمراہ وہاں سے تیار ہو کر گمبٹ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔جب درگاہ گمبٹ شریف پہنچے تو سائیں کریم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عاشق مولا بخاری سائیں کریم کی جب دست بوسی کرنے لگے تو خیال آیا کہ کیوں نہ ولایت کے اس بحر کا اندازہ لگایا جائے، یہ سوچ کر جب بوسہ دیا تو ولایت کے بحر بیکراں میں ڈوبنے لگے، سائیں کریم نے ہاتھ پکڑ کر اوپر کھینچ لیا، جب باہر آئے تو انکی ولایت سلب ہو چکی تھی جس کے بعد انہوں نے سائیں کریم کے جدِامجد حضرت سیدنا محمد شاہ بادشاہ بغدادی □ کے روضہ پاک پر حاضر ہو کر اپنی غلطی کی معافی طلب کی، دس دن گذر جانے کے بعد آپکو معافی ملی اور آپ منصبِ ولایت پر بھی دوبارہ بحال ہو گئے ۔

فقیر، غار والا خواب تو سناؤ۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ غلام قادر بنگلزئی کوئٹہ والے نے بتایا کہ ایوب خان کی مارشل لا کا زمانہ تھا، بلوچستان کے سب سرداروں کو گرفتار کیا جا رہا تھا ان میں ہمارا نام بھی تھا، اس کے ساتھ سائیں کریم کے کچھ اور مریدوں کے نام بھی تھے۔ہم سب گرفتاری کے ڈر سے پہاڑوں کے اندر ایک غار میں جا کر چھپ گئے ہمارے ساتھ عبدالرحمان، سردار بہادر خان، سردار عطر خان، سردار محمد خان، نور محمد بنگلزئی اور میر احمد خان شامل تھے۔رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ہم سب ایک کورٹ میں جمع ہیں، کچھ دیر کے بعد تین چار نیزا بردار محافظ کورٹ میں داخل ہوئے اسکے پیچھے سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بھی تشریف فرما ہو کر جج کی سیٹ پر بیٹھ گئے کورٹ کی کاروائی شروع

ہوئی تو آپ نے کورٹ کے بیلف کو حکم دیا کہ آج سب کیس بعد میں ہونگے پہلے ان کے کیس کی فائل لاؤ، پھر ہماری طرف دیکھ کر حکم جاری فرمایا کہ یہ سب بری ہیں۔میں نے صبح کو یہ خواب جب اپنے ساتھیوں کو بتایا تو سب بہت خوش ہوئے۔اسی دن ہمارے گاؤں کا ایک بندہ ہمارے پاس آیا اور ہمیں کہا کہ اگر آپ گرفتاری دے دیں تو حکومت آپ سے رعایت برتے گی، دوسری صورت میں کچھ بھی کر سکتی ہے۔سب نے ملکر مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیئے، بالآخر طے یہ ہوا کہ گرفتاری دی جائے، گرفتار کر کے ہمیں مچ جیل بھیج دیا گیا، جب ہم مچ جیل میں پہنچے تو سب مایوس ہو گئے، عطر خان نے مجھ سے کہا کہ آزاد تو ہم ہوئے سو ہوئے، اب تو مچ جیل میں پہنچ گئے، میں نے جواب دیا کہ سردار صاحب ہمارے مرشد کامل ہیں آپ بے فکر رہیں، سب ٹھیک ہو جائیگا۔پانچ چھ دن کے بعد جیلر ہمارے پاس آیا، اور ہمیں آکر بتایا کہ آپ سب آزاد ہیں۔ جیل سے باہر آکر مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیئے پہلے گھر چلیں یا پہلے گمبٹ شریف چلیں، سب نے کہا کہ گمبٹ شریف چلتے ہیں۔جب درگاہ شریف پر حاضر ہوئے اور باری باری سائیں کریم کی قدم بوسی کرنے لگے جب میں آگے بڑھا تو سائیں کریم نے مسکرا کر فرمایا کہ فقیر، وہ غار والا خواب کا تو سناؤ۔

ماسٹر کا سائیں کریم سے نظر ملاتے ہی بے ہوش ہو جانا۔

پروفیسر محراب علی لاکھو ساکن گوٹھ وڈالاکھا، نزد گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ گوٹھ ترائی کی مائی حاجیانی دستگیر پیرانِ پیر کی ذات سے محبت و عقیدت رکھنے والے تھی لیکن اسکا بیٹا جو اسکول ماسٹر تھا ان باتوں کو نہیں مانتا

تھا، ایک دن حاجیانی نے رو کر سائیں کریم سے عرض کی کہ قبلہ میرے بیٹے کو بھی میرے جیسا بنا دے، آپ نے حاجیانی سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو یہاں بلاؤ، جب حاجیانی کا بیٹا سائیں کریم کی مجلس میں آکر بیٹھا، تو آپ نے ماسٹر سے فرمایا کہ میری طرف دیکھو، جب اس نے آپ کی آنکھوں میں دیکھا تو ماسٹر بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب اسے ہوش آیا تو اس نے بتایا کہ مجھے سائیں کریم کی آنکھوں میں گنبدِ خضرا ٗ کا نور نظر آیا جس کی روشنی سے میں بے ہوش ہو گیا۔ اسکے بعد وہ سائیں کریم کا مرید ہوا۔

سائیں کریم کا دریا کو خط لکھنا۔

پروفیسر محراب علی لاکھو ساکن گوٹھ بڑا لاکھا نزد گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ کچے کے علاقے سے کچھ لوگ سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کی کہ قبلہ، دریا میں پانی بلکل نہیں ہے، اس سال اگر کچے کے علاقے میں پانی نہیں آیا تو قحط سالی کا خطرہ ہے، مہربانی فرما کر کچھ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ پانی آئیگا لیکن ایک شرط پر، لوگوں نے عرض کی کون سی شرط، آپ نے فرمایا کہ آپ کے گاؤں میں سے کوئی بھی ایک شخص میرا خط دریا بادشاہ کو دیکر آئیگا، خط لیکر یہ لوگ گاؤں تو آگئے لیکن کوئی بھی دریا میں اترنے کو تیار نہ تھا، آخر ایک نوجوان نے حامی بھر لی، وہ نوجوان اور کچھ دوسرے افراد خط لیکر دریا کی طرف روانہ ہوئے، وہ نوجوان خط لیکر دریا میں جب اترا تو وہاں معاملہ ہی کچھ اور تھا، اس نوجوان کو ایک محل میں لیجایا گیا، وہاں تخت پر ایک شخص جلوہ فرماں تھا، سائیں کریم والا خط اسکو دیا گیا، پھر وہاں موجود چوکیدار نے اس نوجوان کو

واپس کنارے پر پہنچایا، باہر کنارے پر کھڑے لوگوں نے سوچا کہ شاید یہ واپس نہیں آئیگا اور وہ سب واپس اپنے گاؤں چلے گئے، جب یہ نوجوان اکیلا رات کو دیر سے گاؤں واپس آیا تو سب حیران رہ گئے، پھر اس نوجوان نے سارا قصہ سنایا، اس سال خوب پانی آیا، اور فصلیں بھی بہت اچھی ہوئیں۔

سائیں کریم کا دریا کے نام خط۔

استاد رستم علی مہر ساکن نزد بوزدار وڈا، تحصیل ٹھری میر واہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ہمارے گاؤں کے ساتھ دریا کے بچاؤ بند کو پانی کاٹنے لگا اور خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں دریا کا پانی بند کو توڑ کر ہمارے گاؤں مین نہ داخل ہو جائے اس ڈر سے ہمارے گاؤں کے کچھ لوگ سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرہ عرض کیا، آپ نے ان لوگوں کو دریا کے نام ایک خط لکھ کر دیا اور فرمایا کہ جہاں سے پانی بند کو کاٹ رہا ہے وہاں پر یہ خط دریا میں ڈال دو، جب خط دریا میں ڈالا گیا تو پانی بند سے دور ہو کر بہنے لگا۔

حضرت سیدنا سخی صالح شاہ بادشاہ کا سائیں کریم کو گود میں اٹھانا اور پیش گوئی کرنا۔

استاد رستم علی مہر ساکن نزد بوزدار وڈا، تحصیل ٹھری میر واہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دن سائیں صالح محمد شاہ بادشاہ جیلانی □ رانی پور والے، سائیں کریم کے والدِ گرامی پیر سید خمیس علی شاہ کے پاس آئے، اور آپ

کے لختِ جگر سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ کو اپنی گود میں اٹھا کر فرمایا کہ خمیس علی شاہ، ہمیں آپ کے اس بچے میں سے حضور پاک ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو آرہی ہے۔

لڑکی کو لڑکا بنانا۔

وڈیرہ ناصر علی گھمرو ساکن گوٹھ کیٹی میر محمد گھمرو تحصیل کنگری ضلع خیرپور میرس والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک ہندو جس کا نام ہوندراج تھا، پریالوئشریف میں رہتا تھا، وہ اپنے دوست کے ساتھ سائین کریم کے پاس حاضر ہو ااور عرض کی کہ قبلہ مجھے بیٹے کی اولاد نہیں ہے، سات بیٹیاں ہیں، آپ نے فرمایا کہ ہوندراج اب تمہیں بیٹا ہوگا، اور اس کے جسم پر نشانی بھی ہوگی، ہوندراج خوش ہو کر چلا گیا، اسکے بعد وقفے وقفے سے ہوندراج سائیں کریم کے پاس حاضر ہوتا رہتا تھا، جب اسکی بیوی کے زچگی کا ٹائم آیا تو اس وقت ہوندراج اپنے دکان پر بیٹھا ہوا تھا، اسکی بیٹی دوڑتی ہوئی اسکے پاس آئی اور آکر کہا کہ ابو ہمیں ایک اور بہن پیدا ہوئی ہے، ہوندراج کو یقین نہیں آرہا تھا، جب گھر پہنچا تو دائی بچی کو نہلا رہی تھی، دائی سے پوچھا تو اسنے بھی بتایا کہ آپکو بیٹی ہوئی ہے، ہوندراج وہیں سے ہی واپس ہوا اور سیدھا سائیں کریم کے پاس گمبٹ پہنچا، سائیں اور روتے ہوئے عرض کی کہ قبلہ، میں پورا سال آپ کو عرض کرتا رہا، آپ نے ہر بار یہی فرمایا کہ بیٹا ہوگا، لیکن قبلہ ہوئی تو پھر بھی بیٹی ہے، سائیں کریم نے جلال میں آکر ہوندراج سے پوچھا کہ کیا تم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ بیٹی ہی ہے، ہوندراج نے جواب دیا کہ نہیں، سائیں نے فرمایا تو جاؤ اور خود جا کر دیکھو، وہ

بیٹی نہیں ہے، بلکہ بیٹا ہے، ہوندراج وہاں سے واپس آگیا دل میں سوچنے لگا کہ سائیں نے بس میرا دل رکھنے کے لیے ایسا کہا ہے، جب گھر آیا تو اسکی بیوی کمرے کے اندر تھی اور بچہ اسکے پہلو میں سویا ہوا تھا، اپنے شوہر کو دیکھ کر اسکی بیوی رونے لگی، ہوندراج نے بچہ اٹھایا اور جب دیکھا تو حیران رہ گیا کہ واقعی، وہ بیٹی نہیں بلکہ بیٹا ہی تھا، وہ بچہ آج بھی زندہ ہے۔ اور قبلہ سائیں محمد موریل شاہ بادشاہ کا دستِ بیعت ہے، اور اس وقت ہندستان میں مقیم ہے، اس کرامت کی تصدیق اسکے دوسرے رشتیداروں نے بھی کی۔

خبردار، چارپائی کو نیچے مت پھینکنا۔

حاجی غلام نبی ابڑو نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک مرتبہ وہ خود سخت بیمار پڑ گئے، یہاں تک کہ موت اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگی، میں دیکھ رہا تھا کہ میرے عزیز و اقارب سب رو رہے ہیں، انہوں مجھے مردہ سمجھ لیا تھا، میں نے دیکھا کہ چار بدصورت آدمی میرے پاس آئے، ان میں سے ایک نے کہا کہ اسکی چار پائی اٹھاؤ، وہ میری چار پائی اٹھا کر آسمان کی طرف جانے لگے، کافی اوپر لے جانے کے بعد ان میں سے ایک نے کہا کہ اب اسکو نیچے پھینک دو، دوسرے نے کہا کہ نہیں ابھی اسکو اور اوپر لیجائیں، اتنے میں وہاں پر ایک نورانی چہرے والے بزرگ آگئے، اور انکو حکم دیا کہ اسکو وہیں چھوڑ آؤ جہاں سے اٹھایا تھا، جب ان چاروں نے میری چارپائی نیچے رکھی تو میں چارپائی کے جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا، یہ دیکھ کر میرے سب رشتیدار بھاگ گئے، کچھ دیر بعد میری بیوی میرے پاس آئی تو میں نے اسکو کہا کہ مجھے شدید بھوک لگی ہے کھانا دو۔ پھر آہستہ آہستہ باقی

لوگ بھی میرے پاس آتے گئے، میں نے سب کو اپنے ساتھ پیش آنے والا سارا واقعہ سنایا، کچھ دن آرام کرنے کہ بعد میں اس نورانی چہرے والے بزرگ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا، جس نے مجھ پر اتنی بڑی مہربانی کی تھی، گرد ونواح کے سارے پیر فقیر، درگاہیں خانقاہیں دیکھیں لیکن وہ صورت کہیں نظر نہ آئی۔ میں جب رانی پور کی درگاہ سے اپنے گھر واپس جانے کے لیے اسٹیشن پر بیٹھ کر ریل گاڑی کا انتظار کر رہا تھا تو ایک بچہ جو چھولے بیچ رہا تھا میرے پاس آیا اور بولا کہ تم ناامید مت ہو، ایسا کرو کہ تم گمبٹ شریف سے بھی ہوتے جاؤ، یہ کہہ کر وہ چلا گیا، میں حیراں ہو گیا کہ اس بچے کو کیسے پتہ چلا، خیر میں وہیں سے گمبٹ شریف چلا آیا، جیسے ہی درگاہ شریف پہنچا تو سامنے مجھے وہی نورانی صورت نظر آئی جس صورت کی تلاش میں تھا ۔ میں وضو کر کے جیسے ہی قدم بوسی کرنے لگا تو سائیں کریم نے فرمایا کہ غلام نبی، تسلی ہو گئی، میں مرید ہوا، بڑا گنہگار تھا ہر برائی کرتا تھا، مرشد کریم کی دعا سے سب دور ہو گئیں، پھر آپ نے حکم دیا کہ اب حج کے لیے جاؤ، سائیں کریم کی دعا سے میں نے تین حج کیئے۔

گنبد کی چوٹی سے گرنے کے باجود چوٹ نہ لگنا۔

امان اللہ ناریجو ساکن گوٹھ عبداللہ ناریجو نزد درپڑی والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ درگاہ گمبٹ شریف کے گنبد کی مرمت کا کام چل رہا تھا میں بھی گنبد کی چھت پر مستری کے ساتھ کام کر رواہا تھا کہ اچانک میرا پاؤں پھسل گیا اور میں چھت سے نیچے آگرا، لیکن مجھے کوئی چوٹ نہیں لگی، ایسا لگا جیسے کسی نے مجھے تھام لیا ہو۔

ایک مظلوم عورت کی فریادرسی۔

مولوی غلام اکبر اجن ساکن کھوڑا شہر نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکے والد نے اسکو بتایا کہ ایک نوجوان عورت سائیں بادشاہ کی حویلی میں کام کرتی تھی ایک دن چار پانچ مرد سائیں کریم کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہم بلوچستان سے آئے ہیں، ہماری ایک عورت گھر سے بھاگ کر آپ کے پاس پہنچی ہے، اس عورت کو آپ ہمارے حوالے کر دیں۔ سائیں کریم نے اس عورت کو بلایا، عورت نے جب اپنے عزیزوں کو دیکھا تو رونے لگی، اور سائیں کریم سے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ قبلہ، ان لوگوں نے مجھے کاری کا داغ لگایا ہے، میں ان کے ساتھ نہیں جاؤنگی یہ لوگ مجھے مار دینگے، سائیں کریم نے فرمایا کہ، مائی تم انکے ساتھ جاؤ، میں تمہارے ساتھ ہوں، یہ تمہیں کچھ نہیں کر سکیں گے، اگر یہ تمہیں کوئی تکلیف دیں تو مجھے پکارنا۔ وہ عورت روتی ہوئی ان لوگوں کے ساتھ چلی گئی، آپ نے ان لوگوں کو بھی ہدایت کی اس عورت کو کچھ مت کہنا، ان لوگوں نے بھی سائیں سے وعدہ کیا کہ وہ عورت کو کچھ نہیں کہین گے۔ اس عورت کے چلے جانے کے آدھے گھنٹے بعد سائیں کریم کی مجلس میں بیٹھے لوگوں نے دیکھا کہ آپ کی قمیص مبارک کی آستین گیلی ہو گئی ہے، لوگ پریشان ہو گئے کہ یہ کیا ہوا، تھوڑی ہی دیر میں وہی عورت بھیگے کپڑوں کے ساتھ روتی ہوئی سائیں کریم کے پاس واپس پہنچ گئی اور بتانے لگی کہ جیسے ہی ہم روہڑی کنال پر پہنچے تو ان لوگوں نے پکڑ کر مجھے اس کے اندر پھینک دیا، میں نے پانی میں گرتے ہی آپ کو پکارا، دو چار ڈبکیاں کھانے کے بعد ایسا لگا جیسے کسی نے مجھے پکڑ کر باہر کنارے پر ڈال دیا ہو، وہاں سے بھاگتی ہوئی آپ کے پاس پہنچی ہوں۔ سائیں کریم نے مسکرا کر فرمایا

کہ مائی، اچھا ہوا دو چار ڈبکیاں کھانے کے بعد زندگی کا احساس تو ہوا۔ اب تم حویلی پر جاؤ، اس سے پتہ چلا کہ سائیں بادشاہ کی قمیص مبارک کیوں گیلی ہو گئی تھی۔ تقریبا ایک سال کے بعد وہی لوگ سائیں کریم کی درگاہ میں دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہماری فلاں عورت آپ کی حویلی میں رہ رہی ہے ہم اسکو لینے آئے ہیں، سائیں کریم نے انکو فرمایا کہ اس عورت کو تو آپ نے ایک سال پہلے یہاں سے لیجا کر روہڑی کنال میں ڈبو دیا تھا۔ ان لوگوں نے عرض کی ہمارے علاقے کی عورتوں نے اس عورت کو آپ کی حویلی میں دیکھا ہے، وہ ابھی تک آپ کے پاس ہی ہے۔ سائیں کریم نے اس عورت کو بلایا، اس عورت نے رو کر سائیں سے عرض کی کہ قبلہ ان لوگوں نے ایک سال پہلے مجھے مار دیا تھا لیکن آپ نے مجھے بچایا تھا، اب آپ پھر مجھے ان لوگوں کے حوالے کر رہے ہیں؟ یہ لوگ پھر مجھے مار ڈالیں گے۔ سائیں کریم نے اس عورت کو فرمایا کہ اب یہ لوگ تمہیں کچھ بھی نہیں کر سکیں گے، اگر تمہیں کچھ کریں تو مجھے پکارنا میں ان لوگوں کو دیکھ لونگا، یہ بات سن کر وہ لوگ بھی سکتے میں آگئے اور توبہ تائب ہو کر سائیں کریم کے مرید ہوئے اور وعدہ کیا کہ اب اس عورت کو وہ کوئی تکلیف نہیں پہنچائینگے۔

سائیں کریم کی خدمت کرنے کی برکتیں۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ ساکن سگیوں تعلقہ سوبھو دیرو والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ الھڈنہ ماچھی درگاہ مشوری شریف والوں کے پڑوس میں رہتا تھا اس نے بتایا کہ وہ سائیں کریم کے پاؤں ساری ساری رات دباتا تھا لیکن اس کے باوجود نہ تھکاوٹ ہوتی تھی اور نہ اسکو نیند آتی تھی۔

یہ تو وہی تانگے والا ہے۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ ساکن سگیوں تعلقہ سوبھو دیرو والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکو پنہل فقیر چنہ نے بتایا کہ خانواہن شہر کے عباسی قوم کا ایک شخص سائیں کریم کا مرید تھا، وہ کبھی بھی گمبٹ درگاہ شریف پر اپنے بچوں کو لیکر نہیں گیا تھا ایک دن اس نے بیوی بچوں کو تیار کیا کہ درگاہ گمبٹ شریف کی زیارت کے لیے چلتے ہیں۔ اپنے بچوں لیکر وہ سٹھارجہ اسٹیشن پر پہنچا تو اسی وقت گاڑی بھی آگئی اس نے جلدی جلدی بچوں کو گاڑی میں بٹھایا اور خود دوڑتا ہوا ٹکٹیں لینے گیا، وہ ابھی ٹکٹیں لے ہی رہا تھا کہ دوسری طرف گاڑی نکل گئی، یہ بہت ہی پریشان ہوا لیکن کیا کر سکتا تھا، اوپر سے اسکو فکر یہ تھی اسکے بچے پہلی مرتبہ ریل گاڑی میں سفر کر رہے تھے، اسکو اور تو کچھ نہ سوجھی لہٰذا وہ گمبٹ جانے والی بس میں بیٹھ گیا، بڑی پریشانی کے عالم میں وہ جب گمبٹ درگاہ شریف پہنچا اور سائیں کریم کی خدمت میں قدم بوسی کرنے کے لیئے آگے بڑھا تو سائیں کریم نے دور سے ہی اسکو مسکرا کر فرمایا کہ فقیر، پہلے حویلی پاک جا کر اپنے بچوں سے مل کر آؤ، وہ تم سے زیادہ پریشان ہیں۔ اسکو یقین نہیں آرہا تھا۔ وہ حویلی کے دروازے پر پہنچا اور بیوی بچوں سے مل کر بہت خوش ہوا، بیوی نے اسے بتایا کہ جب تم ٹکٹ لینے گئے اور واپس نہیں آئے اتنے میں گاڑی چل پڑی اور ہم سب رونے لگے، ریل گاڑی میں موجود کچھ لوگوں نے ہم سے پوچھا کہ آپ کہاں جاؤگے، ہم نے انہیں بتایا کہ ہم گمبٹ جائینگے، انہوں نے کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں ہم آپ کو گمبٹ اتار دینگے۔ جب ہم گمبٹ اسٹیشن پر اترے تو وہاں پر پہلے ہی سے موجود ایک عمر رسیدہ تانگے والا

کھڑا ہمیں پکار رہا تھا کہ آؤ میں تمہیں درگاہ شریف پر لے چلوں۔ وہ تانگے والا ہمیں یہاں چھوڑ گیا، اس نے ہم سے کرایہ بھی نہیں لیا۔ یہ روئداد سننے کے بعد اس نے بیوی سے کہا کہ چلو میں تمہیں اپنے مرشد سائیں غلام مرتضیٰ شاہ کی زیارت کرواؤں، جب یہ اپنے بیوی اور بچوں کے ساتھ سائیں کریم کے پاس حاضر ہوا، اور اسکی بیوی کی نظر جیسے ہی سائیں کریم کے چہرۂ مبارک پر پڑی تو اس نے بے ساختہ اپنے شوہر سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ اسکے شوہر نے جواب دیا کہ یہی تو سائیں غلام مرتضیٰ شاہ ہیں، اسکی بیوی حیران ہو گئی، اور اپنے شوہر سے کہا کہ ارے، یہی تو وہ تانگے والا تھا جو ہمیں اسٹیشن سے درگاہ پر لیکر آیا تھا۔

گدھے کو مارنے کی سزا کی خبر پہلے ہی دے دینا۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ ساکن گوٹھ سگیوں تحصیل سوبھو دیرو والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ محمد موسیٰ واتنی قوم والا سائیں کریم کا مرید تھا، ایک دفعہ سائیں کریم نے اس سے پوچھا کہ فقیر ، شادی کروگے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں قبلہ کیوں نہیں کرونگا، سائیں کریم نے فرمایا، لیکن ایک بات ہے، جب تم عمر کے آخری حصے کو پہنچوگے تو مجھے کوسنے لگوگے کہ سائیں نے میرے ساتھ یہ کیسا ظلم کر دیا، تمہیں اتنی تکلیف ہوگی کہ بال بچے سب بھول جائوگے،۔ محمد موسیٰ نے عرض کیا کہ سائیں پھر بھی میں شادی کرونگا۔ لیکن ایک گذارش ہے کہ آخر میرے ساتھ ایسا کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ تمہاری زمین میں ایک گدھا کہیں سے آکر تمہاری فصل چرنے لگا تھا، تم نے اس گدھے کو اتنا مارا تھا کہ وہ قریب المرگ ہو گیا پھر تم نے مالک کے ڈر سے

گدھے کو زمین میں زندہ گاڑ دیا تھا، اس گناہ کی سزا تمہیں عمر کے آخری حصے میں ملے گی۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گاؤں کی فلاں عورت کو جانتے ہو؟ محمد موسیٰ نے کہا، ہاں قبلہ سائیں میں جانتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تین سال کے بعد اس عورت کا شوہر اسے طلاق دے دیگا، جسکے بعد اسی عورت کی شادی تمہارے ساتھ ہوگی، محمد موسیٰ نے عرض کیا کہ قبلہ اسکا شوہر تو اسکو بہت چاہتا ہے، ان دونوں کی محبت تو پورے گائوں میں مشہور ہے، آپ نے فرمایا کہ تین سال کے بعد کسی معمولی بات پر ان دونوں کا آپس میں جھگڑا ہوگا اور وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائینگے، لیکن ان تین سالوں کے لیے ہم تمہیں ایسا بنا دیتے ہیں کہ تم کسی عورت کے قریب نہیں جاسکوگے، محمد موسیٰ نے بتایا کہ ہوا بھی ایسا ہی کہ میں نے کئی مرتبہ کوشش بھی لیکن میں کامیاب نہ ہوسکا۔ ٹھیک تین سالوں کے بعد اس عورت کے شوہر نے اسے طلاق دیدی، اور اس عورت کا باپ میرے پاس آیا کہ میری بیٹی سے نکاح کرلو، اور میں نے اسکے ساتھ شادی کرلی۔ فقیر میاں محمد ابراہیم نے بتایا کہ عمر کے آخری حصے میں محمد موسیٰ اسکے پاس آتا تھا، اور کہتا تھا کہ فقیر صاحب دعا کریں کہ مجھے موت آجائے کیونکہ سینے میں بہت شدید درد رہوتا ہے۔

گمشدہ سونے کی کیل کا مرغے کے پیٹ سے نکلنا۔

نور محمد سہتو ساکن گوٹھ دیہات نزد خانواہن تحصیل کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ وہ ایک مرتبہ سائیں کریم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عمر رسیدہ عورت سائیں کریم کے پاس آئی اسکے ساتھ اسکا بہو اور

بیٹا بھی تھے،سائیں کریم کی قدم بوسی کرنے کے بعد اس عورت نے عرض کی کہ قبلہ یہ میرا بیٹا اور یہ میری بہو ہے،انکی شادی کو ایک ماہ گذر چکا ہے،میری بہو کی سہاگ رات والی ناک کی سونے کی کیل کہیں گم ہو گئی ہے،اسکے شوہر نے اسے اُس سے کئی گنہ بہتر سونے کی کئی کیلیں بنوا کے دی ہیں لیکن اس کی ضد ہے کہ اسکو کیل چاہیے تو وہی،ہم اسی لیے قبلہ سائیں اسے آپ کے پاس لیکر آئے ہیں،آپ مہربانی کر کے اسکو سمجھائیں۔سائیں کریم نے اس عورت کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ،بابا،جب آپ کا شوہر آپ کو اس سے بہتر سونے کی کیل بنوا کر دے رہا ہے تو آپ وہ کیوں نہیں لے رہیں؟،اس عورت نے ہاتھ جوڑ کر سائیں کریم سے گذارش کی کہ قبلہ،ہم اس لیئے آپ کے در پر آئے ہیں آپ مہربانی فرما کر میری سہاگ رات والی گمشدہ کیل کی مہربانی کریں۔سائیں کریم خاموش ہو گئے۔کچھ دیر کے بعد آپ نے کسی خدمتگار کو بلایا اور فرمایا کہ شہر جاؤ اور ایک زندہ مرغا لیکر آؤ۔آدھے گھنٹے کے بعد وہ مرغا لیکر آ گیا،سائیں کریم نے اسے فرمایا کہ اس مرغے کو ذبح کر کے لاؤ۔لیکن اسکے پوٹے کو کچھ مت کرنا وہ ایسے ہی رہنے دینا،کچھ دیر کے بعد وہ مرغے کا گوشت اور پوٹا لیکر حاضر ہوا،آپ نے اسے فرمایا کہ گوشت حویلی پر لنگر کے لیے بھیج دو،باقی اس پوٹے کو کاٹو،اور اسے دھو کر لے آؤ، اور جو کچھ تمھیں اس پوٹے میں سے ملے وہ لیکر آنا،پانچ دس منٹ کے بعد وہ ہاتھ میں سونے کی کیل لیکر سائیں کریم کے پاس آیا اور عرض کی کہ قبلہ پوٹے سے یہی ملا ہے،آپ نے وہ سونے کی کیل اپنے ہاتھ میں لیکر اس عورت کی طرف بڑھا دی اور فرمایا کہ بابا دیکھو یہی تمہاری کیل ہے؟وہ عورت اس کیل کو دیکھ کر بولی کہ ہاں قبلہ یہی میری کیل ہے۔

کہ نظر آئے نہ کچھ آپ کی صورت کے سوا ۔

سائیں قبلہ مرشد سید محمد موریل شاہ بادشاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ہوند راج ساکن پریالوئشریف تحصیل کنگری ضلع خیرپور نے سائیں کریم کو عرض کی کہ قبلہ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کی صورت کو اپنے دل میں سمالوں،میں جہاں دیکھوں مجھے آپ ہی آپ نظر آئیں۔بقول حضرت بیدم شاہ وارثی۔

اس قدر مشقِ تصور ہو میری آنکھوں کو،
کہ نظر آئے نہ کچھ آپ کی صورت کے سوا۔

آپ نے اسکو اجازت دے دی کچھ عرصے کے بعد ہوند راج سائیں کریم کے پاس حاضر ہوا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی قبلہ آپ کی مہربانی سے مجھے تصورِ شیخ نصیب ہو گیا ہے اب تو جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے،دکان ہو،مکان ہو،راستہ ہو،مطلب جہاں میں دیکھتا ہوں وہاں آپ ہی آپ ہیں،لیکن قبلہ سائیں ایک گذارش ہے جب میں خلوت میں اپنی بیوی کے ساتھ ہوتا ہوں اس وقت تو تھوڑی مہربانی کر کے سامنے نہ ہوا کریں ۔آپ نے مسکرا کر فرمایا کی دیوان،اب ان اوقات میں ہم نظر نہیں آئینگے۔

دلمراد فقیر کو روحانی تصرف سے اپنے پاس بلانا۔

فقیر امام بخش سموں ساکن شہر خانواہن تحصیل کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک مرتبہ سائیں کریم نے میاں دلمراد فقیر ﴿کنڈیارو والے﴾ کو پیغام بھیجوایا کہ آپ ہم سے مل کر جائیں، فقیر دلمراد نے اس آدمی

سے کہا کہ سائیں کریم کو ہماری طرف سے گذارش کرنا بغیر کسی مجبوری کے اپنی درگاہ سے باہر نکلنا ہمارے لیے ممنوع ہے۔سائیں کریم، فقیر دلمراد کی طرف سے یہ جواب سن کر خاموش ہو گئے، کچھ عرصے کے بعد فقیر دلمراد کو محکمہ جنگلات والوں نے کورٹ کے توسط سے نوٹس بھیجا کہ آپ نے محکمہ جنگلات کی زمین پر اپنا آستانہ بنایا ہوا ہے اورآپ فلاں تاریخ کو گمبٹ آکر کورٹ کے سامنے اپنی صفائی پیش کریں، دلمراد فقیر علیہ الرحمہ کو جب یہ نوٹس پڑھ کر سنایا گیا تو فقیر صاحب علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ نوٹس محکمہ جنگلات والوں کی طرف سے نہیں بلکہ یہ سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ علیہ الرحمہ کی کورٹ کی طرف سے آیا ہے۔کورٹ کی حاضری والے دن دلمراد فقیر صاحب سیدھے سائیں غلام مرتضیٰ شاہ علیہ الرحمہ کے پاس چلے آئے،جب سائیں کریم سے ملاقات ہوئی تو سائیں کریم نے فرمایا کہ فقیر صاحب اگر آپ سیدھی طرح ہمارے پاس آجاتے تو ہم آپ کو اس طرح نہ بلواتے، پھر سائیں کریم نے اپنے دو تین آدمیوں کو فرمایا کہ آپ عدالت جائیں، جس وقت فقیر صاحب کا بلاوا آئے تو جلدی آکر بتائیں ، کورٹ کا وقت پورا ہو گیا لیکن فقیر دلمراد علیہ الرحمہ کو نہیں بلایا گیا اور نہ ہی پھر کبھی محکمہ جنگلات والوں نے کوئی شکایت کی۔

کسی کی گری ہوئی چیز اٹھانی چاہیئے یا نہیں؟

مولوی غلام اکبر اجن ساکن کھوڑا شہر نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکے والد صاحب نے اسکو بتایا کہ ان کے گاؤں کا حاجی عبدالغفور میتلو ایک مرتبہ سائیں کریم کی زیارت کے لیئے گمبٹ درگاہ شریف جا رہا تھا تو راستے میں اس نے کچھ

روپے پڑے ہوئے دیکھے، مرشدِ کامل کا مرید تھا، ہر کام مرشد کی اجازت سے کرتا تھا، دل میں سوچا کہ پیسے اٹھاؤں یا نہ اٹھاؤں، پھر خیال آیا کہ پہلے مرشد پاک سے سے پوچھ لینا چاہیے اس لیئے ان پیسوں کو گوبر کے نیچے چھپا آیا اور جب سائیں کریم کی مجلس میں پہنچا، قدم بوسی کرنے کے بعد سائیں کریم کو عرض کی قبلہ، راستے میں پڑی ہوئی کوئی چیز اٹھانی چاہئیے یا نہیں؟ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ، فقیر، یہ تو اپنے اپنے دل کی بات ہے کہ گری ہوئی چیز اٹھانی چاہیے یا نہیں؟ لیکن گوبر کے نیچے بھی نہیں چھپانی چاہئیے۔

مرید سے فقیر کے ہاتھ چوموانا۔

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دن سائیں کریم درگاہ شریف کے سامنے چبوترے پر بیٹھے دعا تعویذ لکھ رہے تھے، میں نے دل میں سوچا کہ آج سائیں کریم مجھے کوئی حکم دیں تا کہ میں اسکو فوراً بجا لائوں، میں نے ابھی دل میں یہ سوچا ہی تھا کہ سائیں کریم نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ محمد مراد، مسجد شریف کے دروازے پر ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے اسکو ایک روپیہ خیرات دیکر آؤ اور اسکا ہاتھ بھی چوم کر آؤ۔ میں جب مسجد کے دروازے پر آیا تو دیکھا کہ ایک فقیر مٹی میں لت پت میلے کچیلے لباس میں بیٹھا ہوا ہے، میں نے فقیر کو ایک روپیہ دیا اور اس کا ہاتھ چوم کر واپس آگیا۔

اب بھی یقین نہیں آرہا کیا؟

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ جیلانی جماعت لاڑکانہ کے پہلے صدر حاجی الٰہی بخش شیخ نے اسے بتایا کہ وہ سائیں کریم کی خدمت میں زیارت کے لیئے حاضر ہوا، رات کو سائیں کریم سے عرض کی کہ قبلہ صبح سویرے کھوڑا شہر جانا ہے اس لیئے جلدی چلا جاؤں گا، آپ نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد چلے جانا، لیکن میں صبح کو سائیں کے حکم کے خلاف نماز سے پہلے ہی کھوڑا شہر کے لیئے روانہ ہو گیا، میں جیسے ہی گمبٹ سے روانہ ہوا مجھے پیٹ میں درد پڑنا شروع ہو گیا، درد بڑھتا جارہا تھا۔ دل میں سوچا کہ مرشد پاک کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے یہ اس کی سزا ہے ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک گھڑ سوار آیا اور گھوڑے کو میرے قریب لاکر کہا کہ یہ لکڑی مجھے اٹھا کر دو، میں نے وہ لکڑی اسے اٹھا کر دی تو وہ چلا گیا، میں نے وہیں سے واپس ہو کر درگاہ شریف پر نماز پڑھی۔ دل میں سوچا کہ مجھے کیسے یقین آئے کہ کھوڑا شہر کے راستے سے مجھے سائیں کریم نے واپس کیا۔ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ الٰہی بخش، راستے میں گھڑ سوار کو لکڑی اٹھا کر دی اب بھی یقین نہیں آرہا؟

مرید کے دل کو شک سے پاک کرنا۔

جعفر آباد بلوچستان کے محمد علی کھوسہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک مرتبہ سائیں کریم کی خدمت میں درگاہ شریف پر حاضر ہوا مسجد کے سامنے پانی کے مٹکے رکھے ہوئے تھے جن میں سے ہر کوئی ایک ہی گلاس میں پانی پی رہا تھا، کوڑھ اور

تپِ دق کے مریض بھی اسی گلاس میں پی رہے تھے میں چونکہ حکمت جانتا تھا اس لیئے میں نے دل میں سوچا کہ اس گلاس میں پانی پینا درست نہیں اس سے بہت ساری بیماریاں دوسروں میں منتقل ہو سکتی ہیں، ابھی میں یہ بات سوچ ہی رہا تھا کہ سائیں کریم نے اپنے خدمتگار کو حکم دیا کہ پانی پلاؤ، جب وہ سائیں کریم کے خاص برتن میں پانی لینے جارہا تھا تو آپ نے اسے روک کر فرمایا کہ مسجد کے سامنے مٹکوں کے ساتھ جو گلاس پڑا ہوا ہے اسی میں مٹکے سے پانی بھر کر لے آؤ۔ میں نے دل میں سوچا کہ سائیں کریم نے میرے دل میں جو وہم تھا اسے نکالنے کے لیئے پانی ان مٹکوں سے پیا ہے۔

بڈھل شاہ تمہاری جیب سے پیسے اس آدمی نے نہیں نکالے۔

سید بڈھل شاہ ساکن گوٹھ صدرجی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیرپور میرس والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ وہ گمبٹ درگاہ شریف جارہے تھا کہ راستے میں اسکی جیب سے پیسے نکل گئے بڈھل شاہ کو شک تھا کہ جو بندہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے پیسے اسی نے نکالے ہیں۔ حسنِ اتفاق کہ وہ شخص بھی سائیں کریم کی دربار میں حاضری کے لیے ہی آرہا تھا۔ جب دونوں سائیں کریم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو بڈھل شاہ بار بار اس شخص کو دیکھ رہا تھا، کچھ دیر کے بعد سائیں کریم نے بڈھل شاہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ بڈھل شاہ تمہاری جیب سے پیسے اس آدمی نہیں نکالے بلکہ یہ کام کوئی دوسرا کر گیا۔

مسئلہ بیان کرنے سے پہلے ہی اسکا حل بتادینا۔

حافظ ولی محمد سومرو ساکن گوٹھ صدرجی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کا استاد علم الاعداد کا ماہر تھا وہ جب بھی کسی مسئلے میں پھنس جاتا، تو سائیں کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا، اسکے مجلس میں بیٹھتے ہی سائیں کریم اسے درپیش مسئلے کا حل بیان فرمادیتے ۔اس طرح ہمارے استاد کو مسئلہ بتانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔

عطامحمد، تسلی کرکے آئے ہونا۔

میرے ﴿محمد علی سہتو کے﴾ والد محترم، مرحوم حکیم حاجی عطامحمد سہتو اپنے مرید ہونے کا قصہ اس طرح سنایا کرتے تھے کہ انہوں نے ایک فلم دیکھی جس کی کہانی کچھ اس طرح سے تھی کہ ایک ملک کی افواج دوسرے ملک کو فتح کرلیتی ہیں مفتوح ملک کا بادشاہ بھاگ کر ایک پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے، دشمن بھی اسکا پیچھا کرتے ہوئے وہاں پہنچ جاتے ہیں، آخر وہ بادشاہ موت سے بچنے کے لیے اپنے پیرومرشد کو دل سے پکار کر اس پہاڑ سے چھلانگ لگادیتا ہے، پہاڑ کے نیچے اسکا پیرومرشد اپنی بانہیں پھیلائے کھڑا ہوتا ہے اور اسے تھام لیتا ہے ساتھ ہی اسکو ایک اڑتا ہوا قالین دیکر وہاں سے اڑا دیتا ہے، یہ فلمی سین دیکھنے کے بعد میرے والد محترم نے دل میں پختہ ارادہ کرلیا کہ میں بھی ایسے ہی کسی کامل مشکل کشا اور فریادرس مرشد پاک کے ہاتھ میں ہاتھ دونگا۔ باباسائیں بتاتے تھے کہ میں ایسے کامل مرشد کی تلاش میں جہاں بھی گیا، جب انکو پتا چلتا کہ میں گمبٹ

کا رہنے والا ہوں تو وہ سب مجھے یہی کہتے کہ گمبٹ میں سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ کو چھوڑ کر تم یہاں کیوں آئے ہو؟ جب ہر طرف سے یہ ہی جواب ملا تو واپس گمبٹ شریف آگیا جب سائیں کا مرید ہونے کے لیئے درگاہ شریف میں داخل ہوا تو سائیں کریم سامنے ہی بیٹھے ہوئے تھے، جب مجھ پر نظر پڑی تو فرمایا کہ ،عطامحمد تسلی ہوگئی۔

یہ بھی اسی ذاتِ پاک کی تعظیم ہے۔

محمد بچل پیرزادہ ساکن گوٹھ صدرجی بھٹیوں تعلقہ کنگری ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کے ماموں، استاد روشن علی پیرزادہ اور اسکا دوست استاد سجن عباسی کبھی کبھی ایک ساتھ سائیں کریم کی قدم بوسی کے لیئے گمبٹ شریف آتے تھے، استاد سجن عباسی کا اٹھنا بیٹھنا کچھ ایسے لوگوں سے بھی تھا جو اولیأ اکرام کے پاس حاضر ہونے اور انکی تعظیم کرنے کو شرک وبدعت سمجھتے تھے ، استاد کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتے رہتے تھے، یہاں تک کہ مرشد کے ہاتھ کو بوسہ دینا بھی ان کے نزدیک بدعت تھا، ایک دفعہ جب یہ دونوں سائیں کریم کے پاس حاضر ہوئے اور قدم بوسی کرنے لگے تو سائیں کریم نے استاد سجن عباسی سے فرمایا کہ استاد، یہ بھی اسی ذات ِپاک کی تعظیم ہے۔واپسی پر استاد سجن نے میرے ماموں استاد روشن کو بتایا کہ سائیں کریم نے کس طرح اسکے دل سے وہم کو نکال دیا۔

تمہارے بیٹے کو لگی گولی کا نشان بھی نہیں ہو گا۔

منیر احمد عباسی ساکن صدرجی بھٹیوں تحصیل کنگری خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ گاؤں گُلو سیال میں سائیں کریم کا ایک مرید تھا اس کے بیٹے امیر بخش منگی کا ڈاکوئں کے ساتھ مقابلہ ہو گیا، اور ڈاکوئں کی طرف سے آنے والی ایک گولی اس کے چہرے سے پار ہو گئی، یہ بیہوش ہو کر گر پڑا، لوگوں نے جب اس کے باپ کو بتایا تو یہ بجائے اس کے کہ اپنے بیٹے کو کسی ہسپتال لے جاتا سیدھا گمبٹ درگاہ شریف پر سائیں کریم کے پاس لے آیا، سائیں کریم کو رو کر اپنا قصہ بیان کیا، سائیں کریم حسبِ معمول دعا تعویذوں میں مشغول تھے آپ نے اسے فرمایا کہ اللہ رحم کریگا، اس نے پھر سائیں کریم کو عرض کی قبلہ میرے بیٹے کو گولی لگی ہے اس کے لیے کچھ کریں، سائیں کریم نے پھر فرمایا کہ اللہ پاک کرم کریگا، اس پر اس مرید نے کہا کہ قبلہ اگر خدا نخواستہ آپ کے بیٹے کو گولی لگ جاتی تو پھر بھی آپ ایسا ہی کہتے؟ سائیں کریم نے قلم روک کر اسے فرمایا کہ تمہارے بیٹے کے چہرے پر گولی کا نشان بھی نہیں ہو گا۔ اور سائیں کریم کی دعا سے ایسا ہی ہوا، جب وہ ہسپتال سے واپس آیا تو اس کے چہرے پر کوئی نشان تک نہ تھا، امیر بخش منگی آج بھی زندہ ہے۔

بیٹا عطا کرنا۔

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکی بیوی حاملہ تھی اس نے سائیں کریم کو عرض کی قبلہ دعا کریں کہ بیٹا پیدا ہو، آپ نے اسے

فرمایا تمہارا نام محمد مراد ہے، تمہارے بیٹے کا نام علی مراد رکھتے ہیں اپنی بیوی سے کہو کہ دل پر ہاتھ رکھ کر کہتی رہے کہ جو اس کے پیٹ میں ہے اس کا نام علی مراد ہے۔ سائیں کریم کی دعا سے حکیم صاحب کو بیٹا پیدا ہوا اس کے بعد سات اور بیٹے پیدا ہوئے۔

پانی کے سو مٹکوں سے فالج زدہ کا علاج کرنا۔

امان اللہ ناریجو ساکن گاؤں عبداللہ ناریجو نزد رپڑی تحصیل گمبٹ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکے بھائی ہدایت اللہ کو سخت بخار ہوا اور پھر فالج ہو گیا، کافی علاج وغیرہ کروایا گیا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا، بابا نے کہا کہ ہدایت اللہ کو سائیں کریم کے پاس لیکر چلو، ہم اپنے بھائی کو سائیں کریم کے پاس لیکر آئے، سائین کریم نے میرے بھائی کو دیکھ کر فرمایا کہ اسے مسجد سے باہر کنویں میں سے پانی کے پورے ایک سو گھڑے بھر کر اس پر ڈال دیں۔ ہم نے ساتھ آنے والے تین چار رشتیداروں سے کہا کہ وہ پانی ڈالنے میں ہماری مدد کریں، ہمارے رشتیداروں میں سے ایک نے جان بوجھ کر ایک گھڑا کم ڈالا، ہم سمجھے کہ سو گھڑے پورے ہو گئے ہیں۔ بھائی کی طبیعت میں کوئی بہتری نظر نہیں آئی، ہم اسے لیکر دوبارہ سائیں کریم کے پاس حاضر ہوئے تو سائیں نے فرمایا کہ تمہارے بیٹے پر ایک سو گھڑے نہیں ڈالے گئے بلکہ ننانوے ڈالے گئے ہیں جاؤ ایک گھڑا اور ڈال کر سو گھڑے پورے کرو۔ بعد میں رشتیداروں نے میرے والد کے سامنے اقرار کیا کہ واقعی ہم نے آپ کے مرشد کو آزمانے کے لیئے ایسا جان بوجھ

کر کیا تھا لیکن اب پتا چلا کہ آپ کا مرشد کامل ہے، جب وہ ایک گھڑا بھائی پر ڈالا گیا تو بھائی کی طبیعت بھی سنبھلنے لگی اور ایک گھنٹے کے اندر وہ خود ہی چلنے پھرنے لگا ۔سائیں کریم نے مزید کرم فرماتے ہوئے میرے والد کو خوشخبری دی کہ تمہارے اسی بیٹے کو جو کہ پہلے نامرد بھی تھا ہم نے مردانگی قوت بھی عطا کر دی ہے، انشاًاللہ، اس کی اولاد بھی ہو گی۔

وڈیرے کی شکست اور سائیں کریم کے غریب مرید کی جیت۔

مدرسہ انوار المجتبیٰ خیرپور میرس کے بانی الحاج اللہ آندل شیخ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ محمد سلیمان نام کا ایک شخص سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ قبلہ میں ایک مسکین وغریب کسان ہوں میرا چچا جو کہ ایک وڈیرہ ہے وہ مجھے اپنی بیٹی کا رشتہ نہیں دے رہا، آپ نے اسے فرمایا کہ تم اسکے پاس صبح شام جایا کرو اور اُس سے بار بار جا کر رشتے کا تقاضہ کرو یہاں تک کہ وہ تنگ آکر خود ہی تمہیں رشتہ دیدے۔ ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔اس غریب مرید نے بھی ایسا ہی کیا۔ وڈیرہ اسکو گالیاں دیتا لیکن اس نے اسکا پیچھا نہیں چھوڑا مرشد کا حکم جو تھا۔ آخر وڈیرے کی بیوی نے اپنے شوہر کو سمجھایا کہ بیٹی کو بٹھا کر رکھنا تو خوامخواہ کی خواری ہے ،اسے اپنی بیٹی دے دیں تو بہتر ہے۔ آخر کار اس غریب مرید کا نکاح وڈیرے کی بیٹی سے ہو گیا۔

ریل گاڑی تب تک نہیں جائیگی جب تک آپ جا کر نہیں بیٹھیں گے۔

مدرسہ انوار المجتبیٰ خیرپور میرس کے بانی الحاج اللہ آندل شیخ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ میں اپنی فیملی کے ساتھ سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ میرا ایک اور عزیز رحمت اللہ شیخ بھی تھا، سائیں کریم سے جب واپسی کی اجازت مانگی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ لنگر کھا کر پھر چلے جائیں۔ہم نے عرض کی کہ قبلہ اسٹیشن پر گاڑی ہارن بجا رہی ہے، گاڑی چھوٹ جائیگی۔سائیں کریم نے فرمایا کہ جب تک آپ جا کر گاڑی میں نہیں بیٹھیں گے تب تک گاڑی روانہ نہیں ہو گی۔اس کے بعد ہم نے آرام سے لنگر کھایا اور جب اسٹیشن پر پہنچے تو گاڑی کھڑی تھی ہم جیسے ہی گاڑی میں بیٹھے تو وہ چل پڑی۔

غلام مرتضیٰ شاہ کے ہوتے ہوئے فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

عبدالغنی جونیجو ساکن گوٹھ وریو واہن نزد دروازہ تحصیل گمبٹ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ہمارے گاؤں کے لوگوں کا جاگیر والی زمین کی ملکیت پر اس وقت کی حکومت سے جھگڑا چل رہا تھا۔ ہر دوسرے تیسرے روز پولیس ہمارے گاؤں آکر لوگوں کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیتی تھی، ہم نے تنگ آکر استاد مکی جونیجو کو کہا کہ تم سائیں کریم کے پیارے مرید ہو ہمارے ساتھ انکے پاس چلو تاکہ اس مصیبت سے سائیں کریم ہمیں چھٹکارہ دلائیں۔ استاد مکی، میں، اور ملاں امام بخش

درگاہ گمبٹ شریف حاضر ہوئے، ہم نے سارا قصہ سائیں کریم کو بتایا، سائیں کریم نے ہمیں اے کے بروہی وکیل کرواکے دیا۔ لیکن علاقے کا کوئی بھی آدمی ہماری ضمانت دینے کے لیے تیار نہ تھا، آپ نے نچائی جامڑو اور لاکھا قوم کے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ہمارے ضامن بن جائیں، ہماری ضمانت ہو گئی تین چار دن کے بعد پتہ چلا کہ نچائی جامڑو فوت ہو گیا ہے۔ ہم پریشان ہو گئے کہ اب کیا ہو گا۔ ہم ڈر کے مارے سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے مسکرا فرمایا کہ اگر نچائی جامڑو فوت ہو گیا تو کیا ہوا؟ غلام مرتضیٰ تو زندہ ہے نا؟ غلام مرتضیٰ شاہ کے ہوتے ہوئے فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جاؤ تم آرام سے سو جاؤ، تمہیں کچھ نہیں ہو گا، ہم نے عرض کی کہ قبلہ، ڈی سی ہمیں جیل بھیج دیگا، آپ نے فرمایا کہ ڈی سی اپنی سیٹ پر ہو گا تو جیل بھیجے گا نا؟ سبحان اللہ، ہم جب بھی حاضری پر جاتے تھے تو پتہ چلتا کہ ڈی سی کا تبادلہ ہو چکا ہے۔ اور ہر دفعہ ایسا ہی ہوتا۔

چوری شدہ اونٹنی کا خود ہی درگاہ شریف پر واپس لوٹ آنا۔

پروفیسر محراب علی لاکھو ساکن گوٹھ وڈا لاکھا تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے شمن علی لاکھو نے بتایا کہ اسکا والد صاحب سائیں کریم کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ سائیں کریم نے فرمایا ہماری اونٹنی چوری ہو گئی ہے اگر کسی کو کوئی پتہ ہے تو وہ بتادے۔ اونٹنی چوری کرنے والا آدمی بھی سائیں کی مجلس میں ہی بیٹھا ہوا تھا، اس نے عرض کہ قبلہ، مجھے آپ کے سَر کی قسم مجھے آپ کے اونٹنی کا

کوئی پتہ نہیں۔ سائیں کریم نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا کہ، ہماری اونٹنی چور کے گھر سے رسہ توڑ کر ہمارے پاس پہنچ جائیگی، لوگوں نے دیکھا کہ گوٹھ نئوں پٹھانے سے اونٹنی آوازیں نکالتی ہوئی درگاہ شریف پر پہنچ گئی۔

سخت بخار کا دو منٹ میں اتر جانا۔

پروفیسر محراب علی لاکھو ساکن گوٹھ وڈا لاکھا تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکو گوٹھ وڈا لاکھا والے خیر علی نے بتایا کہ اسکا دادا، سائیں کریم کا مرید تھا، میں بھی سائیں کریم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے سخت بخار آگیا اور میں وہیں چٹائی پر سو گیا۔ آپ میری طرف آئے اور فرمایا کہ گھبراؤ نہیں بخار دو منٹ میں اتر جائیگا۔ اور ایسا ہی ہوا، دو منٹ کے اندر اندر میرا بخار اتر گیا۔

ایک غریب مریدنی کے قاتل بیٹے کی سزا معاف کروانا۔

محمد رمضان چارن ساکن ٹھارو شاہ تحصیل کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز نے وڈیرہ ناصر علی گھمرو ساکن گوٹھ کیٹی میر محمد گھمرو تحصیل کنگری ضلع خیرپور کو بتایا اور اُس نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ کنڈیارو شہر کے قریب سائیں بادشاہ کی ایک مریدنی تھی لیکن اسکا شوہر دوسرے فرقے سے تعلق رکھتا تھا، وہ اپنی بیوی سے لڑتا جھگڑتا رہتا تھا کہ کیوں وہ گھر میں وہ گیارہویں شریف کے ختم پاک کا اہتمام کرتی ہے؟ وہ مریدنی سائیں کریم کے پاس آتی رہتی تھی اسکا شوہر اسے سائیں کریم کے پاس آنے سے بھی منع کرتا تھا۔ لیکن اس مریدنی نے نہ تو گیارہویں

شریف کا ختم پاک چھوڑا اور نہ ہی سائیں کریم کے دربار کی حاضری۔ جس کی وجہ سے آخر اسکے بد عقیدہ شوہر نے اسے طلاق دیدی، اسکا ایک بیٹا بھی تھا جو اپنی ماں کے ساتھ رہتا تھا، جب اسکا بیٹا جوان ہوا تو اسکا کسی بات پر شہر میں جھگڑا ہو گیا اور اس نے ایک لڑکے کا خون کر دیا، پولیس اسکو گرفتار کر کے لے گئی یہ اپنے ماں کا اکلوتا بیٹا تھا، وہ مریدنی سائیں کریم کے پاس اپنے بیٹے کی رہائی کی دعا کے لیئے آتی رہتی تھی، دو تین سالوں کے بعد اس کے بیٹے کے کیس کا حتمی فیصلہ قریب آ گیا، اس مریدنی کے وکیل نے اسے بتادیا کہ ہم یہ کیس ہار جائینگے اور تمہارے بیٹے کو پھانسی کی سزا ہو جائیگی۔ فیصلے والے دن سے دو تین پہلے وہ مریدنی سائیں کریم کے پاس آکر بیٹھ گئی کہ مرشد پاک آپ میرے بیٹے کی جان بخشی کروائیں اور سائیں کریم سے بہت اصرار کرنے لگی اور رونے لگی۔ سائیں کریم نے اسکو آسرا دیتے ہوئے فرمایا کہ تم بے فکر رہو تمہارا بیٹا آزاد ہو جائیگا۔ لیکن وہ سائیں کریم سے عرض کرتی کہ قبلہ مجھے اپنے وکیل نے بتادیا ہے کہ ہم یہ کیس ہار جائینگے ۔اگلے دن پیشی تھی اور اسی دن فیصلہ بھی آنا تھا اس رات وہ بہت روئی، سائیں کریم نے اسکو فرمایا کہ آج رات ہی تمہیں خوشخبری مل جائیگی۔ رات کو جب وہ مریدنی سوگئی تو اس نے ایک خواب دیکھا کہ وہ سائیں کریم کے ساتھ جا رہی ہے، سامنے ایک میدان ہے اس میں ایک عالیشان محل بنا ہوا ہے، محل کے باہر لوگوں کا ہجوم لگا ہوا ہے، سائیں کریم نے محل کے باہر بیٹھے ہوئے ایک شخص کو درخواست دی اس نے ایک لنگوٹ پہنے شخص کو بلایا وہ یہ کاغذ محل کے اندر لے گیا، کچھ دیر کے بعد وہ کاغذ لیکر واپس آگیا، اور باہر بیٹھے اس شخص کے حوالے کر دیا، اس شخص نے سائیں کریم کو خوشخبری سنائی کہ آپ کا کام ہو گیا، اور پھر اس عورت کی آنکھ کھل گئی، صبح کا وقت تھا اس نے نماز پڑھی جب سائیں کریم کے

پاس آئی تو آپ نے ہنس کر اس عورت سے پوچھا کہ اب تو یقین آگیا نا۔ وہ عورت پھر بھی اصرار کرنے لگی کہ آپ میرے بیٹے کو بچالیں، اس عورت نے سائیں کریم سے پوچھا کہ قبلہ رات آپ مجھے خواب میں کہاں لیکر گئے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ آدمی جو باہر بیٹھا ہوا تھا وہ شہنشاہِ بغداد حضور غوث پاک تھے، لنگوٹ والا شخص حضرت سخی لعل شہباز قلندر تھے، اندر جن کے پاس تمہاری درخواست بھیجی گئی، وہ سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین علیہم السلام تھے، اس عورت کی پھر بھی تسلی نہیں ہو رہی تھی۔ آپ نے اس عورت کو فرمایا کہ اچھا تو ایک اور بات سنو، جس وقت تمہارے بیٹے کو کورٹ کے اندر بلایا جائیگا اس وقت ایک ایسی خوفناک اور زوردار آواز ہوگی کہ سب لوگ کورٹ کے کمرے سے باہر نکل آئینگے، ڈر سے جج بھی باہر نکل آئے گا اور جب وہ دوبارہ واپس آکر کرسی عدالت پر بیٹھے گا تو سب سے پہلے تمہارے بیٹے کو بری کریگا۔ پھر ایسا ہی ہوا جب کورٹ میں اس کے بیٹے کو پکارا گیا تو اس وقت ایسی آواز ہوئی کہ سب باہر بھاگ گئے، اور جب جج واپس آیا تو اس کے بیٹے کو باعزت بری کر دیا۔

نامرد کو مردانگی طاقت عطا کرنا۔

وڈیرہ ناصر علی گھمرو ساکن گوٹھ کیٹی میر محمد گھمرو تحصیل کنگری ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ بلوچستان کی ایک مریدنی سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اسکا بیٹا اور بہو بھی تھے، سائیں کریم سے عرض کی کہ قبلہ یہ میرا بیٹا شادی شدہ ہے، لیکن اس کو مردانہ طاقت نہیں ہے۔ آپ کرم نوازی فرمائیں کہ اس میں مردانہ طاقت آجائے۔ آپ نے اسے فرمایا کہ مائی، اللہ

بھلائی کریگا، کچھ دیر کے بعد ایک خدمتگار سائیں کریم کے پاس آیا اور عرض کی کہ قبلہ کسی مرید کو بھیجیں کہ وہ مویشیوں کے لئے چاراکاٹ کرلائے۔ آپ نے اس عورت کے بیٹے سے فرمایا کہ جاؤ ہماری سامنے والی زمین سے چاراکاٹ کرلے آؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لیکر جاؤ، اس کی ماں نے سائیں کریم سے عرض کی کہ قبلہ میں بھی ان کے ساتھ جارہی ہوں۔ جب اس کا بیٹا گھاس کاٹنے لگا تو اس کی بیوی بھی اس کا ہاتھ بٹانے لگی، قریب ہی جوار کی فصل کھڑی تھی، کچھ دیر کے بعد اس نے اپنی بیوی کو ساتھ لیا اور جوار کی فصل کے اندر چلے گئے اور کافی دیر کے بعد واپس آئے، ماں حیران ہورہی تھی کہ یہ دونوں اتنی دیر کہاں چلے گئے؟ جب وہ واپس آگئے تو پھر گھاس کاٹنے لگ گئے۔ جب گھاس کاٹ کر فارغ ہوئے تو اس نے اپنی ماں سے کہا کہ اماں میں اور میری بیوی پہلے نہائینگے پھر سائیں کریم کے پاس جائینگے، ماں نے پوچھا کہ اس وقت نہانے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ اس نے شرماتے ہوئے اپنی ماں کو جواب دیا کہ ہم دونوں ناپاک ہیں، سائیں کریم کی مہربانی سے مجھے مردانگی طاقت مل گئی ہے۔

محمد ایوب کھوڑا، کیا تم پاکستان کے صدر بنوگے؟

حضرت قبلہ سائیں پیر سید محمد موریل شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ محمد ایوب کھوڑو سکندر مرزا کے دورِ حکومت میں وزیر تھا وہ درگاہ شریف پر آیا، مسجد شریف میں نماز کے لیئے وضو کر رہا تھا تو اس دوران سائیں کریم نے اس سے پوچھا کہ محمد ایوب، کیا تم پاکستان کے صدر بنوگے؟ محمد ایوب نے کہا کہ قبلہ میں صدر کیسے بن سکتا ہوں؟ آپ نے محمد ایوب سے دوبارہ پوچھا کہ کیا تم صدر

بنوگے؟ صدر بننا اس کے نصیب میں نہیں تھا اس لیے اس نے دوبارہ بھی وہی جواب دیا، اس پر آپ نے فرمایا کہ اچھا، تو پھر ٹھیک ہے، تم ایوب نہ سہی کوئی دوسرا ایوب ہی سہی۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اس بات کے ٹھیک دو دن بعد ملک میں مارشل لا نافذ کیا گیا اور جنرل ایوب خان ملک کا صدر بنا۔

غریب مرید کو وڈیرہ بنانا۔

فقیر احمد برڑو ساکن گوٹھ لعل بخش برڑو تحصیل باقرانی ضلع لاڑکانہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ گوٹھ لعل بخش برڑو کا محمد ہاشم سائین کریم کا مرید تھا اس کے پاس تین ایکڑ زمین تھی، ایک دن وہ سائین کریم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ سائیں کریم نے اس سے پوچھا کہ وڈیرہ کیسے مزاج ہیں؟ اس نے عرض کی قبلہ میں وڈیرہ کہاں ؟؟ میں تو ایک مسکین اور غریب آدمی ہوں، آپ نے اسے فرمایا کہ آج کے بعد تم وڈیرے ہو، مرشد کریم کی دعا قبول ہوگئی آج اس کے پاس سو ایکڑ سے زیادہ زمین ہے، گاؤں میں ایک عالیشان بنگلہ بھی ہے۔

جاؤ ماسٹر، تم ڈوکری شہر کے چیئرمین ہو۔

ڈوکری شہر کے فقیر علی محمد بھٹی نے بتایا کہ کہ میں جب پرائمری استاد کی نوکری سے رٹائر ہوا، ایک دن میں گمبٹ شریف آیا اور سائیں کریم کو عرض کی قبلہ میں نوکری سے رٹائر ہوگیا ہوں، دل چاہ رہا ہے کہ اب میں ڈوکری شہر کا چیئرمین بنوں۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ ماسٹر تمہیں ووٹ کون دیگا؟ اس نے عرض کی کہ قبلہ سائیں آپ جو بیٹھے ہیں۔ یہ جواب سن کر آپ مسکرادیئے، اور

فرمایا کہ جاؤ ماسٹر، تم ڈوکری شہر کے چیئرمین ہو۔ فقیر علی محمد الیکشن میں کھڑا ہوا، پہلے ممبر منتخب ہوا پھر چیئرمین بھی بن گیا، اپنے دوَر میں اس نے ڈوکری شہر میں جیلانی مسجد اور علی پارک بنوایا۔

مادر زاد خسرے کو داڑھی نکل آنا۔

گوٹھ رستم علی مہر تحصیل ٹھری میر واہ ضلع خیر پور کے محمد ہاشم مہر نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ گوٹھ حاجی خان راجپر کے گل حسن راجپر کو داڑھی بلکل نہیں تھی وہ مادر زاد خسرہ تھا۔ ایک دن وہ لکڑیوں کی بیل گاڑی بھر کر سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا، کچھ دیر کے بعد اس نے عرض کی قبلہ مجھے داڑھی نہیں ہے، سب لوگ میرا مذاق اڑاتے ہیں، آپ دعا فرمائیں کہ میری داڑھی نکل آئے۔ آپ نے مسکرا کر اسے فرمایا کہ تمہیں تو داڑھی ہے تم کیسے کہہ رہے ہو داڑھی نہیں ہے ذرا اپنے چہرے پر ہاتھ لگا کر دیکھو؟ سائیں کریم کے فرمان پر اس نے جیسے ہی چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اسے داڑھی نکل آئی۔

سائیں کریم کی ایک سید زادے کے ساتھ عنایت۔

محمد بچل پیرزادہ ساکن گوٹھ صدر جی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیر پور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ان کے گاؤں میں ایک سید بنام حیدر علی شاہ بیماری کے باعث معذور ہو گیا تھا اور وہ زمین پر ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلتا تھا، حضرت سخی سائیں غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی □ جب صدر جی بھٹیوں تشریف لائے، تو یہ سید

بھی رینگتا ہوا سائیں کریم کی زیارت کے لیے پہنچ گیا، جب یہ سید سائین کریم کے پاس آیا اور سائین کریم کی نظر اس پر پڑی تو، آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ سید ہے اور معذور ہو گیا ہے۔ آپ نے جلال میں آکر فرمایا کہ سید اور معذور؟ آپ نے اس سید کو حکم فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ، تین مرتبہ کھڑے ہونے کا حکم دیا، جس پر اس سید نے کھڑے ہونے کے لیئے زور لگانا شروع کیا جب حیدر شاہ کھڑا ہونے کے لیئے زور لگا رہا تھا تو اس کی ٹانگوں سے ایسی آواز نکل رہی تھیں جیسے سوکھی لکڑی کو ہاتھوں سے توڑا جا رہا ہو۔ اس نے قریب ہی کھڑے کسی شخص سے کہا کہ مجھے لاٹھی دو، اس نے لاٹھی پکڑائی اور سید اس کی ٹیک پر کھڑا ہو گیا، سائیں کریم نے اسے فرمایا کہ شاہ صاحب، اگر تم لاٹھی نہ مانگتے تو ایسے ہی کھڑے ہو جاتے۔

جیسے مُلا کہہ رہا ہے ویسے ہی کرو۔

استاد حبیب اللہ کورائی مورو شہر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ وہ اور استاد گل محمد رند درگاہ گمبٹ شریف پر حاضر ہوئے استاد گل محمد رند کے ساتھ ایک رشتیدار اور ایک دوسری عورت بھی تھی، استاد گل محمد نے سائین کریم سے عرض کی کہ قبلہ یہ میری رشتیدار ہے، پتہ نہیں اس کو کیا ہو جاتا ہے، کبھی کبھی اسے ایسا اتنا شدید دورا پڑ جاتا ہے کہ گھر سے نکل جاتی ہے، بڑی مشکل سے ڈھونڈ کر واپس لے آتے ہیں، اس کی اس بیماری کی وجہ سے سارے رشتیدار بہت زیادہ تنگ ہیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ اسے اس موذی مرض سے نجات مل جائے۔ درگاہ

شریف پر ملا عمر نام کا ایک حکیم رہتا تھا، سائین کریم نے اسے بلا کر فرمایا کہ اس عورت کو دیکھ کر بتاؤ کہ اس کا کیا علاج کیا جائے؟ ملا عمر نے اس عورت کو دیکھ کر عرض کی کہ قبلہ سائیں، اگر پانی میں نمک گھول کر اس کی ناک میں ڈال دیا جائے تو یہ بلکل ٹھیک ہو جائیگی۔ مجھے یہ سن کر ہنسی آنے لگی، آپ نے حکم فرمایا کہ جیسے ملا کہہ رہا ہے ویسے ہی کرو۔ لہٰذا جیسے ہی پانی میں نمک ملا کر عورت کی ناک میں ڈالا گیا تو وہ عورت وہاں پر ہی گر پڑی، کچھ دیر کے بعد وہ اٹھ کھڑی ہوئی تو اچانک وہاں سے بھاگ گئی، اس عورت کی ناک سے خون بہہ رہا تھا، اس کے ساتھ جو عورت آئی ہوئی تھی وہ بھی اسکے پیچھے دوڑتی ہوئی باہر گئی، کچھ دیر کے بعد دونوں واپس آگئیں، تو وہ عورت اب بلکل ٹھیک ٹھاک ہو چکی تھی، استاد حبیب اللہ نے بتایا کہ بعد میں اسی عورت کی شادی ہوئی اور اسے ایک بیٹا بھی ہوا۔

اگر تمہیں غلام مرتضٰی کو آزمانا ہے تو جیسے کہہ رہا ہوں ویسے کر کے دیکھو۔

استاد حبیب اللہ کورائی مورو شہر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ میں اور استاد گل محمد، بوہیو قوم کے ایک دوست کے ہاں بطورِ مہمان رات گذاری، جس اوطاق میں ہمارا قیام تھا وہاں پر ایک عمر رسیدہ شخص بنام حاجی خان بوہیو موجود تھے، باتوں باتوں میں اس نے ہم سے پوچھا کہ آپ کس کے مرید ہیں؟ جب میں نے اسے بتایا کہ ہم سائیں غلام مرتضٰی شاہ گمبٹ والے کے مرید ہیں

۔اس نے جیسے ہی سائیں کریم کا نام سنا تو رونے لگ گیا۔ اس نے بتایا کہ وہ بھی سائیں کریم کا مرید ہے، مزید اس نے بتایا کہ انگریزوں کا دوَر تھا، اور انہوں نے چاولوں کی ذخیرہ اندوزی پر سخت پابندی لگائی ہوئی تھی۔ میں چاول کا بیوپاری تھا، پولیس کی میرے ساتھ بنتی ہی نہیں تھی ایک دفعہ شام کے وقت چاولوں کا سوُدا کرکے اپنے گودام میں رکھوادیئے، فجر کی نماز سے بھی پہلے ڈی ایس پی نے چھاپا مار کر چاول بھی اٹھالیئے اور مجھے بھی گرفتار کرلیا، میری ضمانت نہیں ہو رہی تھی، آخر بھاگ دوڑ کے بعد میری ضمانت ہو گئی، کیس چلنے لگا، ہمارا کیس کمزور تھا۔ میرے وکیل نے بتایا کہ تمہیں سزا ہو جائیگی اب سزا سے بچنے کے لیے کوئی اور چارہ کرسکتے ہو تو کرو۔ مجھے اور تو کوئی راہ نہ سوجھی میں سیدھا اپنے لجپال مرشد سائیں غلام مرتضٰی شاہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ سارا ماجرہ عرض کیا تو آپ نے سن کر فرمایا کہ فقیر، جس دن تمہاری پیشی ہو اور تم جج کے سامنے جاؤ، تو اپنا جوتا اتار کر جج کے منہ پہ دے مارنا، میں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ قبلہ میں یہ کام کیسے کرسکتا ہوں، یہ تو مجھ سے نہیں ہوسکے گا۔ آپ نے فرمایا کہ فقیر، اگر تمہیں غلام مرتضٰی کو آزمانا ہے تو جیسے کہہ رہا ہوں ویسے کرکے دیکھو، آزاد تو تم ہو ہی ہو جاؤگے۔ میں نے عرض کی کہ قبلہ مجھے ڈر لگتا ہے، آپ نے فرمایا کہ ارے، تم تو بلکل ہی ڈرپوک ہو، چلو، جاؤ تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ سبحان اللہ، آخر جب فیصلے کا دن آیا اور میں شنوائی پر گیا تو جج نے میرا کیس دیکھ کر پولیس سے کہا کہ تم نے اس بے گناہ کو کیوں پھنسایا ہے، اور پولیس کو حکم دیا کہ اس کے چاول اپنی گاڑی میں ڈال کر اسکے پاس پہنچاؤ اور اسکو بھی ساتھ لیجاؤ۔ یہی قصہ نور محمد سہتو دیہات والے نے بھی سنایا۔

فقیر تمہارے رشتیدار تم سے صلح کرنے کے لیئے تیار ہیں۔

استاد حبیب اللہ کورائی مورو شہر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکو فیض محمد تنیو نے بتایا کہ دادن کاندھڑو ایک نام نہاد چور تھا، اسکی بیوی زمینوں پر اسکے لیئے روٹی لیجاتی تھی، ایک دن وہ روٹی لیکر نہ جا سکی ، یہ جب گھر واپس آیا تو بیوی سے جھگڑنے لگا اور غصے میں آپے سے باہر ہو کر کلہاڑی سے وار کر کے بیوی کو قتل کر دیا۔ جس کے بعد بھاگ کر درگاہ گمبٹ شریف آیا اور سائیں کریم کی پناہ لے لی، ایک دو مہینے گذرنے کے بعد ایک دن سائیں کریم نے اسکو فرمایا کہ تمہارے رشتیدار تم سے فیصلہ کرنے کو تیار ہیں ، اب تم گاؤں جاؤ۔ سائیں کریم کے حکم کے مطابق یہ گھر واپس آگیا، اسکے رشتیداروں نے اسکے ساتھ فیصلہ کیا، آپس میں صلح بھی ہوگئی اور اسکے کیس بھی واپس ہو گئے۔

ریل گاڑی تب تک نہیں جائیگی جب تک تم اس پر سوار نہیں ہو جاؤ گے۔

حاجی محمد سومر شیخ ساکن گوٹھ گاد شریف، تحصیل سوبھو دیرو ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دن میں سائیں کریم کی خدمت میں دعا تعویذ لینے کے لیے حاضر ہوا، میں نے جب سائیں بادشاہ کی قدم بوسی کی تو آپ نے حکم دیا کہ ہمارے مویشیوں کے باڑے کا کام ہو رہا ہے، جاؤ تم بھی وہاں جا کر کام کرو۔ میں اس کام سے فارغ ہو کر جب سائیں کریم کی مجلس میں واپس آیا تو آپ نے فرمایا کہ اب جا کر مویشیوں کے لیے چارا لیکر آؤ۔ چارا لیکر آیا تو آپ نے پھر

ارشاد فرمایا کہ شہر جاؤ ، وہاں سے سفید کاغذ لیکر آؤ، میں نے ہاتھ جوڑ کر گذارش کی کہ قبلہ، میری آخری گاڑی بھی چھوٹ جائیگی، آپ نے فرمایا کہ ارے، گاڑی تب تک نہیں جائیگی جب تک تم جا کر سوار نہیں ہو جاؤ گے۔ آپ نے دعا تعویذ دی، میں بھاگتا بھاگتا تانگہ اسٹینڈ پہنچا، تانگے والے سے کہا کہ مجھے جلدی اسٹیشن لیکر چلو، اس نے کہا کہ صاحب، میں تو ابھی آخری گاڑی کے مسافر ہی لیکر آرہا ہوں، گاڑی تو کب کی نکل چکی ہو گی، میں نے اسے کہا کہ تم لیکر تو چلو، میں تانگے میں سوار ہو کر جب اسٹیشن پہنچا تو ریل گاڑی جیسے میرے انتظار میں ہی کھڑی تھی ، میں جیسے ہی ریل گاڑی میں بیٹھا تو گاڑی چل پڑی۔

شوہر کو بیوی کا واپس مل جانا۔

حافظ ولی محمد سومرو ساکن صدر جی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ ایک آدمی سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی کہ قبلہ میری بیوی میرا سُسر مجھ سے چھین کر لے گیا ہے اور اب واپس نہیں دے رہا، آپ مہربانی فرما کر مجھے میری بیوی واپس دلا دیں، آپ نے اس آدمی سے پوچھا کہ تمہارے سُسر کا نام کیا ہے؟ اس نے اپنے سُسر کا نام بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سُسر کے دروازے پر جاؤ اور اس کا نام لیکر اُسے جتنی گالیاں دے سکتے ہو دو، اس طرح تمہیں بیوی مل جائیگی۔ اس آدمی نے سائیں کریم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایسا ہی کیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنی بیوی کو ساتھ لیکر اپنے گھر واپس لوٹا۔

بھینس کے گوبر سے خارش کا علاج

منیر احمد عباسی ساکن گوٹھ صدرجی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیرپور میرس نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ حاکم علی گھمرو ساکن گوٹھ بلھمن نزد ہادل شاہ تحصیل کنگری ضلع خیرپور میرس کے والد کو خارش کی تکلیف ہو گئی بہت علاج کروایا لیکن افاقہ نہ ہوا، حالت یہ ہو گئی کہ چارپائی پر ہی پڑا رہتا تھا، اسکو اس حالت میں جب سائین کریم کے پاس لیکر آئے تو آپ نے فرمایا کہ اس کے جسم پر بھینس کے تازہ گوبر کی مالش کرو، اسے رات کو مویشیوں کے باڑے میں سلایا گیا، اور ساری رات اسکی بیوی اسکے جسم پر تازہ گوبر ملتی رہی، جب صبح ہوئی تو اسکا جسم ایسے لگ رہا تھا جیسے اسکو کبھی خارش ہوئی ہی نہیں تھی۔

بیوی کو قتل کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ گوٹھ سگیوں تحصیل سوبھودیرو ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں کریم کے پاس ایک بہت حسین عورت دعا کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ بیٹی تم شادی شدہ ہو؟ اس نے عرض کی کہ قبلہ، نہیں، آپ نے اس کے لیئے دعا فرمائی، کچھ عرصے کے بعد وہ عورت پھر آپ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ سے رو کر عرض کی کہ قبلہ آپ کی دعا سے میری شادی تو ہو گئی لیکن میرے شوہر نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے، آپ نے اسکو فرمایا کہ بیٹی، رو مت، جب تک تمہارا میاں تمہیں لینے نہ آئے تم ہمارے پاس حویلی میں رہو۔ دو تین مہینے تک اسکا شوہر اسے لینے نہیں آیا، لوگوں نے اسکے شوہر کے کان بھرنے شروع کیے کہ

تمہاری بیوی خوبصورت ہے اس لیے اسکو سائیں کریم نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ یہ باتیں اسکے دماغ میں بیٹھ گئیں اور وہ اپنی بیوی کو قتل کرنے کی نیت سے سائیں کریم کے پاس آیا اور آکر کہا کہ مجھے میری بیوی واپس چاہیئے، آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ مجھے تمہارے کپڑوں سے خون کی بو آرہی ہے، اگر تم نے اپنی بیوی کو قتل کیا تو یاد رکھنا، تم جہنم میں جاؤ گے، اور موت بھی اتنی بھیانک ہو گی کہ تمہارے جسم کی بوٹی بوٹی ہو جائیگی۔ اس نے سائیں کریم سے وعدہ کیا کہ وہ اپنی بیوی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیگا، آپ نے اس عورت کو بلا کر شوہر کے حوالے کیا، جب وہ شخص اپنی بیوی کو لیکر دریا کنارے پہنچا تو اسے پانی میں دھکا دیدیا، اور دھکا دیتے وقت کہا کہ دیکھتا ہوں تمہارا مرشد تمہیں کیسے بچاتا ہے۔ یہ جب وہاں سے روانا ہوا تو راستے میں ریل کی پٹڑی کراس کرتے ہوئے اسکا پاؤں اس میں پھنس گیا اس نے بہت کوشش کی لیکن اسکا پاؤں نکل نہ سکا اور اسی اثناء میں ریل گاڑی کا انجن آیا اور اسکے جسم پر یکے بعد دیگرے دو تین چکر لگائے اور اسکے جسم کا قیمہ بنا دیا۔ دوسری طرف جس وقت اس نے اپنی بیوی کو دریا میں دھکا دے دیا تو ادھر سائیں کریم کا پورا جسم مبارک پانی میں تَر ہو گیا اور آپ کے جسم مبارک پر جو چادر تھی اسے آپ نے ہوا میں پھینکا تو وہ چادر غائب ہو گئی۔ کچھ دیر کے بعد وہی عورت سائیں کریم کی چادر اوڑھ کر روتی ہوئی درگاہ شریف میں داخل ہوئی تو آپ نے اسے حویلی پاک میں بھیج دیا۔ اُدھر جب ریل گاڑی کے ڈرائیور سے پوچھا گیا کہ، آخر تم نے گاڑی کا انجن اس آدمی کے اوپر کیوں چڑھایا؟ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے کچھ پتہ نہیں، بس ایک انتہائی جاہ و جلال والے بزرگ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے گاڑی کا انجن اسٹارٹ کروایا اور پھر اس آدمی کے اوپر تب تک چلواتے رہے جب تک اس آدمی کا جسم قیمہ نہ بن گیا۔

کل آپریشن ہو جائیگا۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ گوٹھ سگیوں تحصیل سوبھودیرو ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے بارہ سال کی عمر میں پیٹ میں پتھری کا عارضہ لاحق ہو گیا، اسکے رشتیدار اسے آپریشن کے لیے سول ہسپتال خیرپور لیکر گئے، وہاں ایک ہفتے سے زیادہ قیام کیا ، لیکن، ڈاکٹروں کے اپنے جھگڑے کی وجہ سے ان کا آپریشن نہیں ہو پا رہا تھا۔ کسی نے انکو مشورہ دیا کہ آپ ابھی گھر واپس چلے جائیں، خوامخواہ آپ کا یہاں پر خرچہ ہو رہا ہے، جب معاملات ٹھیک ہو جائیں پھر آپ واپس آجانا۔ فقیر صاحب نے بتایا کہ پھر میرے رشتیداروں میں بحث ہونے لگی کہ اسکو واپس گھر لیجایا جائے یا سائیں کریم کے پاس گمبٹ لیکر چلیں۔ آخر مجھے گمبٹ سائیں کریم کے پاس لے آئے، آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ کل اسکا آپریشن ہو جائیگا۔ فقیر صاحب نے بتایا کہ اگر میرے رشتیدار سائیں کریم کو میری صحت یابی کی دعا کے لیئے عرض کرتے تو میرے آپریشن کی نوبت ہی نہیں آتی۔ ہم درگاہ شریف سے دوسرے دن واپس ہسپتال آئے تو میرا آپریشن اسی دن ہو گیا۔

قتل کیس میں پہلی پیشی پر بری ہو جانا۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ گوٹھ سگیوں تحصیل سوبھودیرو ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ہمارے دُور کے رشتیداروں نے علی جانوری کو ٹائی کو قتل کر دیا، پولیس ہمارے رشتیداروں کو گرفتار کر کے لے گئی، ہم سب ایک ساتھ ہو کر سائیں کریم کے پاس آئے اور

عرض کی کہ قبلہ ، کرم ہو۔ آپ نے ہماری فریاد سن کر ارشاد فرمایا کہ آپ کے لوگ پہلی پیشی پر آزاد ہوں یا دوسری پر؟ ۔ ہمارے لوگوں نے عرض کی کہ قبلہ پہلی پیشی پر۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میری ایک شرط ہے، اگر وہ پوری کروگے تو آپ کے لوگ پہلی پیشی پر ہی آزاد ہو جائینگے۔ ہمارے رشتیداروں نے عرض کہ قبلہ آپ حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم پیشی پر جاؤ تو اپنے ساتھ ڈھول باجے والوں کو بھی لے جانا۔ جس وقت تمہارے بندے آزاد ہو جائیں تو ڈھول باجے بجاتے ہوئے ، بارات کی شکل میں میرے پاس لے آنا۔ ہمارے لوگوں نے عرض کی کہ قبلہ یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، ہم کورٹ سے ہی گاتے بجاتے ہوئے آپ کے پاس آئینگے۔ پیشی والے دن یہ اپنے ساتھ ڈھول باجے والوں کو بھی لیکر گئے، لوگوں نے جب یہ دیکھا تو سب ان پر ہنسنے لگے کہ قتل کا مقدمہ ہے اور پہلی پیشی پر ہی کیسے آپ کے لوگ آزاد ہو جائینگے؟ سب حیران تھے کہ شاید یہ لوگ پاگل ہیں، جج ان سب کو بھی جیل میں بند کر دیگا۔ لیکن جب کاروائی کی شروعات ہوئی تو جج نے دس منٹ کے اندر ہی حکم سنا دیا کہ یہ سب لوگ بیگناہ ہیں، انکو آزاد کیا جاتا ہے اور پھر وہاں سے یہ سب ڈھول بجاتے ہوئے اپنے لوگوں کو ساتھ لیکر سائیں کریم کے پاس آئے۔

مولوی نالے مٹھو کو عالم بننے کی دعا دینا۔

محمد ملوک چانڈیو عرف ماما سائیں ساکن دوڑ شہر ضلع نوابشاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ انکو مولوی نالے مٹھو علیہ الرحمہ ﴿مورو والے﴾ کے بھتیجے نے بتایا کہ مولوی صاحب خود بیان فرماتے تھے کہ میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا میرے والد صاحب بہت بڑے مفتی اور عالم ربانی تھے۔ ایک دفعہ پیر حاجی محمد بخش

جیلانی ﴿گوٹھ میوہ پر پہاڑ والے﴾ ہمارے گاؤں تشریف لائے ،شاہ صاحب ہمارے گاؤں میں ہی اعتکاف میں بیٹھتے تھے ،ہمارے والد صاحب نے رو کر شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ قبلہ ،مجھے ایک ہی فرزند ہے ابھی وہ کم عمر ہے، آپ اسے لے جائیں اور حضرت قبلہ سائیں غلام مرتضیٰ شاہ گمبٹ والے سے اس کے لیے دعا کروا کے آئیں کہ میرا یہ بیٹا عالم بنے اور میرے بعد میرا جانشین بن کر خدمتِ دین کا فریضہ سرانجام دے۔سائیں محمد بخش جیلانی مجھے گمبٹ شریف لیکر آئے،سائیں کریم سے جب میں نے ہاتھ ملایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ آؤ چھوٹے مولوی،اور دعا بھی فرمائی، پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہی ہوا جو سائیں کریم نے فرمایا تھا۔

کھانسی والا مریض، مکھن کھانے سے تندرست۔

سجاول دین تنیو،رٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول تنیا بقا شاہ،نزد خانواہن تحصیل کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکو محمد ہاشم سہتو رٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول بہلانی نے بتایا کہ وہ اکثر جمعہ کی نماز پڑھنے گمبٹ درگاہ شریف سائیکل پر آتا تھا۔ایک جمعہ کو وہ سائیں کریم کی مجلس میں حاضر تھا کہ ایک شخص سائین کریم کے پاس آیا،اسے سخت قسم کی کھانسی تھی ،جب کھانسنے لگتا تو اسکا سینہ ڈھول کی طرح بجتا تھا۔عرض کی کہ قبلہ ،کوئی مہربانی کریں بہت سخت تکلیف میں ہوں، آپ نے فرمایا کہ گھر جا کر جتنا مکھن کھا سکتے ہو کھاؤ۔استاد ہاشم نے بتایا کہ میں دل ہی دل میں ہنسنے لگا کہ سائیں کریم کھانسی والے مریض کو سردیوں میں مکھن کھانے کے لیئے فرما رہے ہیں۔میں نے اس کھانسی

والے مریض سے گھر کا پتہ پوچھ لیا،کچھ عرصے کے بعد میں اس کھانسی والے مریض کے گاؤں یہ دیکھنے گیا کہ وہ زندہ ہے یا چل بسا۔جب اس آدمی سے ملا تو اس نے مجھے بتایا کہ مکھن کھانے کے بعد میری کھانسی ایسی ختم ہوئی کہ جیسے مجھے کبھی تھی ہی نہیں۔

مٹی کے تیل سے ٹائیفائیڈ کے مرض کا علاج۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ فقیر ولی محمد مری نے اسے بتایا کہ میں سائیں کریم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص کو کچھ لوگ چارپائی پر لیکر آئے اور آکر عرض کی قبلہ اسکو تپِ دق ہو گیا ہے بہت علاج کروایا ہے کہیں سے افاقہ نہیں ہو رہا۔آپ نے مجھے حکم دیا کہ گاسلیٹ ﴿مٹی کے تیل﴾ کی بوتل پڑی ہوئی ہے وہ اٹھا کر اس مریض کو پلاؤ۔جب اسکو مٹی کا تیل پلایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب یہ جلدی ٹھیک ہو جائیگا،اور پھر ہم نے دیکھا کہ وہ دوسرے دن صحتیاب ہو کر سائیں کریم کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا۔

ٹی بی کے مرض کا ٹکن بوٹی پینے سے علاج۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں کریم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی قبلہ مجھے ٹی بی ہو گئی ہے ،علاج کروا، کروا کے تھک چکا ہوں۔ آپ نظر کرم کریں کہ اس موذی مرض سے میری جان آزاد ہو، آپ نے اسے فرمایا کہ جا کر ٹکن بوٹی پیئو،اس فقیر نے بتایا کہ جب میں نے ٹکن بوٹی پی تو ،ٹی بی ایسے ختم ہو گئی جیسے تھی ہی نہیں۔

کھویا علی۔

استاد حبیب اللہ کورائی مورو شہر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ وہ درگاہ شریف پر بیٹھا ہوا تھا ایک عورت سائیں کریم کے پاس اپنے شوہر کے ساتھ آئی، اسکے ساتھ اسکا بیٹا بھی تھا جسکی عمر اٹھارہ سال تک ہو گی۔ اسکا بیٹا اتنا بیمار تھا کہ چل پھر بھی نہیں سکتا تھا ۔ آپ اس وقت تعویذ لکھ رہے تھے، اس عورت نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ قبلہ، آپ ہی کی دعا سے ہمارے بیٹے کی شادی ہوئی تھی لیکن اب یہ ایسا بیمار ہوا ہے کہ چل پھر بھی نہیں سکتا آپ دعا کریں کہ یہ صحتمند ہو جائے۔ آپ نے قلم کو روکا اور اس عورت کی طرف دیکھنے لگے۔ میں وہاں سے اٹھ کر چائے پینے کے لیئے ہوٹل کی طرف نکل گیا، جب واپس آیا تو اس لڑکے کو سائیں کریم نے فرمایا کہ اٹھو، کھویا علی، اس نے بھی دیر نہیں کی اور کھایا علی، آپ نے اسے فرمایا کہ تمہاری بیماری ختم ہو گئی، اب تم گھر جاؤ۔ وہ لڑکا جو چلنے پھرنے سے قاصر تھا وہ خود چل کر سائیں کریم کے پاس آیا اور سائین کریم سے اجازت لیکر اپنی ماں کے ساتھ واپس چلا گیا۔

تم جاؤ، تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔

استاد حبیب اللہ کورائی مورو شہر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ درگاہ شریف پر عبدالکریم رند نام کا ایک شخص رہتا تھا، وہ کسی بینک میں ملازم تھا، اس نے وہاں سے فراڈ کر کے پیسے گم کر دیئے تھے، جس کی وجہ سے جیل بھی جا چکا تھا، جب جیل سے ضمانت پر رہا ہوا تو سائیں کریم کے پاس آ کر رہنے لگا۔ بہت ساری

شنوائیوں پر جانے کے بعد جب فیصلے کا دن قریب آیا تو اس نے سائیں کریم کو عرض کی قبلہ آج فیصلے کا دن ہے دعا فرمائیں کہ میں آزاد ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ، تمہیں کچھ نہیں ہو گا، جب یہ کورٹ پہنچا تو جج نے اسے آزاد کر دیا، وہ شخص جب تک زندہ رہا درگاہ کی خدمت کرتا رہا۔

ہاتھی زندہ لاکھ کا، تو مُردہ سوا لاکھ۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ میر غلام قادر بنگلزئی کوئٹہ والا جو سائیں کریم مرید تھا، ایک مرتبہ اس نے سائیں کریم سے عرض کی کہ قبلہ، ابھی تو آپ بقیدِ حیات ہیں، ہمیں کوئی بھی تکلیف پہنچتی ہے تو دعا کے لیے آپ کے پاس چلے آتے ہیں، جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہمارا کیا ہو گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سردار صاحب، ہاتھی زندہ لاکھ کا، تو مُردہ سوا لاکھ کا۔ تم ہمیں دل سے پکار کر تو دیکھنا۔ سائیں کریم کے وصال فرما جانے کے دو سال بعد سردار صاحب کا ایک دوست کے ساتھ لاہور جانا ہوا، وہاں ایک ہوٹل میں قیام کیا، شام کو اسکا دوست کسی کام سے باہر نکل گیا وہ کمرے میں اکیلا تھا کہ ایک شخص کمرے میں آیا اور کہا کہ سردار صاحب، آپ کا دوست آپ کو بلا رہا ہے۔ ہوٹل کے باہر ایک رکشہ کھڑا تھا دونوں اس میں بیٹھ گئے، رکشہ تنگ گلیوں سے ہوتا ہوا ایک گھر کے سامنے آ کر رکا، مجھے شک پڑ گیا کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ جب میں اس گھر میں داخل ہوا تو مجھے ایک کمرے میں بٹھا کر کہا گیا کہ آپ بیٹھیں آپ کا دوست آ رہا ہے، اتنے میں دو تین مسلح لوگ کمرے میں داخل ہوئے اور مجھے کہا کہ تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ باہر نکالو، میں نے اپنا سب کچھ

انکے حوالے کر دیا، اس کے بعد ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اب اسکو ختم کر دو، اس وقت اچانک مجھے سائیں کریم کی وہ بات یاد آگئی، کہ تم ہمیں پکار کر تو دیکھنا میں نے مرشد کریم کو دل ہی دل میں پکارنا شروع کر دیا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ سائیں کریم میرے سامنے کھڑے ہیں مجھے ہاتھ کے اشارے سے چپ رہنے کا فرما رہے ہیں۔ آپ نے میری کلائی پکڑی اور مجھے کمرے سے باہر لے آئے، گھر سے باہر لا کر ایک رکشہ میں بٹھایا اور رکشہ والے کو آپ نے ہوٹل کا راستہ سمجھایا۔ رکشہ والے نے مجھے ہوٹل جا کر اتارا، جب میں کمرے میں پہنچا تو بیہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرا دوست اور وہ لوگ جو مجھے مارنا چاہتے تھے سب میرے سامنے کھڑے ہیں انہوں نے میرے پاؤں پکڑ کر مجھ سے معافی مانگی اور کہنے لگے کہ ہمیں بھی اس بزرگ کے پاس لیکر چلو جو تمہیں یہاں لیکر آیا۔

مریدنی کو بذریعہ خواب شفا عطا کرنا۔

محمد بچل پیرزادہ ساکن صدر جی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ مرحوم غلام قادر قریشی پریالوٗ شریف والے سائیں کریم کے مرید تھے، انکی بہو بیمار ہو گئی جسے آغا خان ہسپتال کراچی میں داخل کرا دیا گیا، وہ خود سے اٹھنے بیٹھنے کے قابل بھی نہ تھی ،ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا، آپریشن والی رات اس عورت نے خواب دیکھا کہ اس کا سُسر سائیں کریم کے پاس بیٹھا ہوا ہے اور وہ سائیں کریم کے حویلی پاک میں جھاڑو دے رہی ہے۔ اسکے سَسُر نے سائیں کریم کو ہاتھ جوڑ کر عرض کی قبلہ یہ میری بہو ہے یہ بیمار ہے اس

کے لیئے خصوصی دعا فرمائیں۔ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر کچھ پڑھا اور اس عورت کی طرف دم کر دیا، آپ نے جیسے ہی دم کیا تو وہ عورت خواب سے بیدار ہو گئی اور بیڈ سے اٹھ کر واش روم چلی گئی، اس کی رشتیدار اٹینڈنٹ جو اسکے ساتھ کمرے میں سوئی ہوئی تھی وہ حیران ہو گئی کہ اسکو کیا ہو گیا ہے اور کمرے میں یہ خوشبو کہاں سے آگئی ہے ؟اس نے واش روم سے واپس آکر اسے اپنا سارا خواب سنایا۔ صبح کو جب اسے آپریشن تھیٹر لیجانے کے لیے نرس اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ نرس پریشان ہو گئی کہ ایسی خوشبو کہاں سے آئی ہے۔ اور جب آپریشن تھیٹر لے گئے تو دس منٹ کے اندر اسکو واپس کمرے میں لے آئے اور پھر اسی دن اسکو ہسپتال سے ڈسچارج کیا گیا کہ یہ اب بلکل ٹھیک ہے۔

اپاہج مرید کی شادی کروانا۔

حاجی شفیع محمد چاچڑ ساکن گوٹھ شاہپور تحصیل پنو عاقل ضلع سکھر نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ لونگ فقیر نام کا ایک اپاہج شخص درگاہ شریف کے دروازے پر بیٹھا رہتا تھا، درگاہ پر آنے والے زائرین اسکو اپاہج سمجھ کر کچھ نہ کچھ دے جاتے تھے، لنگر اسکو حویلی پاک سے ملتا تھا۔ ایک دن اس نے مرشد کریم سے عرض کی کہ قبلہ میری شادی کروا دیں، آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ فقیر انشاٗاللہ، تم ضرور دولہا بنو گے، ایک بیوہ عورت جو حویلی میں خدمت کیا کرتی تھی آپ نے اسے فرمایا کہ یہ لونگ فقیر تمہارا دولہا بنے گا، اس عورت نے خوشی سے قبول کیا اور پھر دونوں شادی کے بعد ساتھ رہنے لگے۔

جو بھی افسر ہمارے مرید کی طرف انگلی اٹھائے گا ہم اسکا بازو توڑ دینگے۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ خان محمد دایو گوٹھ صدر جی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیرپور والے نے بتایا کہ ایک دن وہ سائیں کریم کی زیارت کے لیئے درگاہ شریف پر حاضر ہوئے تو سائیں کریم نے دو دن کے لیئے اسے درگاہ پر رہنے کا حکم دیا، اسکا افسر نیا آیا تھا اور وہ بہت سخت مزاج تھا اسے مزا نہیں آرہا تھا، بار بار دل میں یہ خیال آرہا تھا کہ پتہ نہیں میرا کیا حشر ہوگا؟ سائیں کریم نے اسکی طرف دیکھ فرمایا کہ خان محمد جو بھی افسر ہمارے مرید کی طرف انگلی اٹھائے گا ہم اسکا بازو توڑ دینگے۔

آنکھیں مرشد کریم کے عشق میں لال رہتی ہیں۔

استاد حبیب اللہ کورائی مورو شہر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ غلام رسول نام کا ایک شخص درگاہ شریف پر جھاڑو دیا کرتا تھا، اسکی آنکھیں ہمیشہ لال رہتی تھیں۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ تم نشہ کرتے ہو کیا؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں، اصل حقیقت یہ ہے کہ میں ایک ڈاکو ہوا کرتا تھا، ایک مرتبہ پولیس کے ساتھ مقابلہ ہوگیا جس کے دوران مجھے کمر میں گولی لگ گئی، بہت علاج کروایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ میرے رشتیدار مجھے سائیں کریم کے پاس لیکر آئے، آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ مٹی کا ڈھیلا گرم کرکے اسکی مالش کرو، پھر میری کمر پر ہاتھ رکھ کر کچھ پڑھا تو میری تکلیف اسی وقت ختم ہوگئی۔ اس دن سے درگاہ شریف پر ہی رہتا ہوں اور آنکھیں مرشد کریم کے عشق میں لال رہتی ہیں۔

جاتے ہوئے تو ہم پر بھروسہ کیا اور آتے ہوئے پیسوں پر۔

محمد رمضان منگنہار صادق آباد کا رہنے والا تھا وہ روہڑی شریف آیا، وہاں پر استاد محمد چھٹل قریشی سے معلوم کیا کہ یہاں پر کوئی ولی اللہ ہے جس کی زیارت کی جائے۔ استاد چھٹل نے اسے کہا کہ گمبٹ شریف جاؤ، وہاں وقت کے غوث غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی رہتے ہیں، انکی زیارت کرو۔ لہٰذا یہ گمبٹ شریف پہنچا اور سائیں کریم کی زیارت کی اور بعد میں عرض کیا کہ قبلہ مجھے کوئٹہ جانا ہے اور وہاں جانے کے لیے میرے پاس کرایہ نہیں ہے، آپ کوئی مہربانی کریں، آپ نے فرمایا کہ فقیر کوئٹہ جانے والی ریل گاڑی میں جاکر بیٹھ جاؤ، دستگیر کی کشتی ہے تم سے کوئی ٹکٹ نہیں مانگے گا۔ سائیں کریم کے حکم کی تعمیل میں وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔ دورانِ سفر کسی نے بھی اس سے ٹکٹ کا نہیں پوچھا حالانکہ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے مسافروں کے ٹکٹ چیک کیے گئے لیکن اس کو ٹکٹ کلکٹر نے جیسے دیکھا ہی نہیں۔ وہ کوئٹہ پہنچ گیا اسٹیشن پر ایک سپاہی نے آکر کہا کہ فقیر تمہارے پاس ٹکٹ نہیں ہے، آؤ تمہیں اسٹیشن سے باہر چھوڑ آؤں۔ چار پانچ دن وہ کوئٹہ میں رہا لیکن جس آدمی کی تلاش میں وہ کوئٹہ آیا تھا وہ اسے نہیں مل سکا۔ آخر ناامید ہوکر جب یہ واپس آنے لگا تو ایک سڑک پر پیچھے سے کسی نے اسکو آواز دی، جب اس نے مڑ کر دیکھا تو وہی شخص تھا جس کی اسے تلاش تھی۔ دونوں نے وہیں سڑک کنارے بیٹھ کر کچہری کی اور اسے اسکے پیسے بھی واپس کیئے، اب جب یہ اسٹیشن پر آیا تو سوچنے لگا کو ٹکٹ لوں یا نہ لوں، اب تو میرے پاس پیسے بھی ہیں آخر کار اس نے ٹکٹ خریدا اور گاڑی میں آکر بیٹھ گیا کہ۔ جب گاڑی چلی تو کسی جیب کترے نے اسکی جیب کاٹ لی اور اسکے سارے پیسے لے گیا، یہ بہت

پریشان ہوا۔ کوئی اور بات نہ سوجھی تو گاڑی سے اتر کر سیدھا گنبٹ شریف سائیں کریم کے پاس آگیا، سائیں کریم نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ فقیر، جاتے ہوئے تو ہم پر بھروسہ کیا اور آتے ہوئے پیسوں پر، جس کا نتیجہ یہی ہونا تھا۔ وہ بہت شرمندہ ہوا۔

مجھے میرے مرشد کریم نے ڈاکوئں کے چنگل سے آزاد کرایا ہے۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ گوٹھ سگیوں تحصیل سوبھودیرو ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ پنہوں کوری ڈاکو نے استاد مولا بخش کے بھائی کو اس کے گھر سے اغوا کیا، گاؤں کے کچھ آدمی اور پولیس ڈاکوئں کے پیچھے تھے ،استاد کے بھائی کو ڈاکو مارتے ہوئے لیجارہے تھے ،استاد کے بھائی نے سائیں کریم کو دل میں پکارا کہ مرشد سائیں میری مدد کرو، اتنے میں ڈاکوئں میں سے کسی نے کہا کہ اسکو چھوڑدو ایسا نہ ہو کہ پولیس پہنچ جائے۔ ڈاکوئں نے استاد کے بھائی کو چھوڑا اور خود بھاگ کھڑے ہوئے، پیدل چل چل کر استاد کا بھائی بیہوش ہوچکا تھا۔ جب ہوش آیا تو کہنے لگا کہ مجھے میرے مرشد کریم نے ڈاکوئں کے چنگل سے آزاد کرایا ہے۔

استاد آج شام کو ساڑھے چار بجے واپس آجائیگا۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ گوٹھ سگیوں تحصیل سوبھودیرو ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ڈاکو پنہوں کوری نے استاد مولا بخش کے بھائی کے اغوا میں ناکامی کا بدلہ لینے کے لیئے استاد کو

کہلوایا کہ اب ہم تمہیں اغوا کریں گے، فقیر صاحب نے بتایا کہ ایک دن صبح کے دس یا گیارہ بجے فائرنگ کی آوازیں سنائیں دیں، کچھ دیر کے بعد پتہ چلا کہ استاد مولا بخش کو ڈاکو اغوا کرکے لے گئے ہیں، گاؤں کے لوگوں نے ڈاکوئں کا پیچھا کیا۔ فقیر صاحب نے بتایا کہ ہم نے بھی دل سے دعا کی اور ایک مجذوب فقیر ہمارے پاس آیا ،استاد کی رہائی کے لیئے ہم نے اس سے بھی دعا کرائی۔ مجذوب نے کہا کہ استاد آج شام کو ساڑھے چار بجے واپس آجائیگا۔ اللہ تعالیٰ اور مرشد پاک کا ایسا کرم ہوا کہ استاد کو ڈاکو راستے میں ہی چھوڑ کر فرار ہوگئے۔ استاد مولا بخش کہتا ہے کہ میرا یہی عقیدہ اور ایمان ہے کہ میں اپنے مرشد کریم کی مہربانی سے آزاد ہوا ہوں۔

جھیل میں مگرمچھ سے بچانا۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ گوٹھ سگیوں تحصیل سوبھودیرو ضلع خیرپور والے نے، محمد علی سہتو کو بتایا کہ ناریجہ قوم کا ایک شخص سائین کریم کا مرید تھا، اسکے گاؤں کے قریب ایک بہت بڑی جھیل تھی اس میں مگرمچھ بھی رہتے تھے۔ جھیل کی دوسری طرف موریہ قبیلے کے ہاں شادی کا پروگرام تھا، جس میں گانے بجانے کا اہتمام بھی تھا، یہ رات کو جھیل پار کرکے وہاں جانا چاہتا تھا، جب رات کو یہ تیرتا ہوا جارہا تھا تو اس نے محسوس کیا کہ انتہائی خوفناک قسم کا ایک جانور ہے جو اس کی طرف آرہا ہے ۔اس نے تیزی سے تیرنا شروع کیا، لیکن وہ جانور اسکے قریب آتا گیا ،اندھیرے کی وجہ سے اسے پتہ نہیں چل رہا تھا کہ یہ مگرمچھ ہے یا کوئی اور موذی جانور، اس نے اس خوفناک جانور کے ڈر سے دل میں اپنے مرشد پاک سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ

کو مدد کے لیئے پکارنا شروع کیا، اور تیز تیز تیرنے لگا جس کی وجہ سے وہ تھک کر بیہوش ہو گیا، جب ہوش میں آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ کنارے پر پڑا ہوا ہے، اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کنارے پر کیسے پہنچا؟۔

اغوا شدہ مرید کو بچانا

خادم حسین میرانی ساکن گوٹھ صدرجی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکا والد صاحب استاد مرید حسین میرانی سائین کریم کا مرید تھا سائیں کریم نے اسکو قرآنِ پاک کی کچھ آیات پڑھنے کے لیئے بتائیں تھیں کہ جب بھی تم پر کوئی مصیبت آئے تو ہمیں یاد کرنا اور ان آیات کا ورد کرنا ،تمہاری ہر مشکل آسان ہو جائیگی۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب سندھ میں ڈاکوؤں کا راج تھا، سندھ کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں فوج کی چوکیاں قائم تھیں ،ایک رات استاد مرید کو رات کے آٹھ بجے ڈاکوؤں نے اسکے گھر سے اغوا کر لیا، گولیوں کی آواز سے سارا گاؤں گونج اٹھا، فوجیوں کی چوکی تھوڑے ہی فاصلے پر تھی، استاد مرید حسین کو ڈاکو سات آٹھ کلومیٹر تک گھسیٹتے ہوئے لے گئے، جب استاد مرید حسین میں چلنے پھرنے کی سکت نہ رہی تو استاد نے ڈاکوؤں سے کہا کہ میں اب ایک قدم بھی آگے نہیں چل سکتا، اس پر ایک ڈاکو نے کہا کہ اسکو گولی ماردو، اس لمحے استاد نے سائیں کریم کو یاد کرکے سائیں بادشاہ کا بتایا ہوا ورد پڑھنا شروع کیا، ابھی آدھا منٹ بھی نہیں گذرا ہو گا کہ چاروں طرف سے فوج آگئی اور ڈاکو استاد مرید حسین کو وہیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

مرشد مدد کر، مرشد مدد کر۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ان کو غلام حیدر بنگلزئی اسپلنج بلوچستان والے نے بتایا کہ وہ سائیں کریم کی زیارت کے لیئے اپنی بیوی کو ساتھ لیکر گاؤں سے روانہ ہوا، روہڑی اسٹیشن سے اس نے گمبٹ شریف جانے والی ریل گاڑی میں بیٹھنا تھا، لیکن وہ گاڑی ابھی پلیٹ فارم پر لگی نہیں تھی، اس لیئے اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اسی گاڑی میں بیٹھی رہو کیونکہ یہ پلیٹ فارم پر کھڑی رہے گی۔ یہ اپنی بیوی کو اسی گاڑی میں بٹھا کر نیچے اترا اور کھانے پینے کی چیزیں لینے لگا، جب اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسکے اوسان خطا ہو گئے کیونکہ جس گاڑی میں اسکی بیوی بیٹھی تھی وہ پلیٹ فارم چھوڑ کر خاصی آگے نکل چکی تھی، اس نے سوچا کہ میں اب دنیا کو کیا منہ دکھاؤں گا لوگ کہیں گے کہ گیا تھا مرشد پاک کی خدمت میں دعائیں لینے کے لیے لیکن بچارہ اپنی بیوی کو ہی گم کرکے آگیا۔ یہ سوچ کر اس کے ہاتھ میں جو لاٹھی تھی اسے زور سے زمین پر مارتے ہوئے اپنے مرشد کریم سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ کو پکارا کہ مرشد مدد کر، مرشد مدد کر۔ اسی اثنا میں اس نے دیکھا کہ گاڑی رکی اور پھر واپس آنے لگی، آکر پلیٹ فارم پر کھڑی ہوئی جیسے ہی اس کی بیوی اتری تو ریل گاڑی دوبارہ چلنے لگی۔

ماسٹر، تمہیں پیسوں کی ضرورت تھی، یہ رکھو

سید شاہد حسین شاہ جیلانی ساکن دوڑ شہر ضلع نوابشاہ نے ماما ملوک چانڈیہ کو اور اس نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ماسٹر ربنواز گلال ساکن شیخ محلہ گمبٹ کے ساتھ اسکی دعا سلام تھی، ماسٹر ربنواز گلال سائیں کریم کے شہزادوں سائیں محمد شاہ

بادشاہ اور سائیں محمد موریل شاہ بادشاہ کو پڑھانے آتا تھا۔ ایک دن مجھے پیسوں کی سخت ضرورت پڑ گئی میں نے دل میں سوچا کہ پیسوں کے لیے سائیں کریم سے عرض کرتا ہوں، یہ سوچ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن لوگون کا بہت رش تھا اس لیئے عرض نہ کر سکا اور خاموش ہو کر بیٹھ گیا، اتنے میں ایک پٹھان سائیں کریم کے پاس آیا اور عرض کی قبلہ میں اپنے علاقے میں واپس جا رہا ہوں اس پٹھان نے بطورِ نذرانہ پیسوں کی گٹھڑی سائیں کریم کے قدموں میں رکھ کر عرض کی کہ قبلہ، یہ قبول ہو۔ آپ نے وہ پیسوں والی گٹھڑی اٹھائی اور میرے حوالے کر کے فرمایا کہ ماسٹر، تمہیں پیسوں کی ضرورت تھی، یہ رکھو۔ میں نے جب وہ پیسے گنے، تو اتنے ہی تھے جتنے مجھے چاہیے تھے۔

آج سے آپ ہمارے خلیفہ ہو۔

حافظ محمد افضل تنیو ساکن گوٹھ تنیہ ضلع لاڑکانہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکا نانا حاجی عطا محمد وقت کے کسی غوث کا مرید ہونے کے لیئے گھر سے نکل کر سائیں قائم شاہ بخاری کی مزار پر بیٹھ گیا، وہاں پر پیر عبدالغفار عرف پیر مٹھا سائیں آئے لیکن اس کے دل کو تسلی نہ ہوئی، پھر وہاں سے رانی پور سخی صالح شاہ بادشاہ کے پاس حاضر ہوئے، آپ نے اسے فرمایا کہ تم گمبٹ غلام مرتضیٰ شاہ کے پاس جاؤ۔ جب یہ گمبٹ پہنچا اور سائیں کریم کی قدم بوسی کرنے لگا تو سائیں کریم نے اسے فرمایا کہ میاں تسلی کر لی؟ پھر بیعت کرنے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی دستار اتار کر ہمیں دو، آپ نے وہ دستار اپنے گھٹنے مبارک پر رکھی اور پھر اسکو پہنا دی اور فرمایا کہ آج سے آپ ہمارے خلیفہ ہو۔

قبلہ، میں آزاد کب ہونگا۔

خلیفہ قادر بخش وسطڑو ساکن گوٹھ وسطڑہ نزد احمد پور تحصیل کنگری ضلع خیر پور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ محمد ایوب کھوڑو حیدرآباد جیل میں قید تھا، سائیں کریم نے اپنے بڑے صاحبزادے، سائیں محمد شاہ بادشاہ کو اس سے ملاقات کے لیے بھیجا۔ جب سائیں محمد شاہ بادشاہ محمد ایوب کھوڑو سے جیل میں ملے تو اس نے عرض کی کہ قبلہ، میں آزاد کب ہونگا؟ تو سائیں محمد شاہ نے فرمایا کہ آپ پندرہ دن کے اندر آزاد ہو جائینگے۔ جب سائیں محمد شاہ بادشاہ واپس درگاہ تشریف لائے تو سائیں کریم نے سائیں محمد شاہ بادشاہ کو دیکھ کر فرمایا کہ آپ نے محمد ایوب کھوڑو کو یہ کیوں کہا کہ تم پندرہ دن میں آزاد ہو جاؤ گے؟ اگر آپ کہہ دیتے ایک دن میں، تو وہ ایک دن میں ہی آزاد ہو جاتا۔

چور کی مدد کرنا۔

مولوی حافظ غلام اکبر اجن گوٹھ پیر عیسیٰ نزد کھوڑا شہر تحصیل گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے اپنے والد صاحب محمد سلیمان نے بتایا کہ ایک دفعہ بروہی قوم کے کچھ لوگ سائیں کریم کے پاس آئے اور عرض کی کہ قبلہ، حسین بخش ناریجو آپ کا مرید ہے، اس نے ہماری اونٹنی چُرائی ہے، آپ ہمیں اونٹنی واپس دلا دیں، سائیں کریم نے علی محمد بروہی کو حسین بخش کی طرف بھیجا کہ اسے بلا کر لائے، جب وہ آیا تو سائیں کریم نے فرمایا کہ حسین بخش، یہ بروہی میرے پاس شکایت لے کے آئے ہیں کہ تم نے ان کی اونٹنی چرائی ہے، انکی

اونٹنی انکو واپس کرو، حسین بخش نے سائیں کریم کی بار گاہ میں صاف انکار کر دیا اور عرض کی قبلہ میں نے اونٹنے نہیں چرائی ۔ آپ نے فرمایا کہ چلو پھر تم انکو اونٹنی ڈھونڈ کر دو۔ اس نے اس بات سے بھی صاف انکار کر دیا تب آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ حسین بخش ،ذرا یاد تو کرو کہ جب وہ اونٹنی دریا پر کشتی میں سوار نہیں ہو رہی تھی تو تم نے مجھے پکارا تھا کہ مرشد مدد کرو، اب کہہ رہو کہ وہ اونٹنی تم نے نہیں چرائی؟ یہ سن کر حسین بخش سائیں کریم کے قدموں میں گر گیا اور معافی مانگنے لگا۔ آپ نے پوچھا کہ اونٹنی بروہیوں کو کب واپس دوگے؟ اس نے کہا کہ قبلہ، آٹھ دن کے اندر دے دونگا، عرض کی کہ اونٹنی کہاں پہنچاؤں؟ آپ نے فرمایا کہ جہاں سے چوری کی تھی۔ اس نے عرض کیا کہ اس طرح تو بروہی مجھے پکڑ لینگے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر انہوں نے تمہیں پکڑا، تو میرے پاس ہی لیکر آئینگے نا۔ وہاں بیٹھے ایک شخص نے عرض کی کہ قبلہ، اس کا مطلب ہے کہ آپ چوروں کی بھی مدد کرتے ہیں؟ اس پر آپ مسکرائے اور خاموش رہے۔

مرید کو خواب میں اپنے ساتھ کھانا کھلانا۔

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ درگاہ گمبٹ شریف عرس مبارک پر حاضر ہوئے، ہمارے ساتھ مدرسہ جیلانیہ ﴿لاڑکانہ﴾ کے استاد اللہ ڈنہ بھی اپنے سب طالبعلموں کو ساتھ لیکر آئے تھے۔ دستر خواں پر لوگوں کی زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے ہم نے سوچا کہ شاید کھانا کم پڑ جائے اس لیئے ہم نے کھانا نہیں کھایا۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ سائیں کریم کے سامنے شاہی دستر خواں لگا ہوا ہے اور فرما رہے کہ ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔

موالی کو نشہ کرنے کے لیئے پیسے دینا۔

محمد علی کھوسو ساکن جعفر آباد، بلوچستان نے بتایا کہ ایک دفعہ وہ سائیں کریم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک موالی سائیں کریم کے پاس آیا اور ایک روپے کا سوال کیا، آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا کروگے؟ اس نے جواب دیا کہ بھنگ پیئوں گا، آپ نے ایک روپیہ نکال کر اسکو دے دیا۔ محفل میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے ایک موالی کو نشہ کرنے کے لیئے پیسے دے دیئے؟ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تو اسکو روزانہ بھنگ کے لیئے کسی نہ کسی طرح سے پیسے دے دیتا ہے، اُس پر کسی کو اعتراض نہیں، ہم نے صرف ایک دن اسکو پیسے دیئے ہیں، تو سب کو اعتراض ہے۔

منگتے کو عطا کرنا۔

مدرسہ انوارِ مجتبیٰ خیر پور میرس کے بانی الحاج اللہ آندل شیخ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکو آخوند حبیب اللہ نے بتایا کہ ایک دفعہ ایک منگتا سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے ساز بجا کر سائیں کریم سے بھیک مانگی، آپ نے جب اسکو پیسے دیئے تو محفل میں سب لوگوں نے اس پر پیسے برسانا شروع کر دیئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کو اچھے خاصے پیسے ہو گئے، وہاں پر موجود ایک مولوی نے اعتراض کیا کہ آپ کا یہ عمل ناجائز ہے۔ آپ نے اسے فرمایا کہ اس کے بچے بھوکے تھے اور اس کے گھر میں کھانے کے لیئے کچھ نہیں تھا اس لیئے اس نے ہمارے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کیا، اگر ہم نے اس غریب کی مدد کی تو یہ

ناجائز کیسے ہو گیا؟ آپ نے ایک مرید سے فرمایا کہ اس منگتے کو واپس بلا کر لے آؤ، وہ منگتا جب واپس آیا تو آپ نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ سب یہاں کیوں کیا؟ اس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی قبلہ، میرے بچے بھوکے تھے اور آج میں نے پورے شہر کا چکر لگایا لیکن کسی نے بھی ایک پیسہ تک نہیں دیا، سوچا کہ آپ کا در بادشاہ پیر دستگیر کا در ہے اس لیئے پر امید ہو کر آپ کے در پر چلا آیا۔ یہ سن کر اعتراض کرنے والا خاموش ہو گیا۔

کیچڑ میں پھنسی بھینس کو باہر نکالنا۔

ناصر علی گھمرو ساکن گوٹھ کیٹی میر محمد گھمرو تحصیل کنگری ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک رات اسکے ایک رشتیدار کی بھینس کیچڑ میں پھنس گئی۔ رات کا وقت تھا، بھینس کو اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا، اس نے ہر طرح سے کوشش کی لیکن بھینس کیچڑ سے نہ نکل سکی، آخر مدد کے لیئے مرشد کریم کو پکارنا شروع کیا تو بھینس جلدی نکل آئی۔ کچھ عرصے بعد جب سائیں کریم کے پاس حاضر ہوا تو سائیں کریم نے اسکا کان پکڑ کر فرمایا کہ فقیر، بھینس کے لیئے آدھی رات مرشد کو اتنا پکارتے ہیں؟؟؟۔

آیا میں آیا، آیا میں آیا۔

شیر مہر ساکن نزد ریلوے اسٹیشن گمبٹ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ بنگل مہر ساکن فقیر مل گمبٹ والا سائیں کریم کے اونٹ چَراتا تھا، ایک رات گوٹھ چھوڑاھو سے لکڑیوں سے اونٹ لاد کر درگاہ شریف پر لایا، تو سائیں کریم نے اسے فرمایا کہ

بنگل فقیر، تم چھوڑاھو واپس جاؤ، وہاں سے اونٹوں پر گھاس لاد کر لاؤ۔ یہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہاں سے واپس آیا تھا، تھکا ہوا تھا، اونٹوں نے بھی کچھ کھایا پیا نہیں تھا، لیکن سائیں کریم کے حکم کے سامنے کچھ نہ کہہ سکا، اونٹوں کو لیکر واپس چھوڑاھو روانہ ہوا، رات کا وقت تھا، اس نے ایسا کیا کہ اونٹوں کو دریا کنارے لگے درخت چَرانے لگا اور خود بھی تھوڑی دیر آرام کرنے کے لیئے وہیں کنارے پر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اسکی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اونٹوں کو چور لیجارہے ہیں، اس نے اپنی لاٹھی زمین پر زور سے ماری اور سائیں کریم کو پکار کر کہا کہ مرشد مدد کر، مرشد مدد کر، اسکو ایسا محسوس ہوا کہ ہر طرف سے آوازیں آرہی ہیں کہ آیا میں آیا، آیا میں آیا، چوروں نے جو یہ آوازیں سنیں تو بھاگ کھڑے ہوئے، صبح کو جب اونٹ واپس درگاہ پر لیکر حاضر ہوا تو سائیں کریم نے اسے بلا کر فرمایا کہ فقیر، اتنے زور سے لاٹھیاں مارتے ہیں؟ یہ کہہ کر اپنی پشتِ مبارک سے قمیص مبارک ہٹائی اور بنگل فقیر نے دیکھا تو حیران رہ گیا کہ سائیں کریم کے جسم مبارک پر لاٹھیوں کے نشان تھے۔

یہ پیر غلام مرتضیٰ شاہ کا مرید ہے اسکو نیچے اتاریں

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک رات وہ حیدرآباد میں ایک دوست کے ہاں بطور مہمان ٹھہرا ہوا تھا، رات کو اس دوست نے سونے کے لیے میری چارپائی چھت کے اوپر لگائی۔ میں وہاں سویا ہوا تھا کہ اچانک میری چارپائی چھت سے اوپر اٹھنے لگی اور ہوا میں معلق ہو گئی، میں سخت پریشان ہو گیا، ایک دم آواز آئی کہ یہ پیر غلام مرتضیٰ شاہ کا مرید ہے اسکو نیچے اتاریں۔

اللہ کے ولی جہاں اپنا قدم رکھتے ہیں وہ زمیں آباد ہو جاتی ہے۔

مدرسہ انوارِ مجتبیٰ خیرپور میرس کے بانی الحاج اللہ آندل شیخ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ حج کے دوران میں نے مدینہ منورہ میں سائیں کریم سے التجا کی کہ واپسی پر آپ میرے غریب خانے پر ضرور تشریف لائینگے۔ آپ نے میری عرض قبول فرمائی، اور آپ جب میرے پاس تشریف لے آئے تو میں نے اپنے لیے خصوصی دعا کی عرض کی، آپ نے ارشاد فرمایا فقیر اللہ آندل، بھیڑ اور بکریاں بھی جس جگہ جا بیٹھتی ہیں وہ زمیں آباد ہو جاتی ہے، اور فصل بھی اچھی ہوتی ہے، ایسے ہی اللہ کے ولی جہاں اپنا قدم رکھتے ہیں وہاں برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ آدمی تو کیا جنگل کے جانور بھی رنگ دیئے جاتے ہیں۔

سائین کریم کے مرید کو دوسرے بزرگ کا پہچان لینا۔

قبلہ مرشد سائین سید حفیظ اللہ شاہ بادشاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ڈاکٹر غلام قادر بنگلزئی اسپلنج کوئٹہ والے نے بتایا کہ پیر آغا زین العابدین جیلانی بغدادی علیہ الرحمہ درگاہ ببی زیارت کوئٹہ کے سجادہ نشین مستونگ میں کسی مرید کے پاس تشریف لا رہے تھے اور آپ کی ملاقات کے لیے لوگ قطار میں کھڑے تھے پیر صاحب باری باری سب سے ملتے آگے بڑھ رہے تھے جب مجھ پر نظر پڑی تو فرمایا کہ تم قطار سے باہر آجاؤ، میں جانتا ہوں کہ آپ غلام مرتضیٰ شاہ گمبٹ والے کے مرید ہو، وہ بھی ہمارا ہی ہے۔

سائیں کریم کا دوسرے بزرگ کے مرید کو پہچان لینا۔

قبلہ مرشد سائین سید حفیظ اللہ شاہ بادشاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ حاجی عبدالرحمٰن بنگلزئی کوئٹہ والے نے بتایا کہ میں سائیں کریم کی زیارت کے لیے انکی خدمت میں حاضر ہوا، میں مرید پیر آغا زین العابدین جیلانی بغدادی علیہ الرحمہ درگاہ ببی زیارت کوئٹہ کے سجادہ نشین کا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ میں سائیں کریم کا بھی مرید ہو جاؤں، ابھی میں نے دل میں سوچا ہی تھا کہ سائیں کریم نے میری طرف دیکھ کر فرمایا، فقیر تم آغا زین العابدین بغدادی کے مرید ہو، وہ بھی ہمارا ہی ہے۔

اپنے مرید کو دوسرے بزرگ کا مرید ہونے سے بچانا۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ عثمان فقیر ابڑو کھوڑا شہر والے نے بتایا کہ اس کا ایک رشتیدار سائیں عبدالغفار نقشبندی صاحب المعروف پیر مٹھا کا مرید تھا۔ وہ جمعہ نماز پڑھنے انکی خانقاہ پر جاتا تھا، ہر دفعہ عثمان فقیر سے کہتا تھا کہ کبھی ہمارے پیر کے پاس بھی چل کر دیکھو، ایک جمعہ کو وہ دونوں نماز پڑھنے حضرت پیر مٹھا کے پاس رحمت پور گئے۔ بعد نمازِ جمعہ حسبِ معمول جب پیر مٹھا نے مرید کرنے کا سلسلہ شروع کیا تو، اس کے رشتیدار نے اسکو بھی آگے کر دیا، جب پیر صاحب نے اس کے دل پر انگلی رکھی تو ایک دم سے انگلی پیچھے کر لی اور پوچھا کہ اسکو کون لیکر آیا ہے؟ اسکا رشتیدار کھڑا ہو گیا، پیر صاحب نے اسکو فرمایا کہ بابا یہاں لیکر آنے سے پہلے پوچھ تو لیا کریں کہ کون کس

کا مرید ہے؟ کچھ دنوں کے بعد میاں عثمان فقیر جب درگاہ گمبٹ شریف آئے اور سائیں کریم کی قدم بوسی کرنے لگے تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ عثمان فقیر مجلس کو وہ قصہ تو سناؤ کہ کیسے پیر مٹھا صاحب کا مرید ہونے گئے تھے، میں بہت شرمندہ ہوا پھر آپ نے خود ہی پوار قصہ سنادیا۔

نمازِ باراں پڑھانا اور برسات کا برسنا۔

سائیں کریم کی یہ کرامت بہت سارے مریدوں نے بیان کی کہ ہے کہ کافی عرصہ ہو گیا بارش نہیں ہو رہی تھی، لوگ خشک سالی اور قحط سالی کا شکار ہو چکے تھے۔ علاقے کے بہت سارے لوگوں اور مریدوں نے سائیں کریم سے عرض کی کہ قبلہ آپ نمازِ باراں پڑھائیں۔ لہٰذا کھوڑا اور گمبٹ کے درمیان ایک میدان میں لوگ اکٹھے ہوئے، آپ نے نمازِ باراں پڑھا کر ابھی دعا پوری نہیں کی تھی کہ بارش برسنا شروع ہو گئی۔

پھانسی کی سزا سے معافی۔

مولوی حافظ غلام اکبر اجن گوٹھ پیر عیسیٰ نزد کھوڑا شہر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کے والد صاحب محمد سلیمان نے بتایا کہ کوٹڈیجی کے خاصخیلی قوم کے ایک آدمی کو خون کرنے کے پاداش میں پھانسی کی سزا ہو گئی اسکی ماں پیر عیسیٰ کے سید سائیں عارب شاہ کے پاس گئی، اسے رو کر عرض کی کہ اس کے بیٹے کی جان بخشی کروائی جائے۔ سید عارب شاہ نے کہا کہ یہ کام مجھ سے اوپر کا ہے

، میں تمہیں سائیں غلام مرتضیٰ شاہ کے پاس لیکر چلتا ہوں۔ سائین کریم کی بارگاہ میں آکر سارا ماجرا عرض کیا۔ اسکی ماں رو رہی تھی سائیں کریم نے عارب شاہ سے پوچھا کہ اسکے بیٹے نے خون کیا ہے یا بے قصور ہے؟ عارب شاہ نے کہا کہ قبلہ، یہ مجھے نہیں پتہ باقی آپ کرم نوازی فرمائیں۔ آپ نے دعا مانگی اور دعا انتہائی دیر تک مانگتے رہے، لوگ پریشان ہو گئے، لوگوں کے ہاتھ تھک گئے آخر کار آپ نے اپنے ہاتھوں کو چہرہ مبارک پر پھیر کر فرمایا کہ جب یہاں کی سرکار نے اس کام سے معذرت کی، تو اوپر والی سرکار سے سزا معاف کروائی۔ دوسرے دن اس عورت کا بیٹا آزاد ہو گیا۔

ربِ کریم تمہیں اس بیٹے کا رزق کھلائیگا۔

استاد رستم علی مہر ساکن نزد بوزدار وڈا تحصیل ٹھری میرواہ ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ میرا بیٹا ممتاز جو اس وقت شاہ لطیف یونیورسٹی میں پروفیسر ہے جب چھوٹا سا تھا تو بہت سخت بیمار پڑ گیا، علاج سے کوئی افاقہ نا ہوا، ناچار سائیں کریم کے پاس لیکر آیا، بیوی بھی ساتھ تھی، ممتاز کو سائیں کریم کے سامنے لیٹا دیا، اور رو کر عرض کی کہ قبلہ، ربِ کریم کی دربار سے اس کی زندگی کی بخشیش لیکر دیں۔ آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ دو جنگلی کبوتر ذبح کر کے اسے کھلاؤ، تم انشأاللہ اس بیٹے کے کے ہاتھوں کی کمائی کھاؤ گے ، بڑا ہو کر یہ عزت و مان والا بنے گا۔

روحانی سزا ملے ہوئے شخص کو معافی دلانا۔

استاد عزیز اللہ میمن گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ فجر کی نماز کے بعد سائیں کریم کا خلیفہ دوڑتا ہوا آیا کہ قبلہ درگاہ والے کنویں کا پنگھٹ کوئی شخص توڑ رہا ہے، بڑی کوشش کے بعد اسے سائیں کریم کے پاس لایا گیا، اس کا نام محمد بخش تھا۔ سائیں کریم نے اس سے پوچھا تو اسنے بتایا کہ میں ہی کنویں کا پنگھٹ توڑ رہا تھا پھر آپ نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا بعد مین پتہ چلا کہ اسکو درگاہ حافظ شاہ کے مزار سے سزا ملی تھی اوراب سائیں کریم کی دعا سے سزا معاف ہوگئی۔

سائیں کریم کا پشتو زبان میں دعا کرنا۔

استاد عزیز اللہ میمن گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ فجر کی نماز کے بعد سائیں کریم اپنے والد صاحب سائیں خمیس علی شاہ بادشاہ علیہ الرحمہ کی مزار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک پٹھان سائیں کریم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ مجھے دعا کریں، آپ اسے اپنے مراقبہ والی جگہ پر لیکر گئے وہاں ایک بوڑھی عورت بھی بیٹھی ہوئی تھی، اس نے بھی عرض کی کہ قبلہ میری ایک ٹانگ معذور ہے دعا فرمائیں کہ ٹھیک وہ ہو جائے۔ آپ نے اس پٹھان کی دلجوئی فرماتے ہوئے اس کے لیے پشتو زبان میں دعا مانگی اور اس کے ساتھ اس عورت کی صحتیابی کے لیے بھی دعا فرمائی۔ سائیں کریم کی دعا سے اس عورت کی ٹانگ بلکل ٹھیک ہوگئی۔

ٹی بی کی بیماری کا دعا سے ختم ہونا۔

استاد عزیز اللہ میمن گمبٹ شہر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ یہ واقعہ اس کے ساتھ پیش آیا ۱۹۶۴ میں موجودہ ریشم گلی کے پاس گمبٹ میں شاہ فیصل مسجد کے دروازے کے قریب دو سیدوں کی مزاریں تھیں، ان کے اوپر ایک بیری کا درخت تھا میں اپنا بیٹا ساتھ لیکر اس بیری کے درخت سے بیر توڑنے کے لیئے اوپر چڑھا بیر لیکر نیچے آیا، کچھ عرصے بعد میرا تبادلہ مورو شہر ہو گیا۔ صبح کو جب ڈیوٹی پر جا رہا تھا تو میری ناک اور منہ سے خون بہنے لگا، چیک اپ کروایا تو پتہ چلا کہ ٹی بی ہو گئی ہے، دونوں پھیپھڑے کمزور ہو گئے ہیں ڈاکٹروں نے چھ ماہ آرام کا مشورہ دیا۔ میں سرکاری ملازم تھا اتنی زیادہ چھٹی ملنا مشکل تھی۔ میں سائیں کریم کے پاس آکر رونے لگا، آپ نے میری صحتیابی کی دعا فرمائی، اس کے بعد جب میں چیک اپ کے لیے خیرپور گیا تو پتہ چلا کہ میں تو بلکل صحتمند ہو چکا ہوں اور ڈاکٹروں نے مجھے ٹی بی کی دوائیں کھانے سے منع کر دیا۔

سائیں کریم کا چور سے مور بنانا۔

درازا شریف کے گامن جونیجو نے بتایا کہ میں جوانی میں مشہور چور ہوا کرتا تھا سارا علاقہ مجھ سے بیزار تھا میں ایک بڑی کلہاڑی لیکر گھومتا تھا۔ ایک دن میں سخت بیمار پڑ گیا، کمزوری اتنی ہو گئی تھی کہ چارپائی سے اٹھنا بھی محال تھا، میری یہ حالت دیکھ کر فیض احمد جونیجو مجھے سائیں کریم کے پاس لیکر آیا، آپ نے پوچھا کیا ہوا ہے اسکو؟ فیض محمد نے عرض کی کہ یہ قبلہ بیمار ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا کہ تم

اس کے کرتوتوں کا تو پتہ ہے نا، فیض محمد نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی قبلہ انہی کرتوتوں کی وجہ سے تو اس کا یہ حال ہوا ہے، شاید اس پر خدا ناراض ہوا ہے اس لیے آپ تو اللہ پاک کے بہت ہی پیارے بندے ہیں اسے معافی دلوادیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو بیل کی طرح خسی نہ کر دیں؟۔ اس کے بعد سائیں کریم میری چارپائی کے پاس آئے اور مجھ پر پڑھ کر دم کیا۔ اس دم کا اتنا اثر ہوا کہ میں اٹھ کر چارپائی پر بیٹھ گیا پھر فرمایا کہ اٹھو اب مسجد میں جا کر درود شریف پڑھو، اس دن سے میں صحتمند ہو گیا۔

کوڑھ کے مرض سے شفایاب ہونا۔

نور محمد سہتو ساکن گوٹھ دیہات نزد خانواہن تحصیل کنڈیارو ضلع نوشہر وفیروز نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکو محمد یعقوب گوٹھ مڈ والے نے بتایا کہ سائیں کریم کے ایک مرید کو کوڑھ کی بیماری ہو گئی اس نے اپنے طور پر بہت تگ و دو کی لیکن بیماری سے شفایاب نہ ہو سکا۔ بیماری دن بہ دن زور پکڑتی جا رہی تھی آخر سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رو کر روداد سنائی۔ وہ درگاہ پر ہی مقیم تھا کہ ایک دن سائیں کریم نے اسے فرمایا کہ فقیر آج عشاء کی نماز میں میری دائیں طرف کھڑے ہونا۔ اس فقیر نے ایسا ہی کیا جب آپ نے سلام پھیرا تو اسکو مبارکباد دی اور کہا کہ آج رات تمہاری بیماری ختم ہو جائیگی۔ وہ اس خوشخبری کی وجہ سے رات کو ٹھیک طرح سے سو بھی نہ سکا۔ فجر کی نماز سے پہلے ہی اٹھا اور لگا آئینہ تلاش کرنے تاکہ وہ اس میں اپنا چہرہ دیکھ سکے۔ لیکن اسکو کہیں بھی آئینہ نہیں مل رہا تھا، وہ وہاں سے سائیں محمد شاہ بادشاہ کے بنگلے پر آیا وہاں آئینے میں اپنا

چہرہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ اس کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گیا تھا۔ اس نے صبح کی نماز سائیں کریم کی اقتدا میں ادا کی پھر اپنے گاؤں روانہ ہو گیا۔

اولاد کے حق میں سب سے افضل دعا اس کے والدین کی ہوتی ہے۔

نور محمد سہتو گوٹھ دیہات نزد خانواہن تحصیل کنڈیارو ضلع نوشہروفیروز والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کی شادی نہیں ہو رہی تھی اس کی ماں اسے اپنے ساتھ لیکر سائیں کریم کے پاس درگاہ شریف پر آئی، اسکی ماں نے سائیں کریم سے عرض کی کہ قبلہ دعا فرمائیں کہ اس کی شادی ہو جائے، آپ نے فرمایا کہ تم اس کی ماں ہو تم دعا مانگو ہم آمین کہتے ہیں، میری ماں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ قبلہ آپ اللہ کے پیارے بندے ہو، ولی اللہ ہو، آپ دعا فرمائیں، آپ نے فرمایا کہ اولاد کے حق میں سب سے افضل دعا اس کے والدین کی ہوتی ہے، تم دعا مانگو، اسکے بعد میری ماں نے دعا مانگی اس کے ساتھ سائیں کریم نے بھی دعا مانگی میری ماں نے سائیں کریم کو عرض کیا کہ اب آپ دعا مانگیں پھر آپ نے دعا فرمائی اور میری شادی اسی مہینے میں ہو گئی۔

سائیں کریم کی دعا سے یکے بعد دیگرے تین بیٹوں کا پیدا ہونا۔

حاجی میر محمد شیخ میہڑ شہر ضلع دادو والا جو اس وقت قاسم آباد، حیدرآباد میں رہتا ہے اس نے بتایا کہ اسے اولادِ نرینہ نہیں تھی، کسی نے اسے بتایا کہ گمبٹ جاؤ، وہاں سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائینگے تو کرم ہو جائیگا۔ میں گمبٹ شریف آیا جیسے ہی درگاہ شریف پہنچا، سائیں کریم نے مجھے ارشاد فرمایا

کہ بیٹھ کر درود پاک پڑھو، میں درود پاک پڑھنے بیٹھ گیا، میں نے دل میں سوچا کہ سائیں کریم نے نہ لنگر کا پوچھا نہ ہی حال احوال پوچھا؟ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ سائیں کریم نے بلا کر مجھے اپنے ساتھ بٹھایا لنگر کروایا پھر دعا فرمائی اسی دعا کی برکت سے مجھے تین بیٹے یکے بعد دیگرے پیدا ہوئے۔

جب ایک روٹی دس روپے میں بکے گی تب بھی تم بھوکے نہیں مروگے

سجاول دین تنیور ٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول تنیہ بقاشاہ والے نے بتایا اسکو غلام قادر بھرٹ گوٹھ بھورٹی تحصیل کنڈیارو والے نے بتایا کہ وہ یاسین شریف کا ورد زیادہ کیا کرتا تھا، ایک دفعہ سائیں کریم کے پاس حاضر ہو کر عرض کی قبلہ دعا کریں، آپ نے فرمایا کہ استاد جب ایک روٹی دس روپے کی بکے گی تب بھی تم بھوکے نہیں مروگے۔ کچھ عرصے کے بعد میرا تبادلہ نوابشاہ ہو گیا وہاں پتہ چلا کہ چکرا بازار، گلزار مسجد میں بغداد شریف سے حضور غوث پاک کی درگاہ شریف کے سجادہ نشین تشریف لا رہے ہیں، میں بھی دعا کے لیے وہاں پہنچ گیا، لیکن وہاں رش اتنا تھا کہ پاؤں رکھنے کی بھی جگہ نہ تھی، میں نے سوچا کہ جب سائیں مسجد سے باہر تشریف لائینگے تو جوتا مبارک پہننے کے لیئے ضرور کچھ وقت دروازے پر رکیں گے، تو اس وقت دعا کے لیئے عرض کروں گا۔ جب سائیں نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو میں نے قریب جا کر عرض کی قبلہ میرے لیئے دعا فرمائیں آپ نے مجھے دیکھ فرمایا کہ تمہارے لیئے یہی دعا کافی ہے کہ جب ایک روٹی دس روپے کی بکے گی تب بھی تم بھوکے نہیں مروگے۔

مرید کو دس ہزار روپے عطا فرمانا۔

گامن جونیجو نے بتایا کہ ملاں امام بخش نے سائیں کریم سے دس ہزار روپے ادھار مانگے آپ نے پوچھا کیا کروگے؟ اس نے کہا کہ ضروری کام میں ہیں آپ نے فرمایا کہ واپس کروگے؟ عرض کی کہ ہاں واپس کرونگا، امام بخش کو پیسے سائیں کریم نے دے تو دیئے، لیکن اس نے واپس نہیں کیے۔ سائیں محمد شاہ باشاہ کو جب پتہ چلا تو انہوں نے امام بخش کو بلوا کر کہا کہ پیسے واپس کرو ورنہ جیل میں ڈلوادونگا۔ امام بخش نے ڈر کر سائیں کریم کو آکر بتایا، آپ نے فرمایا کہ تم فکر مت کرو، اور اسی وقت سائیں محمد شاہ بادشاہ کو بلوایا اور امام بخش کے سامنے انہیں فرمایا کہ بیٹا اس کا نام کیا ہے؟ سائیں محمد شاہ بادشاہ نے کہا کہ، امام بخش۔ آپ نے فرمایا کہ جس کو امام ہی بخش دیں تو ہم کون ہوتے ہیں اس سے لینے والے۔ بیٹا اگر ہمیں اللہ تعالیٰ دے رہا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے مریدوں کی ضروریات پوری کریں۔

قبلہ، آپ کی درگاہ پر بھی ہم دال کھائیں؟

گامن جونیجو نے بتایا کہ ایک دن درگاہ شریف پر بیٹھے ہوئے تھے کہ لنگر آیا، سب کو کہا گیا کہ تین تین یا چار چار ہو کر بیٹھیں۔ سب لنگر کھانے لگے ایک آدمی کے سامنے جب لنگر کی دال رکھی گئی تو اس نے دال سے بھرا برتن توڑ دیا۔ برتن ٹوٹنے کی آواز سن کر سائیں کریم اس کے پاس آئے تو اس نے عرض کی کہ قبلہ، آپ کی درگاہ پر بھی ہم دال کھائیں؟ یہ دال تو دستگیر کے در پر بھی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی، یہ سن کر آپ مسکرائے اور جیب سے پیسے نکال کر ایک مرید

سے کہا کہ جتنے دن بھی یہ شخص درگاہ پر رہے اسکو ہوٹل سے گوشت کھلایا جائے۔

پیاسے باراتیوں کو پانی پلانا۔

حافظ ربڈنو گوٹھ بھٹیوں صدرجی تحصیل کنگری ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے اسکے والد حسین بخش نے بتایا کہ ایک دفعہ ہم سائیں کریم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے مجھے اور سہراب بھنگر کو حکم فرمایا کہ آپ جلدی لنگر کھا کر پانی کے دو مٹکے اٹھائیں اور فلاں جگہ پر جاکر کھڑے ہوجائیں وہاں سے ایک بارات گذرے گی، وہ لوگ پیاسے ہیں آپ انہیں پانی پلا کر واپس آجائیں، پھر ہم نے ایسا ہی کیا۔

عباسی فقیر، پیروں کی دال نہیں کھاتا۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ سگیوں والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے محمد جمن عباسی خانواہن والے نے بتایا کہ اسے کسی دوست نے کہا کہ چلو میں تمہیں سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ کی زیارت کروا آؤں۔ اس نے اپنے دوست سے کہا کہ یار، ان پیروں کی درگاہوں پر کھانے میں صرف دال ملتی ہے ، میں دال کھانے نہیں چلونگا۔ اسکا دوست اسے زبردستی درگاہ گمبٹ شریف لے آیا، جب ان دونوں کے لیے لنگر آیا تو سائیں کریم نے خلیفے سے فرمایا کہ یہ عباسی فقیر، پیروں کی دال نہیں کھاتا اس کے لیے گوشت لے آؤ۔ محمد جمن سائیں کریم کی محفل سے بہت متاثر

ہوا اور اسی دن مرید بھی ہوا۔ کچھ دنوں بعد اسکے گھر سے چوری ہوگئی، وہ گمبٹ شریف سائیں کریم کے پاس آیا اور سارا ماجرہ بیان کیا۔ آپ نے اسے فرمایا کہ قلم اور کاغذ اٹھاؤ، اس نے جب قلم اور کاغذ لیا تو آپ نے اسے کچھ لوگوں کے نام لکھوائے اور فرمایا کہ تمہارے چور یہی ہیں، اب جاؤ اور ان سے اپنا چوری کیا ہوا سامان لے لو۔ وہ جب سائیں کریم کے بتائے ہوئے پہلے چور کے پاس پہنچا اور اس چور کو اسکے باقی ساتھیوں کے نام بھی بتائے تو وہ حیران ہوگیا۔ جب اس نے چور کو بتایا کہ اسے یہ سارے نام سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ گمبٹ والے نے بتائے ہیں تو اس نے چوری کیا ہوا مکمل سامان اس کے حوالے کردیا۔

ایک لاکھ اور موٹرکار کو ٹھکرانا۔

حکیم محمد مراد لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دن جام کانھو خان سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا، انکے ساتھ سائیں محمد شاہ بادشاہ بھی تھے۔ عرض کی کہ قبلہ، اگر سائیں کریم ہمارے غریب خانے پر تشریف فرما ہونگے تو نذرانے میں ایک لاکھ روپیہ اور ایک موٹر گاڑی دونگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جام صاحب، جو اللہ والوں کے در کی حاضری دیتا ہے اسکو ہر قدم پر اللہ رحمت بھیجتا ہے اور جو اللہ والوں کو اپنے گھر بلاتا ہے وہ اس نعمت سے محروم رہتا ہے، اب جو آپ کو پسند ہو؟

جو اللہ گمبٹ میں ہے، وہی مکے میں بھی ہے۔

قبلہ مرشد سائیں سخی سید محمد عبداللہ شاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں کریم جب حج کے لیئے گئے تھے تو وہاں بھی انکے جود سخا کا یہی عالم تھا کہ کوئی سوالی خالی ہاتھ نہ جاتا تھا۔ایک دن آپ اپنے رفیقوں کے ساتھ مکہ پاک میں ،جہاں آپ کا قیام تھا،وہاں بیٹھے ہوئے تھے، کہ ایک شخص آیا آپ کی قدم بوسی کی اور عرض کرنے لگا کہ قبلہ میرے پیسے ختم ہوگئے ہیں میں سید ہوں آپ کے علاقے کا رہنے والا ہوں، میری کچھ مدد کریں۔ سائیں کریم کی محفل میں سائیں محمد شاہ بادشاہ بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے انہیں مخاطب ہوکے فرمایا کہ محمد شاہ ،اس سید کی مدد کرو۔ سائیں محمد شاہ بادشاہ نے جواب دیا کہ باباسائیں ، یہ گمبٹ نہیں مکہ پاک ہے اگر ہم نے یہاں اپنے پیسے اس طرح خرچ کرنے شروع کر دیئے تو کیا ہم لوگوں سے ادھار مانگتے پھریں گے ؟سائیں کریم محفل کا رنگ دیکھ کر خاموش رہے ۔ اتنے میں ایک اور شخص آیا، آپ کی قدم بوسی کرنے کے بعد کہنے لگا کہ قبلہ میں آپ کے شہر کا رہنے والا ہوں مجھے واپس آنے میں کچھ وقت لگے گا آپ مہربانی فرماکر یہ دس ہزار روپے اپنے پاس رکھ لیں، میں جب واپس گمبٹ آؤنگا تو آپ سے آکر لے لونگا۔یہ کہہ کر اس نے پیسے سائیں کریم کے قدموں میں رکھ دیئے، آپ نے ان پیسوں میں سے دو ہزار روپے اس سید کو دیئے،باقی اپنے پاس رکھے اور سائیں محمد شاہ بادشاہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ محمد شاہ،جو اللہ گمبٹ میں ہے وہی مکہ میں بھی ہے،نہ اس نے وہاں چھوڑا ہے نہ یہاں چھوڑیگا۔

درگاہ میں صوفیانہ کلام کی محفل۔

قبلہ مرشد سائیں سید محمد موریل شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ سائین کریم نے درگاہ ھنباہ شریف کے سجادہ نشین سائیں فیض دریا بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ آپ درگاہ شریف پر تشریف لائیں کچھ دنوں کے بعد سائیں فیض دریا بادشاہ درگاہ پر آئے تو آپ کے ساتھ گانے بجانے والے صوفی فقراْ بھی تھے۔ آپ نے درگاہ شریف کے اندر ان صوفی فقراْ کے آنے کی اجازت مانگی تو سائیں کریم نے اجازت دے دی۔ جب سائیں کریم کے پاس بیٹھے کافی دیر ہوگئی تو سائیں فیض دریا بادشاہ نے عرض کی کہ قبلہ، صوفیانہ محفل کی اجازت ہے؟ آپ نے اجازت دی اور اس طرح سائیں کی موجودگی میں صوفیانہ محفل ہوئی۔

حروفِ مقطعات کی تلاوت کے دوران سائین کریم کی کیفیت۔

نور محمد سہتو گوٹھ دیہات نزد خانواہن تحصیل کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ وہ سائیں کریم کی دربار میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا، آپ نے اسے اپنے پاس بٹھالیا محفل میں خاموشی چھاگئی ،اس شخص نے حروفِ مقطعات کی تلاوت شروع کی تو آپ نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور اپنا سَر مبارک ہلاتے رہے، اس وقت ایسے لگ رہا تھا جیسے آسماں سے ہیرے اور جواہرات کی بارش ہو رہی ہو،پوری محفل پر ایک وجدانی کیفیت طاری تھی۔

دیوار پر لکھے شعر پڑھنے سے سوالی کا مطلب پورا ہونا۔

جعفر آباد بلوچستان والے محمد علی کھوسو نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ میں اپنے رشتیدار میر عبدالغفار کھوسہ سے سائیں کریم کی تعریف سن کر گمبٹ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، سائیں کریم حویلی پر تھے میں آپ کے انتظار میں بیٹھ گیا میں نے دل میں خیال کیا کہ سب سے پہلے سائیں کریم سے یہ گذارش کرونگا کہ جو ہماری آپس کی دشمنیاں چل رہی ہیں وہ ختم ہوں اور دیگر تکالیف بھی دور ہوں، ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ سامنے دیوار پر فارسی میں یہ شعر لکھا دیکھا کہ،

رنج و سختی گر نہ بیند، مرد کامل کے شود۔

جس کا ترجمہ یہ تھا کہ اگر تم تکالیف اور سختیاں برداشت نہیں کروگے تو مرد کامل کیسے بنوگے؟ میں نے دل میں سوچا کہ یہ میرے ہی سوال کا جواب ہے۔

جو بھیجوگے وہی پہنونگا۔

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ سائیں محمد شاہ بادشاہ نے دورانِ مجلس بتایا کہ ایک غریب پنجابی کو ہم نے سائیں کریم کی نیت کپڑوں کا ایک جوڑا دیا، جس پر اس نے عرض کیا کہ اس نے زندگی میں سوائے دھوتی کے کبھی شلوار نہیں پہنی تو ہم نے اسے دھوتی لاکر دے دی۔ کچھ دنوں کے بعد سائیں کریم کو میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ نے دھوتی پہنی ہوئی ہے میں نے آپ سے پوچھا کہ قبلہ آپ دھوتی تو پہنتے ہی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ بیٹا، جو بھیجوگے وہی پہنونگا۔

دورانِ مراقبہ گنبد میں موجود پرندوں نے بھی خاموشی اختیار کرلی۔

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ۱۹۶۵ میں جب سائیں کریم حج کے لیئے روانہ ہوئے تو ایک رات آپ نے حیدرآباد میں جاموٹ صاحب کے بنگلے پر قیام فرمایا، وہاں میں نے آپ سے دریافت کیا کہ تہجد کی نماز میں کیا پڑھنا چاہئیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہر کعت میں تین مرتبہ ربنا آتنا پوری دعا اور تین مرتبہ قل ھو اللہ پڑھنا چاہیئے۔ دوسرے دن آپ نے سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی علیہ الرحمہ کے دربار پر حاضری دی اور جب آپ حج سے واپس ہوئے تو راستے میں حضرت سخی لال شہباز قلندر سرکار کی درگاہ پر حاضر ہوئے، وہاں آپ نے آدھا گھنٹہ مراقبہ فرمایا تو دورانِ مراقبہ گنبد میں موجود پرندوں نے بھی خاموشی اختیار کرلی۔ درگاہ کے کنجی بردار کی دعوت پر انکے ہاں بھی تشریف لے گئے، وہاں آپ نے یہ بتایا کہ نجف اشرف میں دربارِ مولا علی علیہ السلام کی زیارت کے دوران ہمیں حکم ہوا کہ آپ اپنی درگاہ پر پہنچو اور پھر یہی حکم شہنشاہِ بغداد حضور غوث پاک کی حاضری کے دوران بھی ملا۔

تین دن لاڑکانہ میں قیام۔

حکیم محمد مراد شیخ لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں کریم ۱۹۶۵ میں فریضۂ حج ادا فرمانے کے بعد جب واپس درگاہ گمبٹ شریف تشریف لارہے تھے تو اس دوران آپ لاڑکانہ بھی تشریف لائے، جیسے ہی آپ کی گاڑی اسٹیشن پہنچی تو بارش شروع ہوگئی، آپ کے استقبال کے لیے اسٹیشن پر آئے

عقید تمندوں نے آپ کو لکڑی کی بنے پالکی میں آپ کو بٹھایا گیا، آپ کی آمد کی خوشی میں سارا شہر بند ہو گیا۔ آپ نے مدرسہ ٔ جیلانیہ کا سنگِ بنیاد رکھا، اُس موقع پر حضرت قبلہ سائیں مفتی محمد قاسم مشوری صاحب بھی موجود تھے۔ آپ نے تین دن لاڑکانہ میں قیام فرمایا۔

پرائے جانور میں کوئی رسہ نہیں ڈالتا۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ فقیر محمد حسن دایو اسسٹنٹ مختیاکار لاڑکانہ والے نے آپ کو بتایا کہ وہ سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کا مرید ہونے کے بعد اس نے سائیں کریم سے عرض کی کہ مرشد سائیں ہم سچل سرمست کی درگاہ پر بھی جاتے رہتے ہیں اگر آپ منع فرمائینگے تو آج کے بعد نہیں جائینگے، آپ نے فرمایا کہ اللہ والا اہلِ حیات ہو یا اہلِ ممات، اس کی زیارت کرنا ثواب ہے لیکن یاد رکھ، پرائے جانور میں کوئی رسا نہیں ڈالتا۔

سائیں رکھیل شاہ کا کہنا کہ ہم دستگیر کے فقیر ہیں۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ جس وقت سائیں خمیس علی شاہ □ درگاہ گمبٹ شریف کے سجادہ نشین تھے، اس وقت سائیں غلام مرتضیٰ شاہ مسافری پر بلوچستان کے علاقے بھاگ ناڑی میں کسی مرید کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ سائیں رکھیل شاہ بادشاہ کو کسی نے بتایا کہ رانی پور

گمبٹ کا جیلانی شہزادہ یہاں آیا ہوا ہے۔ آپ نے یہ سنا تو ان سے ملنے کے لیئے چلے آئے۔ دورانِ ملاقات سائیں کریم نے سائیں رکھیل شاہ بادشاہ سے شجرہ مبارک کے بارے میں پوچھا تو سائیں رکھیل شاہ بادشاہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ قبلہ، ہمیں تو بس یہ معلوم ہے کہ ہم دستگیر کے فقیر ہیں۔

ہمیں بھی گمبٹ میں ہی اللہ تعالیٰ سب کچھ دیگا۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ انکو کوئٹہ کے بروہی قوم والے شخص نے بتایا کہ سائیں کریم بلوچستان میں محمود فقیر لانڈھیوں والے کی دعوت پر تشریف لائے ہوئے تھے محمود فقیر کی مہمانوازی مشہور تھی۔ سائیں کریم کے دو خلیفوں نے دل میں سوچا کہ محمود فقیر کی مہمانوازی کو آزماتے ہیں، دیکھتے ہیں کہ فقیر اس ویرانے میں ہمیں بھُنی ہوئی سِویاں کیسے کھلاتا ہے ؟ جس وقت سائیں کریم وہاں سے رخصت ہونے لگے تو دور سے ایک شخص اونٹ کو تیز دوڑاتا ہوا وہاں پہنچا اور بھنی ہوئی سویوں کی دیگچی اتار کر محمود فقیر کے حوالے کی اور عرض کی کہ قبلہ میں نے ایک منت مانی تھی جو پوری ہوئی ہے اس لیئے میں آپکے لیے یہ سویاں لایا ہوں۔ وہ سویاں سب نے کھائیں اور پھر آگے روانہ ہوئے۔ جب اگلی دعوت پر رکے تو وہاں قیام کے دوراں ان دونوں خلیفوں نے سائیں کریم کو یہ بات بتائی کہ کیسے انہوں نے محمود فقیر کی مہمانوازی کو پرکھنا چاہا تھا۔ یہ سن کر آپ نے انکو سخت تنبیہ کی کہ کسی ولی

اللہ کو کبھی بھی آزمانا نہیں چاہیے، چاہے وہ اہلِ حیات میں سے ہو یا اہلِ ممات میں اور آج ہم نے ایک سبق سیکھ لیا کہ جب محمود فقیر کو اللہ تعالیٰ اس بیابان میں نہیں چھوڑتا اور ہر نعمت مہیا فرماتا ہے تو ہمیں کیوں چھوڑیگا ہم تو دستگیر کی اولاد ہیں، ہم کیوں در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھریں آج سے ہماری مسافری بھی ختم ہمیں بھی گمبٹ میں ہی اللہ تعالیٰ سب کچھ دیگا۔

آج کی رات چوری کرنے چلیں گے۔

فقیر میاں محمد ابراہیم سجادہ نشین درگاہ میاں فیض محمد فقیر علیہ الرحمہ گوٹھ سگیوں تحصیل سوبھودیرو ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ رسول بخش حاجانو آئل انجنوں کا مستری تھا، اس نے بتایا کہ وہ رمضان شریف میں سائیں کریم کے پاس آیا۔ پہلی رات جب تراویح کی نماز پڑھی تو وہ تھک گیا دوسری رات وہ سائیں محمد موریل شاہ کے ساتھ چلا گیا، جب واپس آیا تو آپ نے پوچھا کہ تراویح کیوں نہیں پڑھی؟ اس نے جھوٹ بولا کہ کام تھا، پھر آپ نے اسے اپنے نزدیک بلا کر کہا کہ آج رات ہم چوری کرنے چلیں گے۔ پھر کچھ دیر کے بعد اسے اپنے ساتھ لیکر گمبٹ شہر سے باہر نکل آئے، شہر سے باہر کوئی درگاہ تھی جہاں رکھے ہوئے پانی کے مٹکے بھرے، پھر دوسری درگاہ شریف پر تشریف لائے، وہاں پر ایک مٹکا پانی کا بھرا اور پانی کا چھڑکاؤ بھی کیا، پھر وہاں سے پیدل ریلوے لائین کراس کی، وہاں پولیس کی چوکی تھی لیکن پولیس والوں نے جیسے ہمیں

دیکھا ہی نہیں۔ جب ہم درگاہ شریف پر واپس پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اب تم آرام کرو ہم بھی حویلی جا کر آرام کرتے ہیں۔

بھٹائی صاحب سے روحانی کچہری۔

قبلہ مرشد سائیں سخی سید محمد عبداللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں کریم جب دوسرے حج کے لیئے گمبٹ شریف سے روانہ ہوئے تو بھٹائی صاحب کی دربار پر بھی آئے۔ وہاں کے کنجی بردار پنھل فقیر نے سائیں کریم کا استقبال کیا اور دورانِ حاضری آپ سے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ قبلہ، میں بے اولاد ہوں میرے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ بھٹائی صاحب کے روضہ مبارک کے اندر کچھ دیر بیٹھنے کے بعد آپ نے حکم فرمایا کہ روضہ مبارک کو خالی کرو اور کنجی بردار سے فرمایا کہ باہر سے کسی کو اندر مت آنے دینا۔ جب سب باہر نکل آئے تو روضہ مبارک کے اندر سے گفتگو اور ہنسنے کی آوازیں آنے لگیں، جو باہر بیٹھا ہر شخص سن رہا تھا، جب آپ روضہ مبارک سے باہر تشریف لائے تو پنھل فقیر کو بیٹے کی مبارکباد دی۔ سائیں کریم جب گاڑی میں بیٹھے تو سائیں محمد شاہ بادشاہ نے آپ سے پوچھا کہ قبلہ، روضہ مبارک میں آپ کے ساتھ کون تھے؟ آپ نے فرمایا کہ شاہ حبیب اور بھٹائی صاحب تھے۔

بزرگوں کی سائیں کریم کے پاس حاضری۔

قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک مرتبہ سائیں کریم کی پاس حضرت سائیں محمد شاہ بخاری واسو کلہوڑن

والے، حضرت سائیں تاج محمد آریجا والے، حضرت سائیں مفتی محمد قاسم مشوری صاحب اور حضرت سائیں خواجہ غلام صدیق شہداد کوٹی کے سجادہ نشین آئے ہوئے تھے، آپ نے حاجی قربان سہتو کو ان بزرگوں کی خدمت پر مامور کیا تھا۔

مست فقیر کا درگاہ پر آنا۔

قبلہ مرشد سائیں سید محمد موریل شاہ جیلانی نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ کہ ایک دفعہ سائیں کریم حویلی پر تھے کہ ایک مست فقیر درگاہ شریف والی مسجد میں آکر بیٹھ گیا اور ایک مرید سے کہا کہ سائیں سے کہو کہ ہمارے لیے لنگر بھیجے۔ جب آپ کو اطلاع دی گئی تو آپ نے اپنے خاص برتنوں میں وہی لنگر جو خود تناول فرمارہے تھے،اس مست فقیر کے لیے بھیجا،وہ مست فقیر لنگر کھانے کے بعد چلا گیا۔

ذوالفقار علی بھٹو کی درگاہ گمبٹ شریف پر حاضری۔

گوٹھ وسریو واہن کے وڈیرہ بیڑو جو نیجو نے بتایا کہ وہ حاجی غلام رسول مکی اور ملان امام بخش کے ساتھ سائیں کریم کے پاس حاضر ہوئے تو دیکھا کہ بھٹو صاحب بھی آئے ہوئے تھے،سائیں کریم نے ہمیں دیکھ کر بھٹو سے فرمایا کہ انکی سرکاری زمین کی جاگیر کا مسئلہ ہے انکا یہ مسئلہ حل کرو۔ بھٹو نے عرض کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ میں وزیر اعظم بن جاؤں پھر انکا یہ مسئلہ حل ہو جائیگا۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا،تم وزیر اعظم بھی بنو گے لیکن پھر ہم ہوں یا نہ ہوں،انکا مسئلہ ضرور

حل کرنا اور اپنا وعدہ یاد رکھنا۔ جب بھٹو وزیر اعظم بنا تو ہم سب لاڑکانہ ان سے ملنے گئے، بھٹو صاحب سے ملاقات ہوئی اور ہم نے اپنا مسئلہ بتایا تو بھٹو نے سخت لہجے میں انکار کر دیا، لیکن جب حاجی غلام رسول مکی نے سائیں کریم کا نام لیا اور بھٹو کو سائیں کریم سے کیا ہوا اپنا وعدہ یاد دلایا تو بھٹو کا لہجہ ایک دم ٹھنڈا ہو گیا اور اسی وقت ڈپٹی کلکٹر خیر پور کو حکم دیا کہ ان لوگوں کا کام کر دو اور پھر ایسا ہی ہوا۔

سائیں کریم کا بھٹو صاحب کو درگاہ شریف پر ٹوپی پہنوانا۔

اللہ ودھایو لاکھو نے بتایا کہ میں سائیں کریم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ بھٹو صاحب آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ کے پاؤں کو چھو کر عرض کی قبلہ دعا کریں کہ میں پاکستان کا وزیر اعظم بنوں۔ آپ نے فرمایا کہ بھٹو، تم پہلے اپنے سر کو ڈھانپ لو، دعا پھر قبول ہو گی اور ایک خدمتگار کو حکم دیا کہ ٹوپی لاؤ، بھٹو نے وہ ٹوپی پہنی اسکے بعد آپ نے اسکے لیے دعا مانگی ۔

مولوی کا اعتراض کرنا، پھر معافی مانگنا۔

استاد رستم علی مہر ساکن گوٹھ نزد وڈابوزدار نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ پنجاب کا ایک عالم سائیں کریم کے پاس حاضر ہوا اور دوران گفتگو آپ سے کہا کہ قبلہ، آپ کی داڑھی مبارک زیادہ لمبی ہے ،اس کی شریعت میں اجازت نہیں ہے۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ مولوی صاحب، آپ صحیح فرما رہے ہیں، اسی رات اس مولوی نے خواب میں دیکھا کہ سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ اپنی داڑھی مبارک سے نبی پاک ﷺ کے روضہ ٔاقدس میں جھاڑو دے رہے ہیں ۔ صبح جب سائیں کریم نماز کے لیئے تشریف آئے تو اس مولوی نے معافی مانگی۔

مرشد سے جھوٹ بولنے کی سزا

محمد بچل پیرزادہ ساکن بھٹیوں صدر جی تحصیل کنگری ضلع خیرپور نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کے ماموں استاد روشن علی پیرزادہ نے بتایا کہ سائیں کریم کی ایک بھینس کسی مرید کے پاس تھی کچھ سالوں کے بعد وہ مرید جب سائیں کریم کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا کیا کہ ہماری بھینس نے کوئی بچھڑا دیا ہے یا ابھی تک اکیلی ہے؟ اس نے سائیں کریم سے جھوٹ بولا کہ قبلہ، ایک بچھڑا دیا تھا لیکن بیمار ہو کر مر گیا۔ وہ مرید ابھی درگاہ پر ہی تھا کہ سائیں کریم کی بھینس کے بچھڑے نے اس کے گھر کی ہر عورت کو تنگ کرنا شرع کر دیا، وہ کسی کی قابو میں نہیں آرہا تھا، نہ ہی وہ چپ ہو رہا تھا۔ دوسرے دن جب وہ مرید گھر آیا تو گھر

کی عورتوں نے اسکو سارا ماجرہ سنایا۔ عورتوں کی روداد سنتے ہی اسکے دل کو یہ بات لگ گئی کہ یہ سائیں کریم سے جھوٹ بولنے کی سزا ہے۔ دوسرے دن علی الصبح وہ بچھڑا لیکر درگاہ پر حاضر ہوا اور سائیں کریم سے معافی مانگی۔

سائیں کریم کی مہربانی سے آگ کا رخ تبدیل ہو جانا۔

حافظ محمد افضل تنیو گوٹھ تنیہ نزد باقرانی ضلع لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ اچانک انکے گھروں میں آگ لگ گئی، میرے نانا نے سائیں کریم کو پکارنا شروع کیا، تھوڑی دیر بعد ہی سائیں کریم کی کرم نوازی سے آگ نے اپنا رخ تبدیل کر دیا اور آہستہ آہستہ آگ بجھ گئی۔ اس طرح ہم ایک بڑی تباہی سے بچ گئے۔

پولیس کو کچھ نہ ملا

حافظ محمد افضل تنیو ساکن گوٹھ تنیہ نزد باقرانی ضلع لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ گاؤں کے وڈیرے نے کسی کی چوری کروا کے اسکا سامان ہمارے گھروں میں پھینکوا دیا، ہمیں اسکا پتہ ہی نہ چل سکا وڈیرے نے پولیس کو اطلاع دی کہ چوری ہم نے کی ہے، پولیس نے ہمارے گھر کا چپہ چپہ چھان مارا، لیکن انہیں چوری کے سامان کا ایک تنکہ بھی نہ مل سکا۔ جب پولیس چلی گئی تو وہ چوری شدہ سامان ہمیں وہیں سے ملا، ہم نے وہ سامان وہاں سے اٹھا کر دور ویرانے میں پھینک

دیا۔میں نے اپنے نانا سے پوچھا کہ نانا یہ چوری شدہ سامان پولیس کو نظر کیوں نہیں آیا تھا؟؟تو اس نے جواب دیا کہ بیٹا، یہ سب مرشد کریم کی مہربانی تھی۔

وڈیرہ آج پگ نہیں پہنی ؟۔

حافظ محمد افضل تنیو گوٹھ تنیہ نزد باقرانی ضلع لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ۱۹۵۸ کے مارشل لائ کے دوران چاول کے کاروبار پر پابندی تھی ،اُس کا نانا بیگ محمد تنیو چاول کے کاروبار کے جرم میں پکڑا گیا اور اسکے چاول بھی ضبط کیے گئے ۔اس بات کی وجہ سے نانا کو دل کا عارضہ ہو گیا،وہ بہت لاغر و کمزور ہو گیا اسکی کمزوری اتنی بڑھ گئی کہ اس کی جسم کے بال بھی جھڑنے لگے۔ایک رات وہ کشتی میں بیٹھ کر سائیں کریم کی طرف روانہ ہوا جب درگاہ شریف پہنچا تو اس وقت سائیں کرم حویلی کی طرف جارہے تھے آپ نے جب نانا بیگ محمد کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ وڈیرہ کیوں آج پگ نہیں پہنی ؟؟نانا نے عرض کی کہ قبلہ کیسا وڈیرہ اور کہاں کی پگ ؟؟سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ پھر نانا نے سارا ماجرہ سائیں کریم سے بیان کیا،نانا نے عرض کی کہ قبلہ قرضہ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔آپ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں سب ٹھیک ہو جائیگا۔سائیں کریم نے صبح کو لنگر میں مکھن کھلایا اور دعائیں بھی دیں اور فرمایا کہ جو قرضی تمہارے پاس تم سے پیسے مانگنے آئے اسے کہنا کہ حاضر بابا آپ کو قرضے کے پیسے مل جائینگے۔ نانا جب اپنے گھر واپس آیا تو اس کے جسم میں اتنی طاقت آگئی کہ ایک رات میں ہی دونوں بیویوں سے ملا،اور پھر پوری زندگی کمزوری محسوس نہیں کی۔ صبح کو جب اپنی اوطاق پر بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں کچھ فوجی آئے اور نانا سے پوچھا کہ کیا بیگ محمد

بگھیو آپ ہیں؟نانا نے جواب دیا کہ میں بیگ محمد تنیو ہوں،یہ جواب سن کر وہ چلے گئے۔دوسرے دن ایک ہندو نانا کے پاس آیا اور اسے کہا کہ اسکے ساتھ کاروبار میں شراکت کرے۔نانا نے اسے کہا کہ اب اسکے پاس تو کچھ بھی نہیں بچا،اس ہندو نے نانا سے کہا کہ آپ صرف میرے ساتھ کاروبار میں ساتھ دیں، آپ کا حصہ آپ کو ملتا رہیگا۔ایک سال کے اندر ہی نانا کا سارا قرضہ اتر گیا اور کچھ پیسے بھی بچ گئے۔

تمہاری شادی ہو جائیگی

حافظ محمد افضل تنیو گوٹھ تنیہ نزد باقرانی ضلع لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کا رضائی ماموں جسے گاؤں میں سب ماما حاجن کہہ کر پکارتے تھے وہ شکل وصورت کا بھی اچھا نہیں دکھتا تھا۔ اسے اولاد بھی تھی۔ایک دن وہ میرے سگے ماموں کے پاس آیا اور اس سے بیٹی کا رشتہ مانگا۔ماموں نے اسے بے عزت کر کے گھر سے نکال دیا۔ وہ وہاں سے سیدھا سائیں کریم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ قبلہ میری شادی کروائیں۔آپ نے اسکو فرمایا کہ فقیر تم جاؤ تمہاری شادی ہو جائیگی، یہ جب گاؤں واپس آیا تو میرے ماموں نے اسے دیکھ کر اپنے پاس بلایا اور کہا کہ میاں، رشتہ مانگ کر پھر نہ جانے کہاں غائب ہو گئے ہو؟تم آج شام کو میرے گھر آ جانا۔سائیں کریم کی دعا سے اسکی دوسری شادی ہو گئی اور اسے میرے ماموں نے زمین بھی لکھ کر دی۔

فقیر سے کہو کہ بھینسوں کے لیئے رسے بنائے۔

حافظ عبدالطیف جونیجو ساکن گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل ڈوکری ضلع لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ خاصخیلی قوم کا ایک شخص سائیں کریم کی زیارت کے لیے حاضر ہوا، قدم بوسی کر کے سائیں کریم سے دور جا کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد حویلی پاک سے خادمہ آئی اور اس نے سائیں کریم سے عرض کی کہ قبلہ، درگاہ کے مویشیوں کو باندھنے کے لیئے رسے نہیں ہیں وہ کسی مرید سے کہیں کہ بنا کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دور جو پگ پہنے مرید بیٹھا ہے اُسے کہو کہ وہ رسے بنا کر دے، خادمہ دیکھا تو وہاں مجلس میں بہت سارے لوگ بیٹھے تھے جنہوں نے پگ پہنی ہوئی تھی۔ خادمہ نے عرض کی کہ قبلہ یہاں تو بہت سارے مریدوں نے پگ پہنی ہوئی ہے کس مرید سے کہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ جو دور خاصخیلی بیٹھا ہوا ہے اس سے کہو۔ یہ سن وہ خاصخیلی قوم کا شخص بہت حیران ہوا کہ سائیں کریم کو کیسے پتہ چلا کہ وہ مویشیوں کے لیئے رسے بنانے کا ماہر ہے، پھر وہ سائیں کریم کا مرید ہوا۔

مرید کا گھر سے نکلنا اور سائیں کریم کا اسکی پسند کا لنگر تیار کروانا۔

حافظ عبدالطیف جونیجو ساکن گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل ڈوکری ضلع لاڑکانہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکو حافظ علی گل سومرو نوشہرو فیروز والے نے بتایا کہ اسکو کریانہ کی دکان ہوا کرتی تھی، جہاں کبھی کبھی ایک عمر رسیدہ آدمی آکر بیٹھتا تھا، جس کا نام اور پتہ اسے یاد نہیں رہا، وہ بتاتا تھا کہ وہ سائیں غلام مرتضیٰ شاہ کا مرید تھا اور کچھ ورد و وظائف بھی پڑھتا تھا۔ ایک دن صبح کو ہی اس کے دل میں

آیا کہ آج مرشد کریم کی طرف جاتا ہوں، لیکن آج مرشد کو آزمانا بھی ہے، آج مرشد کریم اگر مجھے لنگر میں فلاں فلاں طعام کھلائیں گے تب اسے مانونگا۔ لہٰذا اس نے گھر سے بھی کچھ نہیں کھایا، یہ نوشہرو فیروز سے وایہ لاڑکانہ، سکھر، رانی پور پھر گمبٹ آیا۔ اس سارے راستے میں اس نے کچھ نہیں کھایا، عصر کے وقت درگاہ شریف پہنچا، سائیں کریم اس وقت حویلی پاک پر تھے اس نے نماز پڑھی اور سائیں کریم کا انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں ایک خدمتگار مسجد میں آیا اور پوچھا کہ ابھی ابھی دریا کے اس پار سے کونسا مسافر آیا ہے؟ اسکے لیئے سائیں کریم نے لنگر بھیجا ہے۔ وہ چپ رہا اس خدمتگار نے دوبارہ بھی پوچھا لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا، وہ خدمتگار واپس چلا گیا، لیکن دس منٹ کے بعد پھر واپس آگیا اور آکر کہنے لگا کہ، سائیں کریم میرے اوپر ناراض ہو رہے ہیں کہ وہ مسافر صبح کا بھوکا ہے آپ اسکو یہ لنگر دے آؤ۔ میں نے جب خدمتگار کی یہ بات سنی تو مجھے آخر بتانا ہی پڑا کہ وہ مسافر میں ہوں۔ جب لنگر میرے سامنے رکھا گیا تو سبحان اللہ، لنگر میں وہی کچھ پکا ہوا تھا جو میں دل میں سوچ کر چلا تھا۔ لنگر میرے سامنے پڑا ہوا تھا، مجھے رونا آگیا کہ ہائے یہ میں نے کیا کر دیا کہ لنگر کی وجہ سے اپنے مرشد سائیں کو آزمانے لگا تھا؟؟؟، ابھی میں نے لنگر شروع ہی نہیں کیا تھا کہ سائیں کریم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ بیٹا جب تم گھر سے نکلے تھے تو ہم نے تمہاری پسند کی چیزیں بنوانا شروع کر دیں تھیں۔

فقیر یہ پیسے ہمیں واپس مت کرنا

حافظ عبدالطیف جونیجو ساکن گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل ڈوکری ضلع لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ کریم بخش جونیجو ساکن گوٹھ دروازہ نزد رانی پور والے نے اسے کہ انہوں نے کچھ سرکاری زمین ٹھیکے پر لی تھی، ایوب خان کا دور تھا انہوں نے وقت پر حکومت کو پیسے ادا نہیں کیئے جس کی وجہ سے انکے کچھ آدمیوں کو فوج اٹھا کر لے گئی۔ یہ روتا ہوا سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کیا۔ سائیں کریم نے اس سے پوچھا کہ کتنے پیسے دینے ہیں؟ اس نے عرض کی کہ دس ہزار روپے، آپ اسے ساتھ لیکر حویلی پاک کی طرف آئے آپ اندر تشریف لے گئے، جب واپس آئے تو آپ کی قمیص مبارک کی آستین پیسوں سے بھری ہوئی تھی آپ نے وہ پیسے اسکو دے دیئے اور کہا کہ جاؤ اپنے لوگوں کو آزاد کراؤ۔ جب اس نے وہ پیسے گنے تو وہ پورے دس ہزار ہی تھے اس نے اپنے رشتیدار آزاد کراوئے۔ بعد میں سائیں محمد شاہ بادشاہ نے اسے بلا کر کہا کہ پیسے واپس کرو، اس نے یہ بات آکر سائیں کریم کو بتائی آپ نے سائیں محمد شاہ بادشاہ کو بلا کر منع کر دیا کہ اس سے پیسے مت مانگنا۔

میاں میر محمد فقیر کو حضور پاک ﷺ کی مجلس پاک میں بھیجنا۔

حافظ عبدالطیف جونیجو ساکن گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل ڈوکری ضلع لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ انکو میاں سائیں میر محمد فقیر کے بھتیجے میاں شہاب الدین نے بتایا کہ میاں میر محمد فقیر کو ایک دفعہ سائیں میاں دلمراد فقیر

نے گمبٹ شریف سائیں کریم کی طرف کسی روحانی مسئلے میں رہنمائی کے لیئے بھیجا میاں میر محمد فقیر جب گمبٹ شہر میں داخل ہوئے تو سائیں کریم نے کسی مرید کو فرمایا کہ جلدی جائو میاں میر محمد صاحب کو میرے پاس لے آؤ اور ان کے گھوڑے کو اصطبل میں باندھ دو۔ جب میاں میر محمد فقیر سائیں کریم سے ملے تو آپ نے انکو فرمایا کہ میاں صاحب آپ تھوڑا آرام کریں عشاء کی نماز ہم ساتھ پڑھیں گے اور میں آپ کے لیئے لنگر بھی ساتھ لیتا آؤنگا، یہ فرما کر سائیں کریم حویلی کی طرف چلے گئے۔ فقیر صاحب مسجد میں ہی بیٹھے رہے حتیٰ کہ رات کے بارہ بج گئے، میاں صاحب کا معمول تھا وہ ہر رات ایک سو نفل پڑھ کر سوتے تھے فقیر صاحب نے دل میں سوچا کہ شاید سائیں کریم کے دل سے میری بات اتر گئی ہے، وہ وہیں مسجد میں تھوڑی دیر کے لیے لیٹے تو انکی آنکھ لگ گئی۔ آنکھ لگتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ آپ حضور پاک ﷺ کی مجلس پاک میں موجود ہیں۔ وہاں سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ پہلے ہی موجود تھے آپ نے فقیر صاحب کہ طرف اشارہ کر کے حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں دست بستہ عرض کی کہ آقا ﴿ﷺ﴾ میاں دلمراد فقیر کے مسئلہ میں اپنا کرم فرمائیں۔ آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا کہ آپ جیسا کہتے ہو ویسا ہی ہو گا۔ اسی دوران میاں میر محمد فقیر کی آنکھ کھل گئی دیکھا تو سائیں کریم لنگر لیکر فقیر صاحب کے سامنے کھڑے ہیں آپ نے فقیر صاحب کو فرمایا کہ پہلے آپ لنگر کریں پھر نماز پڑھتے ہیں، باقی آپ کا مسئلہ تو حل ہو ہی گیا۔

آپ کو روزانہ پانچ روپے تکیہ کے نیچے سے ملتے رہینگے۔

استاد عبدالحمید میمن ساکن شہر مورو نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ محمد ہاشم رازو مورو والے نے سائیں کریم سے رو کر عرض کی کہ اس کی روزی بہت تنگ ہے کام بہت کم ملتا ہے اور طبیعت بھی اکثر خراب رہتی ہے اس لیئے کبھی کبھی گھر میں فاقے کی نوبت ہوتی ہے، ایسا کوئی وظیفہ عنایت کریں کہ مجھے روزانہ کا رزق گھر پر ہی ملتا رہے۔ آپ نے اسکو وظیفہ بتایا اور فرمایا کہ تمھیں روزانہ پانچ روپے صبح کو تکیہ کے نیچے ملتے رہینگے۔ اس نے گھر جاکر وظیفہ شروع کیا تو پیسے بھی ملنا شروع ہو گئے۔ کچھ دنوں کے بعد اس کی بیوی نے دیکھا کہ یہ کام پر بھی نہیں جاتا لیکن اس کے پاس پیسے بھی کم نہیں ہوتے آخر یہ راز کیا ہے؟ اس نے کئی بار اپنے شوہر سے پوچھا لیکن اس نے بتانے سے انکار کر دیا۔ آخر بیوی کے بہت اسرار کے بعد یہ راز بتانا پڑا۔ ہوا یہ کہ اگلے دن سے اسے پیسے ملنا بند ہو گئے، دوسری دن بھی یہی ہوا اور اس طرح ایک ہفتہ گذر گیا لیکن پیسے ندارد، سمجھ گیا کہ بیوی کے سامنے راز ظاہر کرنے کی وجہ سے میرے ساتھ یہ معاملہ ہوا ہے۔ بچارے کو اور کچھ نہ سوجھی تو دوبارہ سائیں کریم کے پاس آکر رونے لگا، آپ نے پوچھا فقیر کیا ہوا ؟اس نے عرض کی قبلہ میں نے یہ راز اپنی بیوی کو بتایا تو میرا رزق بند ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے آخر اپنی بیوی کو بتایا کیوں؟ اب تمھیں یہ پیسے نہیں ملینگے۔ اس نے عرض کی کہ قبلہ، اس کا مطلب تو یہ ہوا میری بیوی کی طاقت آپ کے وظیفے سے بھی زیادہ ہے ؟۔ آپ یہ سن کر مسکرا دیئے اور فرمایا کہ اچھا، تو اب جاکر سارے شہر کو بتاؤ لیکن تمہارے پیسے بند نہیں ہونگے اور آج سے تمھیں ملینگے بھی دس روپے۔

ہمارے محبوب ﴿ﷺ﴾ تو مدینے والے ہیں۔

استاد عبدالحمید میمن ساکن شہر مورو والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں مولوی نالے مٹھو صاحب مورو والے اپنے خطاب میں بتایا کرتے تھے کہ ایک دفعا ایک بوڑھی عورت سائیں کریم کے محلے سے گذر رہی تھی کہ اچانک اسی وقت سائیں کریم کا گذر بھی وہیں سے ہوا، وہ بوڑھی عورت کسی دوسرے شہر سے آئی تھی اور سائیں کریم کو نہیں پہچانتی تھی اس نے سائیں کریم کو دیکھ کر پوچھا کہ تمھیں محبوب کے گھر کا پتہ ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں وہ رہا محبوب اور اسکا گھر ۔یہ فرما کر آپ نے مغرب کی جانب اشارہ کیا تو اس بوڑھی عورت کو گنبد خضرا کی زیارت ہو گئی۔ روضہٗ رسول ﴿ﷺ﴾ دیکھتے ہی وہ سائیں کریم کے قدموں میں گر پڑی اور کہنے لگی کہ میں تو اپنے ایک رشتیدار محبوب کا پتہ پوچھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مائی، ہمارے محبوب ﴿ﷺ﴾ تو مدینے والے ہیں، تمہارے والے محبوب کا مجھے پتہ نہیں۔

اب تمھیں بیٹی پیدا ہو گی۔

حافظ مختیار احمد کھوڑو ساکن شہر لاڑکانہ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ محمد عارف پٹواری گوٹھ جادو واہن نزد اگڑا تحصیل گمبٹ والے نے اسے بتایا کہ وہ سائیں کریم کا مرید تھا، خود تو ایک خوبرو اور حسین و جمیل نوجوان تھا لیکن اسکو جو بیوی ملی وہ بیوہ اور پہلے سے دو بیٹوں کی ماں اور وہ بد صورت بھی تھی، اسی بیوی

سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔اس کی بیوی اسے کہتی تھی کہ ہم سائیں کریم کے پاس چل کر اس سے دعا کروائیں تا کہ ہمیں ایک بیٹی پیدا ہو۔یہ ہمیشہ اسکی بات کو یہ سوچ کر ٹال جاتا تھا کہ سائیں کریم کیا سوچیں گے کہ خود تو کتنا حسین ہے اور بیوی کی شکل دیکھو،سائیں کریم اسے جانتے بھی تھے ،آخر جب اسکی بیوی نے اسے بہت تنگ کیا تو اس نے اپنے سوتیلے بیٹے کے ساتھ سائیں کریم کے پاس بھیج دیا۔اس کی بیوی ابھی سائیں کریم کے قریب پہنچی ہی تھی کہ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ تمہیں اس بار بیٹی پیدا ہو گی ۔ محمد عارف پٹواری کو ہمارے سلام کہنا۔حالانکہ پہلے کبھی اس کی بیوی سائیں کریم کے پاس نہیں آئی تھی۔

تم تین دن پیلو کے پتے پیو۔

سید حضور شاہ ساکن گوٹھ سعید پور نزد بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیر پور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکو اولاد نہیں ہو رہی تھی یہ اپنی بیوی کو ساتھ لیکر سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے افرمایا کہ جاؤ جا کر تم تین دن پیلو کے پتے پیو۔جب اس نے ایسا کیا تو اسی سال بیٹا ہوا دوسرے سال بیٹی پیدا ہوئی۔

جب درگاہ پر پہنچیں تو ہمیں گڑ میں پکے چاول ملیں۔

سید حضور شاہ ساکن گوٹھ سعید پور نزد بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیر پور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ کچھ مریدوں کو سائیں کریم نے مویشیوں کا چارہ لینے کے لیے بھیجا۔ وہ چارہ لا کر واپس آرہے تھے تو انہوں نے آپس میں کہا

کہ جب ہم درگاہ شریف پر پہنچیں تو ہمارے سروں سے یہ چارہ بھی دوسرے اتروائیں اور ہمیں کھانے میں بھی طاہری﴿گُڑ میں پکے چاول﴾ ملیں۔جب یہ درگاہ پر پہنچے تو ایسا ہی ہوا جیسا انہوں نے سوچا تھا۔

گم شدہ بھینس کا مل جانا۔

سید حضور شاہ گوٹھ سعید پور نزد بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیر پور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کے گاؤں کے ایک آدمی علی حسن ملاح کی بھینس بچھڑے سمیت گم ہو گئی،اس نے بہت تلاش کی لیکن نہ مل سکی،یہ سائیں کریم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس کی بھینس گم ہو گئی ہے۔آپ نے فرمایا کہ فلاں جگہ جا کر دیکھو وہاں مل جائیگی،عرض کی کہ قبلہ، اُس جگہ تو میں دس بار دیکھ آیا ہوں ۔آپ نے فرمایا ایک بار اور دیکھ لو،سائیں کریم کے فرمانے پر جب اسی جگہ جا کر دیکھا تو بھینس اپنے بچھڑے کے ساتھ موجود تھی۔

تم اول درجے میں پاس ہو گے۔

استاد رجب الدین سومرو ساکن گوٹھ کھوڑا شہر تحصیل گمبٹ ضلع خیر پور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس نے جب دسویں کا امتحان دیا تو فقیر قادن

ملاح کے ساتھ سائیں کریم کے پاس آیا۔سائیں کریم کی اقتدا میں نماز پڑھی، آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دعا کے لیئے عرض کی آپ نے فرمایا کہ رجب الدین، تم اول درجے میں پاس ہوگے اور فقیر قادن کو فرمایا کہ تم دوئم درجے میں ،جب نتیجہ آیا تو ایسا ہی ہوا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔

شاہ محمد تمہیں ریل گاڑی کہاں لے گئی تھی۔

حافظ خان محمد بروہی گوٹھ مونگچر کوئٹہ بلوچستان والے نے قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی کو اور آپ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اپنے مرید شاہ محمد بروہی کو سائیں کریم نے کسی کام سے کنڈیارو بھیجا واپسی میں واپسی میں درگاہ شریف پر آنے کے لیے تیزرو نام کی ریل گاڑی میں بیٹھ گیا، اس گاڑی کا اسٹاپ گمبٹ میں نہیں تھا، تیزرو جاکر خیرپور رکی جاکر رکی۔ وہاں سے بس کے ذریعے گمبٹ واپس آیا جب سائیں کریم سے ملا تو آپ نے مسکرا کر پوچھا کہ شاہ محمد، تمہیں ریل گاڑی کہاں لے گئی تھی ؟شاہ محمد نے عرض کی کہ قبلہ، وہ تو مجھے خیرپور لے کر چلی گئی تھی ۔

کل تمہارے انار آجائیں گے۔

حافظ خان محمد بروہی ساکن گوٹھ مونگچر کوئٹہ بلوچستان والے نے قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی کو اور آپ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں ہدایت اللہ شاہ جب چھوٹے سے تھے تو سائیں کریم کے پاس آئے اور کہا کہ دادا مجھے انار منگوا دیں، آپ نے ایک مرید سے فرمایا کہ شہر سے انار خرید لاؤ ۔وہ مرید واپس آیا اور عرض کی کہ قبلہ انار نہیں ملے، سائیں ہدایت اللہ شاہ نے پھر سائیں کریم سے کہا کہ دادا، مجھے انار چاہیئں، آپ نے اسی مرید سے کہا کہ ایک دفعہ اور جاؤ۔ وہ پھر گیا، لیکن انار نہ ملے اس نے واپس آکر عرض کی کہ قبلہ، انار کا موسم ابھی شروع نہیں ہوا اور مارکیٹ میں بھی کسی دکان پر انار نہیں ہیں ۔آپ نے سائیں ہدایت اللہ شاہ سے فرمایا کہ بیٹا ابھی گھر جاؤ، کل تمہارے انار آجائیں گے۔ بلوچستان میں جوہان کا علاقہ ہے جہاں انار بہت زیادہ ہوتے ہیں، اسی دن وہاں سے سائیں کریم کا مرید فیض محمد گمبٹ شریف آنے کے لیے تیار ہوا ،اور مرشد کریم کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے انار بھی اپنے ساتھ لیئے ۔وہ دوسرے دن درگاہ گمبٹ شریف پہنچا اور بطورِ نذرانہ انار پیش کیے، آپ نے اسی وقت سائیں ہدایت اللہ شاہ کو بلوایا اور اسے انار دیئے۔

جلندر کے بیمار کو بذریعہ خواب شفاملنا۔

حافظ خان محمد بروہی گوٹھ مونگچر کوئٹہ بلوچستان والے نے قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی کو اور آپ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکا بھائی سائیں کریم کے وصال فرما جانے کے بعد سائیں محمد شاہ کے بنگلے پر خدمت کرتا، تھا ایک دن کچھ لوگ ایک آدمی کو چارپائی پر اٹھا کر لے آئے اور سائیں محمد شاہ سے کہا کہ اسے

جلندر کی بیماری ہے اسکے پیٹ میں پانی بھر گیا ہے ڈاکٹروں نے لاعلاج کر دیا ہے ۔جو لوگ اس کو لیکر آئے تھے وہ اسکے بھائی تھے لیکن دوسرے دن ہی وہ اسکو چھوڑ کر چلے گئے، وہ بے چارہ چارپائی پر پڑا رہتا تھا ایک رات اس نے گڑگڑا کر سائیں کریم کو پکارا کہ یا تو اسے موت آجائے یا اس بیماری چھٹکارا مل جائے، اسی رات اس نے خواب میں سائیں کریم کو دیکھا آپ نے اسکو زور سے گلے لگالیا ہے، خواب پورا ہونے کے بعد اس کے پیٹ سے پانی بہنے لگا، بہت سارا پانی خارج ہو جس کی وجہ سے صبح تک اس کی طبیعت میں کافی بہتری آچکی تھی اور دو تین دن کے اندر چلنے پھرنے بھی لگ گیا جب مکمل صحتیاب ہو گیا تو سائیں محمد شاہ کی خدمت کرنے لگا۔ دو تین سال گذر جانے کے بعد اسکے بھائی اسے لینے کے لیے آئے تو اس نے جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ آپ نے مجھے جس حال میں چھوڑا تھا، اب میں آپ کے ساتھ نہیں چلونگا اور جب تک زندہ رہا اپنے گھر واپس نہیں گیا۔

دس دنوں سے مرشد ڈھونڈ رہا ہے۔

سید جمال شاہ گوٹھ نبی بخش ہسبانی نزد سائدی تحصیل سوبھودیرو ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ۱۹۵۵ میں مرشد کامل کی تلاش میں گھر سے نکلا اور دس پندرہ دن تک مختلف درگاہوں کے چکر لگا کر جب درگاہ شریف گمبٹ پہنچا تو سائیں کریم نے مجھے دیکھ کر دور سے ہی فرمایا کہ سید بادشاہ کو آگے آنے دیں، دس دنوں سے مرشد ڈھونڈ رہا ہے۔

بینائی سے محروم شخص کو نور عطا کرنا۔

سید جمال شاہ گوٹھ نبی بخش ہسبانی نزد سائدی تحصیل سوبھودیرو ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس نے سائیں کریم کی خدمت میں درگاہ گمبٹ شریف پر بارہ سال گذارے، ایک دن بینائی سے محروم شخص نے سائیں کریم سے عرض کی کہ اسے بینائی کی نعمت سے نوازا جائے۔ اس نابینا شخص نے ایک ماہ سے زیادہ عرصہ درگاہ شریف پر گذارا۔ ایک رات عشاء کی نماز کے بعد سائیں کریم نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ آک کا دودھ لیکر آؤ۔ میں گیا اور ایک گھنٹے کے اندر آک کا دودھ لیکر آگیا آپ نے فرمایا کہ وہ نابینا شخص کہاں ہے؟ میں نے عرض کہ وہ فلاں جگہ سویا ہوا ہے، آپ نے حکم دیا کہ جاؤ آک کا دودھ اسکے دونوں آنکھوں میں ڈالو۔ میں نے اس کی دونوں آنکھوں میں آک کا دودھ ڈال دیا اور جاکر سو گیا۔ صبح جب نماز کے لیئے بیدار ہوا تو دیکھا کہ وہ نابینا شخص درگاہ میں جھاڑو دے رہا تھا، اسکی دونوں آنکھوں میں بینائی آچکی تھی۔

یہ دروازہ کسی کے لیے بھی تنگ نہیں ہے۔

حافظ خان محمد بروہی ساکن گوٹھ مونگیچر کوئٹہ بلوچستان والے نے قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی کو اور آپ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کا بھائی بھی سائیں کریم کی خدمت ک میں رہتا تھا، ایک دن ایک فقیر سرندہ بجاتے ہوئے حویلی پاک کے دروازے سے خیرات مانگ رہا تھا، میرے بھائی نے جاکر

اسکا ساز توڑ دیا اور اسے بھی دو تین تھپڑ لگائے کہ تو نے یہ گستاخی کی ہے کہ حویلی کے دروازے پر ساز بجا رہا ہے۔ وہ سازندہ روتا ہوا سائیں کریم کے پاس چلا گیا میرا بھائی اس ڈر سے بھاگ گیا کہ کہیں سائین ناراض نہ ہو جائیں۔ شام کو جب واپس لوٹا تو سائیں کریم نے اسے اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ شاہ محمد، یہ دستگیر کا در ہے یہاں پر ہر قسم کے لوگ آتے ہیں یہاں چور بھی، آئینگے جیب کترے بھی آئینگے ،اولیأ بھی آئینگے یہ دروازہ کسی کے لیے بھی تنگ نہیں ہے۔

ریل گاڑی میں سوار ہو جاؤ آپ سے کوئی کرایہ نہیں لے گا

حافظ خان محمد بروہی ساکن گوٹھ مونگچر کوئٹہ بلوچستان والے نے قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی کو اور آپ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ حافظ محمد عثمان زہری اور میں درگاہ شریف پر رہائش پذیر تھے، ایک دن ہم نے سائیں کریم سے عرض کی کہ ہمیں گاؤں جانے کی اجازت دیں، آپ نے اجازت تو دے دی لیکن دونوں کے پاس کرائے کے پیسے نہیں تھے، ہم نے سائیں کریم سے گذارش کی کہ قبلہ، کرائے کے پیسے بھی نہیں ہیں، آپ نے فرمایا کہ فلاں قرآن پاک کی آیت مبارکہ پڑھ کر ریل گاڑی میں سوار ہو جاؤ آپ سے کوئی کرایہ نہیں لے گا، خان محمد نے بتایا کہ ہمیں گمبٹ سے کوئٹہ تک کسی گاڑی والے نے کرایہ نہیں پوچھا۔

قریشی خلیفے کا ہاتھ سائیں محمد شاہ بادشاہ بغدادی رضي اللہ کے ہاتھ میں دینا۔

حافظ خان محمد بروہی ساکن گوٹھ مونگچر کوئٹہ بلوچستان والے نے قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی کو اور آپ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک مرتبہ سائیں کریم روضۂ مبارک کے اندر دعا مانگ رہے تھے ہم بھی سائیں کریم کے ساتھ تھے، آپ نے ہم سب کو روضۂ مبارک سے باہر نکال دیا، صرف قریشی خلیفے سے فرمایا کہ تم ٹھہرو، میں نے باہر سے دیکھا تو سائیں کریم نے قریشی کا ہاتھ پکڑ کے سائیں محمد شاہ بادشاہ بغدادی کے مزار کی چادر مبارک کے اندر کر لیا ۔رات کو جب میں نے قریشی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس وقت سائیں کریم نے اسکا ہاتھ سائیں محمد شاہ بادشاہ بغدادی کے ہاتھ میں دیا ہوا تھا۔

سائیں کریم کی دعا سے بیٹے کا پیدا ہونا۔

حافظ خان محمد بروہی ساکن گوٹھ مونگچر کوئٹہ بلوچستان والے نے قبلہ مرشد سائیں سید حفیظ اللہ شاہ جیلانی کو اور آپ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ رسول بخش عیسیٰ زئی اس کے گاؤں کا رہنے والا تھا جسے اولاد نرینہ نہیں تھی، وہ سائیں کریم کے پاس دعا کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے دعا فرمائی اور اسے کہا کہ تمہیں جو بیٹا پیدا ہو، اسکا نام محمد نواز رکھنا۔ اسی سال اسکو جڑواں بیٹے پیدا ہوئے، ان میں سے جس کا نام محمد نواز رکھا وہ زندہ رہا باقی دوسرا بیٹا اللہ کو پیارا ہو گیا۔

دسویں کے پیپر میں غیر حاضر شاگرد کو پاس کروانا۔

طالب حسین سہتو نزد بائی پاس گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ کمال الدین شیخ جو اسکے ساتھ سیشن کورٹ میں ریڈر رہے اس نے اسکو بتایا کہ ۱۹۶۳ میں اس نے میٹرک کا امتحان ناز ہائی اسکول خیرپور سے سائیں کریم کی مہربانی سے پاس کیا۔اُس وقت پورے ضلع کے شاگرد میٹرک کا امتحان خیرپور میں دے نے آتے تھے،میں ریل گاڑی کے ذریعے خیرپور آتا تھا۔آخری پیپر میں ریل گاڑی نکل جانے کی وجہ سے پیپر دینے سے رہ گیا۔بہت پریشان ہوا کہ اب گھر والوں کو کیا بتاؤں گا،والد صاحب کے ڈر سے م گھر اسی ٹائم پر آیا جس وقت پیپر دے کر آتا تھا،جب رزلٹ کا وقت آیا تو میں نے سوچا کہ ابو تو میری کھال اتار دینگے جب انکو یہ معلوم ہو گا کہ میں ایک پیپر میں غیر حاضر رہا ہوں۔جس دن رزلٹ آنا تھا میں اس دن صبح سویرے سائین کریم کے پاس درگاہ پر چلا آیا۔سائیں کریم میرے ابو کو اچھی طرح جانتے تھے میں نے جاتے ہی رونا شروع کر دیا کہ قبلہ سائیں، اگر میں آج امتحان میں ناپاس ہو گیا تو میرا والد مجھے بہت ماریگا۔سائیں کریم نے میری ڈھارس بندھائی،اور اپنی جیب سے پیسے دیکر فرمایا کہ جاؤ ان پیسوں سے اخبار لو،تمہارا نام پاس لڑکوں میں ہو گا۔میں وہاں سے آکر اس چوک پر کھڑا ہو گیا جہاں اخباریں آتی تھیں۔سب لڑکے کھڑے تھے،جب اخبار والا آیا تو میں نے اخبار نہیں لیا مجھے یقین تھا کہ میں اس پیپر میں کیسے پاس ہو سکتا ہوں جس میں غیر حاضر تھا۔باقی سب لڑکوں نے اپنے اپنے نمبر دیکھے ایک لڑکا میرے پاس آیا اور آکر مبارک دی کہ تم سب پیپرز میں پاس ہو،مجھے بلکل بھی یقین نہیں آرہا تھا جب میں نے اخبار دیکھا تو میرا نام پاس لڑکوں میں تھا۔میں

نے سوچا کہ شاید یہ چھپائی کی غلطی ہو گی میں دوسرے دن خیرپور اسکول گیا ،وہاں گزٹ دیکھا تو وہاں بھی میرا نام پاس لڑکوں میں تھا، میں بہت خوش ہوا۔امتحان میں مجھ سے اگلی بینچ پر جو لڑکا پیپر دیتا تھا وہ کھوڑا شہر کا ایک سید تھا،اس کا نام پاس لڑکوں میں نہیں تھا، اس نے جب یہ دیکھا کہ وہ لڑکا جس نے آخری پیپر دیا ہی نہیں وہ پاس ہے اور میں نہیں ،تو اس نے میرے خلاف حیدرآباد بورڈ میں درخواست دے دی۔مجھے انکوائری کے لیے حیدرآباد بورڈ آفس میں بلایا گیا۔میں وہاں اپنے والد کے ساتھ بورڈ آفس پہنچا دل ہی دل میں سائیں کریم کو پکار رہا تھا کہ مرشد سائیں مدد کرنا۔دورانِ انکوائری جب ہمارے پیپر کھول ہم دونوں کے سامنے رکھے گئے تو اس سید لڑکے کا آخری پیپر اندر سے خالی تھا اور میرا آخری میرے ہاتھ کی لکھائی سے بھرا ہوا تھا۔

تم وزیر بنو گے۔

استاد رجب الدین سومرو شہر کھوڑا تحصیل کنگری والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ گمبٹ کا رٹائرڈ ہیڈ ماسٹر حاجی الھورایو جونیجو جو سائیں کریم کی خدمت میں ڈاک وغیرہ کے جوابات اور خطوط لکھنے کا کام سرانجام دیتا تھا اور اسکا والد صاحب سائیں کریم کا خاص خلیفہ تھا،اس نے بتایا کہ ۱۹۶۷ میں جب سائیں کریم آخری حج سے واپسی پر کراچی کے علاقے گزری میں جام صادق علی کے بنگلے پر رہائش پذیر ہوئے تو وہاں سائیں کریم کے مہمانوں اور رفقا کی خدمت احسن طریقے سے ہوئی۔وہاں سے رخصت ہوتے وقت گاڑی کی پچھلی سیٹ پر میں اور جام صادق بیٹھے ہوئے تھے آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ الھورایہ، جام صادق کو بتاؤ

کہ ہم اسکی خدمت سے خوش ہوئے ہیں خدا نے چاہا تو یہ ایک دن وزیر بنے گا ۔دنیا نے دیکھا کہ جس وقت جام صادق فوت ہوئے تو وزیر اعلی تھے۔

دمہ کا مریض لنگر کا آٹا پسوانے سے صحتیاب۔

استاد روشن الدین پیرزادہ گوٹھ بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیرپور والے نے محمد بچل پیرزادہ گوٹھ بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیرپور والے کو اس نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ ایک عورت سائیں کریم کے پاس آئی اسکے ساتھ اسکا بیٹا بھی تھا جو دمہ کا مریض تھا اس عورت نے سائیں کریم سے عرض کی کہ میرے بیٹے کی اس موذی مرض سے جان چھڑوائیں۔ آپ نے اسے فرمایا کہ مائی، کہ اللہ تعالیٰ اپنا کرم کریگا۔ کچھ دیر بعد وہ عورت حویلی چلی گئی اسکا بیٹا مجلس میں بیٹھا رہا۔ حویلی سے ایک خادمہ آئی اور سائیں کریم سے عرض کی کہ قبلہ، لنگر کا آٹا ختم ہو گیا ہے کسی مرید کو حکم دیں کہ آٹا پسوا کر آئے۔ آپ نے دمہ کے مریض لڑکے کو حکم دیا کہ جائو آٹا پسوا کر آئو، وہ چلا گیا، کچھ دیر کے بعد اسکی ماں اسکے لیئے لنگر لیکر آئی، اس عورت نے پوچھا کہ اسکا بیٹا کہاں ہے؟ کسی نے اسے بتایا کہ سائیں کریم نے لنگر کا آٹا پسوانے بھیجا ہے۔ وہ سائیں کریم سے کہنے لگی کہ قبلہ، میں آپ کے پاس بیٹا اس لیے لائی تھی کہ آپ اس سے آٹا پسوائیں؟ میرا بیٹا دمے کا مریض ہے۔ وہ تو راستے میں ہی مر جائے گا۔ سائیں کریم نے اسے فرمایا کہ مائی، تمہارے بیٹے کو کچھ نہیں ہے وہ بلکل ٹھیک ہے۔ عورت اپنے بیٹے کا اانتظار کرنے لگی ،جب اسکا بیٹا آٹا پسوا کر واپس آیا تو وہ بلکل صحتیاب ہو چکا تھا، اسے دمہ کی بیماری جیسے تھی ہی نہیں۔

تم سے پیسے نہ لے تو دوا بھی مت لینا

مرحوم یار محمد میمن کے بیٹے فضل محمد میمن کھوڑا شہر تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکا والد حج کے لیے تیار ہوا ۔دعا کے لیے سائیں کریم کے پاس حاضر ہوا سائیں کریم نے اس اپنے پاس بٹھالیا، رات کو سائیں کریم میرے والد صاحب کو درگاہ شریف سے نزدیک اپنے آم کے باغ میں لیکر گئے اور وہاں سے چار کیریاں توڑ کر دیں اور فرمایا کہ یہ کھالینا تمہیں چار بیٹے ہونگے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ جب مدینے پاک جاؤ تو فلاں جگہ پر فلاں نام سے ایک دوکاندار ہو گا، اسے میرا اسلام کہنا اور اس سے سانپ بچھو کاٹنے کی دوا کی دوڈبیہ لینا، اگر وہ تم سے پیسے نہ لے تو دوا بھی مت لینا۔ جب اس کا والد صاحب مدینے پاک میں اسی جگہ پہنچا اور وہاں سے معلوم کیا کہ فلاں نام کا دکاندار یہاں پر کون ہے، تو کسی نے بتایا کہ وہ کپڑے کا دکاندار ہے اور دور سے دکان کی طرف اشارہ کر کے دکھادیا۔ اسکا والد جب اس دکان کی سمت جانے لگا تو اس دکاندار نے اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر گراہکوں سے کہا کہ میرا مہمان آگیا ہے اس لیے آپ کسی اور وقت تشریف لائیں۔ دکاندار نے جیسے اِسکو دور سے ہی پہچان لیا تھا، جب میرے والد نے اسے سائیں کریم کا پیغام دیا تو اس نے میرے والد سے کہا کہ میرے سائیں نے تمہیں کیا فرمایا وہ مجھے سناؤ۔ تین بار اس دکاندار نے سائیں کریم کا پیغام سنا۔ میرے والد صاحب نے بتایا کہ اس نے دوڈبیہ سائیں کریم کے لیے اور ایک اپنے لیے اس دکاندار سے لی۔

بغیر پاسپورٹ و ٹکٹ کے مرید کو حج کرانا

قبلہ مرشد سائیں سید محمد موریل شاہ بادشاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک شخص سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ قبلہ، میں مسکین و غریب ہوں میرے پاس حج کرنے کے لیے پیسے نہیں ہیں، آپ مہربانی فرمائیں۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تمہارا شناختی کارڈ اور پاسپورٹ بنا ہوا ہے، اس نے عرض کی کہ قبلہ پاسپورٹ تو نہیں البتہ شناختی کارڈ بنا ہوا ہے۔ آپ نے اسے کچھ پیسے دیئے اور فرمایا کہ فقیر، کل کراچی جاؤ، وہاں سے حاجیوں کو سعودی عرب لے جانے والے بحری جہاز میں بیٹھ جانا، تم سے کوئی کچھ نہیں پوچھے گا۔ وہ روانہ ہو گیا۔ اسی سال سائیں کریم بھی حج کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ جب مسجدِ نبوی میں نماز کے بعد ذکر و اذکار سے فارغ ہوئے تو یہ شخص بھی آکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا تعارف کروایا کہ قبلہ میں وہی ہوں جسے آپ نے بغیر پاسپورٹ اور ٹکٹ کے حج کروایا ہے۔ اس نے عرض کی قبلہ، آپ کی کرم نوازی سے اس نے حج پڑھ لیا ہے، اب واپس اپنے ملک بھیجنے کی بھی مہربانی کریں۔ آپ نے اپنی جیب سے کچھ پیسے نکالے اور اس شخص سے فرمایا کہ مسجدِ نبوی سے باہر بجلی کے کھمبے میں بلب جل رہا ہے کیا وہ تمہیں نظر آ رہا ہے؟؟ ﴿آپ نے اپنی انگلی مبارک سے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے پوچھا﴾، اس نے عرض کی کہ ہاں قبلہ، آپ نے فرمایا وہاں جاؤ، اور اس کھمبے کے قریب ایک دکان ہے وہاں سے میرے لیے کچھ کھانے کی چیزیں لے آؤ۔ وہ آپ سے پیسے لیکر اس کھمبے کی سمت روانہ ہوا، لیکن کھمبے کا فاصلہ بڑھتا ہی جا رہا تھا وہ چلتے چلتے تھک گیا، کچھ دیر آرام کرنے کے لیے جب سڑک کے کنارے بیٹھا تو کسی

نے پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا، اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کا بھائی تھا، اُس نے اِس سے پوچھا کہ بھائی، تم حج سے کب واپس آئے، ہمیں بتایا بھی نہیں؟ اس شخص نے حیران ہو کر ادھر اُدھر دیکھا تو وہ اپنے گاؤں کی گلی میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ بجلی کا کھنبا اس کے گاؤں میں تھا۔

مرید کو وظیفہ بتانا

حافظ خان محمد بروہی ساکن گوٹھ مونگیچر کوئٹہ بلوچستان والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس نے ایک ہی وضو سے قرآن پاک کا ختم شریف سائیں کریم کی مزار مبارک پر پڑھا، رات کو آپ نے خواب میں مجھے وظیفہ بتایا لیکن میں بھول گیا، کیونکہ وہ وظیفہ قرآن پاک سے نہیں تھا۔ ایک ہفتے کے بعد پھر ختم شریف پڑھا تو آپ نے میرے روبرو حاضر ہو کر سورۃ یوسف کا وظیفہ بتایا اور حکم دیا کہ دورانِ وظیفہ اپنے ہاتھوں کو پانی سے دھوتے رہنا۔

ہم نے پہلے ہی گمبٹ کا چیئر مین بنا دیا ہے

فقیر سعید خان ناریجو گوٹھ ڈنڈئی ناریجہ نزد پیر عیسیٰ تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایوب خان کے دور میں بلدیاتی الیکشن کے انتخابات میں گمبٹ شہر کا عبدالرزاق میمن سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی کہ قبلہ گمبٹ ٹاؤن کمیٹی کے چیئر مین کا انتخاب لڑ رہا ہوں، آپ دعا

فرمائیں کہ وہ میں کامیاب ہو جاؤں، آپ نے دعا فرمائی، کچھ دنوں کے بعد پیر سید گل شاہ جیلانی، جو کہ سائیں کریم کا قریبی رشتیدار بھی ہے، وہ سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی کہ قبلہ میں ٹاون کمیٹی گمبٹ کے چیئرمین کا انتخاب لڑ رہا ہوں، آپ دعا کریں کی میں کامیاب ہو جاؤں۔ آپ نے سائیں گل شاہ جیلانی سے فرمایا کہ کچھ دن پہلے عبدالرزاق میمن آیا تھا ہم نے اس کو چیئرمین بنا دیا ہے، وہ یہ انتخاب جیت جائیگا۔ اور پھر ایسا ہی ہوا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔

مرید کے نکاح کے پتاشے اپنے مبارک ہاتھوں سے تقسیم کرنا

فقیر سعید خان ناریجو گوٹھ ڈنڈئی ناریجہ نزد پیر عیسیٰ تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک شخص سائیں کریم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ قبلا فلاں شخص کے ہاں بیس سال رہا ہوں، اس کی خدمت کی ہے، وہ اپنی بیٹی کا رشتہ مجھے نہیں دے رہا۔ آپ نے اس سے فرمایا اس شخص کے نام خط لکھ کر دے رہا ہوں تمہارا کام ہو جائیگا۔ اس نے عرض کی کہ قبلہ وہ ایسے بات نہیں مانے گا، آپ کے سامنے اقرار کرے کہ مجھے اپنی بیٹی کا رشتہ دیگا تب مجھے یقین آئیگا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ ٹھیک ہے کل اُسکو یہاں بلاتے ہیں۔ دوسرے دن وہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ درگاہ شریف پر حاضر ہوا اور اپنی بیٹی کو بھی ساتھ لایا۔ آپ نے ان کا نکاح پڑھایا اور پتاشے اپنے مبارک ہاتھوں سے تقسیم کیے۔

گم شدہ بیوی کا ملنا

فقیر سعید خان ناریجو گوٹھ ڈنڈئی ناریجہ نزد پیر عیسیٰ تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک شخص نے عرض کی کہ قبلہ اس کی بیوی کو گم ہوئے دو سال ہو گئے ہیں، بہت تلاش کیا ہے۔ آپ نے اسے فرمایا کہ کل گمبٹ شہر میں تمہیں اپنی بیوی مل جائیگی۔ کل تم شہر کے چکر لگاتے رہنا۔ اس شخص نے صبح سے شہر کے چکر لگانے شروع کیے، شام ہونے کو آئی لیکن اسے اپنے بیوی نظر نہیں آئی۔ مایوس ہو کر واپس درگاہ شریف کی جانب آ رہا تھا کہ تھانے کے قریب وہ میاں بیوی آمنے سامنے ہو گئے۔ وہ دونوں اسی جگہ ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے کہ پولیس نے انہیں پکڑ لیا۔ میں بھی اسی وقت وہاں سے گذر رہا تھا، میں نے پولیس والوں کو بتایا کہ میں دونوں کو جانتا ہوں اور سائیں غلام مرتضیٰ شاہ بادشاہ کا جب نام لیا پولیس والوں نے انہیں چھوڑ دیا۔

تم سے کوئی ٹکٹ نہیں پوچھے گا

فقیر سعید خان ناریجو گوٹھ ڈنڈئی ناریجہ نزد پیر عیسیٰ تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک شخص نے عرض کی کہ قبلہ مجھے فلاں شہر جانا ہے لیکن میرے پاس ریل گاڑی کا کرایہ نہیں آپ کوئی مہربانی فرمائیں۔ آپ نے اسے فرمایا کہ وضو کر کے قران پاک کی فلاں آیت پڑھ کر گاڑی میں سوار ہو جاؤ تم سے کوئی ٹکٹ نہیں پوچھے گا۔ وہ شخص قدم بوسی کر کے اسی وقت چلا گیا۔

قبر مبارک کی مٹی سے خوشبو آنا

استاد رجب الدین سومرو ساکن کھوڑا شہر تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے اوستہ گلاب سومرو نے بتایا کہ سائیں کریم کی قبر مبارک کی کھدائی کے وقت زمین کی مٹی سے اور آپ کی قبر مبارک سے خوشبو آرہی تھی۔

کل تم اپنی ڈیوٹی پر جانا

فقیر سعید خان ناریجو گوٹھ ڈنڈئی ناریجہ نزد پیر عیسیٰ تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ حاجی محمد میمن جو کسی سرکاری اسکول میں استاد تھا، اس نے ایک شاگرد پر بہت زیادہ تشدد کیا، اس کے والدین سائیں محمد بادشاہ کے پاس آئے اور سارا ماجرہ بیان کیا، سائیں محمد شاہ بادشاہ نے اسی وقت ڈائرکٹر اسکولز سے ٹیلیفون پر بات کی اور استاد حاجی محمد میمن کو نوکری سے سسپنڈ کیا گیا۔ دوسرے دن استاد حاجی محمد اور کچھ دوسرے لوگ سائیں کریم کے پاس حاضر ہوئے اور سارا قصہ بیان کیا آپ نے استاد حاجی محمد کے لیے دعا فرمائی اور اسے فرمایا کہ کل تم اپنی ڈیوٹی پر جانا تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ اور ہوا بھی ایسے ہی استاد کو کوئی سسپنشن آرڈر نہیں ملا۔

بارش کا رک جانا

فقیر سعید خان ناریجو گوٹھ ڈنڈئی ناریجہ نزد پیر عیسیٰ تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ بہت تیز بارش ہونے لگی اور رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ چھوٹی سی لکڑی لے آؤ، آپ نے تعویذ لکھ کر اس لکڑی سے باندھا اور مجھے فرمایا کہ اسے کھلے آسمان کے نیچے زمین میں گاڑ دو، میں نے حکم کی تعمیل کی تو دہ منٹ کے اندر بارش رک گئی۔

اس عورت کو ابھی لنگر دو

سید جمال شاہ گوٹھ نبی بخش ہسبانی نزد سگیوں تحصیل سوبھو دیرو ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ وہ لنگر تقسیم کرنے کی خدمت سرانجام دیتا تھا، ایک رات لنگر تقسیم کرنے کے بعد باقی کام سے بھی فارغ ہو کر سو گیا ، سائیں کریم بھی آرام فرمانے کے لیے حویلی پاک تشریف لے گئے ۔ رات کو دیر سے میری آنکھ کھلی تو سائیں کریم میرے سامنے کھڑے تھے، میں جلدی اٹھ کھڑا ہوا، آپ نے فرمایا کہ جمال شاہ لنگر سب نے کھا لیا ہے؟ لنگر کھانے سے کوئی رہ تو نہیں گیا؟ میں نے عرض کی کہ قبلہ میں نے سب کو لنگر دیا ہے۔ آپ نے میرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر مسافر خانے کے ایک کمرے کی طرف لے گئے، وہاں ایک بوڑھی عورت کے پاس آکر اس سے پوچھا کہ مائی، لنگر کھایا ہے؟ اس بوڑھی عورت نے عرض کی کہ قبلہ، نہیں ، آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ جمال شاہ اس عورت کو ابھی لنگر دو۔

اسے قلندر لال شہباز کے مزار پر لے جائیں

وڈیرہ زین العابدین گھمرو گوٹھ کیٹی میر محمد گھمرو تحصیل کنگری ضلع خیر پور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کے ایک رشتیدار عبدالطیف گھمرو کو گھٹنے میں درد رہنے لگا۔ اس نے کئی شہروں کے مشہور ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن افاقہ نہ ہوا، مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ چارپائی پر پڑا رہتا تھا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ اسے سائیں کریم کے پاس لیکر جائیں، جب سائیں کریم کے پاس لے آئے تو آپ کے پاس اس وقت دعا تعویذ لینے والوں کا رش تھا، کافی دیر کے بعد لوگوں کا رش کم ہوا تو ایک ملنگ فقیر آپ کے پاس آیا اور آپ کو ایک چھوٹی سی گٹھڑی دیکر آپ سے کچھ کہا جو ہم سُن نہیں پائے۔ آپ نے کسی خدمتگار کو وہ گھٹڑی دیکر فرمایا کہ اسے جلدی سے تیار کر کے ہمیں پلاؤ۔ کچھ دیر بعد خدمتگار دو گلاس بنا کر آپ کے پاس لے آیا ایک گلاس اس ملنگ نے اور ایک گلاس آپ نے پیئا اور پھر وہ ملنگ چلا گیا۔ ملنگ کے جاتے ہی آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کہ آپ اسے ابھی قلندر لال شہباز کے مزار پر لے جائیں۔ ہم نے وہیں سے سیہون شریف کا رخ کیا، وہاں پہنچ کر عبدالطیف کو سخی قلندر لال شہباز رحمۃ اللہ علیہ کے گنبد کے اندر لے گئے، تھکاوٹ کی وجہ سے اسے نیند آگئی، تھوڑی دیر گزری کہ وہ چیخ مار کر اٹھ کھڑا ہوا۔ ہم سب پریشان ہوگئے کہ اسے کیا ہوا۔ اس نے بتایا کہ وہی ملنگ جو سائیں کریم کے پاس آیا تھا وہ ابھی میرے پاس آیا اور مجھ سے پوچھا کہ کون سے گھٹنے میں تکلیف ہے میں نے جب اسے بتایا کہ قبلہ فلاں گھٹنے میں تو اس ملنگ کے ہاتھ میں جو ڈنڈا تھا میرے گھٹنے پر زور

سے مارا تو میں درد کے مارے چیخ اٹھا۔ عبدالطیف نے اپنے گھٹنے کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ وہ اب بلکل ٹھیک ہو چکا ہے۔ نہ اس میں درد ہے نہ ہی سُوجن ہے۔

آپ کوئی تکلّف نہیں کریں گے

وڈیرہ زین العابدین گھمرو گوٹھ کیٹی میر محمد گھمرو تحصیل کنگری ضلع خیر پور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں کریم جب ۱۹۶۸ع میں حج سے واپس آئے تو گوٹھ صدرجی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیر پور بھی تشریف لائے، سید غلام نبی شاہ راشدی گوٹھ ہادل شاہ والے کو جب یہ خبر ملی تو وہ بھی آپ کی زیارت کے لیے گوٹھ بھٹیوں صدرجی آئے، اور سائیں کریم سے دست بستہ گذارش کی کہ قبلہ اس کے غریب خانے پر بھی کچھ دیر مہربانی فرمائیں۔ آپ نے عرض قبول فرمائی اور غلام نبی شاہ سے فرمایا ہم آپ کے پاس صرف دعا کے لیے آئینگے آپ کوئی تکلف نہیں کریں گے۔ وڈیرہ زین العابدین نے بتایا کہ غلام نبی شاہ گوٹھ ہادل شاہ روانہ ہوا، تاکہ سائیں کریم کے لیے کوئی مناسب انتظام کر سکے۔ اس کے پاس اپنی کوئی اوطاق نہیں تھی ایک رشتیدار کی جگہ جو کافی عرصے سے بند پڑی ہوئی تھی اسے جلدی جلدی صاف کرواکے سائیں کریم کے بیٹھنے کا انتظام کیا۔ سائیں کریم جب تشریف فرما ہوئے تو آپ نے وہاں صرف دعا مانگی اور روانہ ہوگئے۔ زین العابدین گھمرو نے بتایا کہ سائیں کریم نے جس کمرے میں بیٹھ کر دعا مانگی اس کمرے میں کئی سالوں تک خوشبو موجود رہتی تھی۔

سائیں کریم کی مزارِ مبارک سے پانچ روپے ملنا

الله جڑیو میتلو گوٹھ عیسیٰ میتلو نزد کھوڑا شہر تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور والا روز صبح سائیں کریم کے پاس حاضر ہوتا اور نشے کے لیے پانچ روپے لیتا تھا، سائیں کریم نے جب وصال فرمایا تو وہ حسبِ عادت سائیں محمد شاہ بادشاہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی قبلہ، سائیں کریم مجھے روزانہ پانچ روپے عنایت فرماتے تھے آپ بھی مہربانی فرما کر مجھے پانچ روپے دیں۔ سائیں محمد شاہ بادشاہ نے اسے پانچ روپے دینے سے انکار کر دیا تو وہ سائیں کریم کی مزار مبارک پر آیا اور رو کر عرض کی کہ قبلہ جب آپ ہوتے تھے تو مجھے پانچ روپے ملتے تھے لیکن اب مجھے پانچ روپے کون دیگا؟۔ اس رات سائیں کریم نے الله جڑیو کو خواب میں ارشاد فرمایا کہ فقیر، تم فکر مت کرو، کل سے روزانہ تمہیں میری مزار کی چادر کے نیچے سے پانچ روپے ملتے رہینگے۔ الله جڑیہ جب تک زندہ رہا، اسے سائیں کریم کی مزار سے پانچ روپے ملتے رہے۔

اکتالیسویں دن سے دستِ غیب ملنا شروع ہو جائیگا

سید خادم حسین شاہ بخاری گوٹھ صدرجی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک مولوی صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے کوئی وظیفہ عنایت کریں جس سے مجھے دستِ غیب ملتا رہے۔ آپ نے مولوی صاحب سء پوچھا کہ کتنا دستِ غیب چاہیئے؟ اس نے عرض کی کہ پانچ ہزار روپے روزانہ۔ آپ کچھ دیر خاموش ہوگئے پھر آپ نے

مولوی صاحب سے فرمایا کہ کاغذ قلم اٹھاؤ اور وظیفہ لکھو، اس نے جب وظیفہ لکھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وظیفہ آپکو پانی میں کھڑے ہو کر چالیس راتیں مسلسل پڑھنا ہو گا۔ انتالیسویں رات ایک بڑا سانپ نمودار ہو گا لیکن تمہیں ڈرنا نہیں ہے۔ اکتالیسویں دن سے دستِ غیب ملنا شروع ہو جائیگا۔ خادم شاہ نے بتایا کہ جیسے آپ نے مولوی صاحب سے فرمایا تھا ویسے ہی ہوا۔

یہی وہ بزرگ تھے جو مجھے یہاں لیکر آئے ہیں

قدیر احمد میمن ٹنارہ پیر جو گوٹھ تحصیل کنگری ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو بتایا کہ مورو شہر کے کسی میمن کا بیٹا گم ہو گیا، بہت تلاش کیا لیکن اسکا کہیں بھی پتہ نہ چل سکا جب زیادہ عرصہ گذر گیا تو انہیں کسی نے مشورہ دیا کہ آپ درگاہ گمبٹ شریف سائیں کریم کے پاس جائیں۔ وہ سائیں کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سارہ ماجرہ سنایا۔ آپ نے ایک تعویذ لکھ کر اس کے والد کو دیا کہ مسجد سے باہر جا کر اسے اپنے جوتے سے جتنا زور سے مار سکتے ہو مارو۔ وہ مسجد سے باہر گیا اور تعویذ کو جوتے مارنے لگا، ابھی تھوڑا وقت ہی گذرا ہو گا کہ اس کے والد نے دیکھا کہ اس کا بیٹا ہاتھ میں ایک تھیلا درگاہ کی طرف آرہا ہے۔ اس نے دوڑ کر اپنے بیٹے کو گلے لگایا اور اس سے پوچھا کہ وہ کہاں تھا تو اس کے بیٹے نے بتایا کہ اسے افغانستان کے کسی علاقے میں اغوا کر کے پہنچایا گیا تھا اور وہ صبح کو سبزی مارکیٹ میں سبزی لینے آیا تھا کہ ایک سفید داڑھی والے بزرگ نے اس کا بازو پکڑ کر کہا کہ گھر چلو تمہارا باپ تمہیں ڈھونڈ رہا ہے اور پھر میں یہاں پہنچ گیا۔ اس کا

باپ جب اسے سائیں کریم کے پاس لایا تو اس کے بیٹے نے سائیں کریم کو دور سے ہی دیکھ کر فرمایا کہ یہی وہ بزرگ تھے جو مجھے یہاں لیکر آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں

قبلہ مرشد سائیں سخی سید محمد عبداللہ شاہ بادشاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں کریم کے وصال کے بعد جب آپ کو غسل دیا جارہا تھا تو آپ نے اپنی آنکھیں مبارک کھولیں۔ سوائے سائیں محمد شاہ بادشاہ کے باقی سب غسل دینے والے ڈر کر باہر نکل آئے، سائیں محمد شاہ بادشاہ نے آپ سے فرمایا کہ بابا سائیں ،اللہ کی رضا پر راضی رہیں، اس کے بعد آپ نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ پھر آپکو غسل دیا گیا۔

جس نے جھوٹ بولا ہے، اسے سانپ کاٹے

محمد بچل پیرزادو گوٹھ صدر جی بھٹیوں تعلقہ کنگری ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے اسکے ماموں استاد روشن پیرزادہ نے بتایا کہ ایک دفعہ کسی دو قبیلوں کے جھگڑے کا فیصلہ سائیں کریم کے پاس ہو رہا تھا، دونوں فریقین کی باتیں سننے کے بعد آپ نے ایک قبیلے کے معزز سے فرمایا کہ تم نے جھوٹ بول کر فیصلہ اپنے حق میں کروانے کی کوشش کی ہے، وہ مکر گیا کہ اس نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے جھوٹ بولا ہے اسے سانپ کاٹے۔ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا آپ نماز لیے مسجد کی طرف چلے گئے۔ اسی اثناٗ درگاہ کے صحن میں لگے نیم کے درخت سے ایک سانپ گرا اور اس شخص کے پیچھے پڑ گیا

جس نے سائیں کریم سے کہا تھا کہ اس نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ وہ درگاہ اور مسجد کے صحن میں دوڑتا رہا لیکن سانپ نے اسکا پیچھا نہ چھوڑا، آخرکار وہ سائیں کریم کے قدموں میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ قبلہ مجھے معافی دے دیں، مجھ سے غلطی ہو گئی، میں نے واقعی آپ سے جھوٹ بولا تھا۔ جب آپ نے اسے معاف کیا تو وہ سانپ نیم کے درخت کی طرف چلا گیا اور غائب ہو گیا۔

صدر ایوب خان کا سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہونا

قبلہ مرشد سائیں سخی سید محمد عبداللہ شاہ بادشاہ نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ صدر ایوب خان رانی پور آئے تو وہ درگاہ گمبٹ شریف بھی حاضر ہوئے۔ سائیں محمد شاہ بادشاہ اور دوسرے رفقاٗ کے ساتھ جب آپ کی خدمت میں صدر ایوب حاضر ہوئے تو آپ نے جائے نماز پر بیٹھ کر ہی صدر ایوب سے ہاتھ ملایا۔ صدر ایوب نے واپسی کے وقت آپ سے عرض کی قبلہ دعا فرمائیں کہ میرا خاتمہ ایمان کے ساتھ ہو۔ آپ نے دعا مانگنے کے بعد خوش ہو کر صدر ایوب سے فرمایا کہ اکثر لوگ دنیا کے لیے ہی دعا منگواتے ہیں لیکن تم نے آخرت کے لیے دعا منگوائی ہے۔

ہندوؤں سے درودِ پاک پڑھانا

فقیر محمد جانوری گوٹھ میر جی شہی نزد سگیوں تحصیل سوبھو دیرو ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک دفعہ تین ہندو آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے دعا کے لیے عرض کی آپ نے ان ہندوؤں سے فرمایا کہ سامنے بیٹھو اور

کنکریوں پر درودِ پاک پڑھو، آپ نے پہلے پانچ مرتبہ درودِ پاک پڑھ کر انہیں سنایا اور پھر فرمایا کہ جیسے میں نے پڑھا ویسے تم بھی پڑھو۔ وہ ہندو بیٹھ تو گئے لیکن درودِ پاک پڑھنے سے ہچکچانے لگے، آپ نے انہیں فرمایا کہ جن کنکریوں پر تم درودِ پاک پڑھو گے وہ قیامت کے دن تم پر گواہی دیں گی اور تمہیں جنت میں لے جائینگی، وہاں تم میرا نام لینا، پھر ان ہندوؤں نے درودِ پاک پڑھنا شروع کیا۔

سائیں کریم کی پٹواری پر نظر کرم

امان اللہ بھٹو بیراج کالونی سکھر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ہدایت اللہ ابڑو پٹواری سائیں کریم کا مرید تھا، ایک دفعہ سائیں کریم کی بارگاہ میں دعا کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے اسے پندرہ دن تک درگاہ شریف پر ٹھہرایا۔ وہ بہت پریشان تھا کیونکہ اس کے کام کے دن تھے۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں ڈپٹی کلکٹر نوکری سے سسپنڈ نہ کر دے۔ پندرہ دن بعد جب یہ واپس آیا تو دوسرے پٹواریوں نے اسے مبارکباد کی کہ تمہارے علاقے سے وصولی سب سے زیادہ ہوئی ہے اور ڈی سی صاحب نے تمہارے لیے انعام کا اعلان کیا ہے۔ یہ حیران تھا کہ یہ سب کیسے ہوا۔ اور واقعی ڈی سی صاحب نے اسے انعام بھی دیا۔

شہر سے پتاشے لیکر آؤ

امان اللہ بھٹو بیراج کالونی سکھر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک شخص آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ قبلہ مجھے فلاں رشتیدار اپنی بیٹی کا رشتہ

نہیں دے رہا آپ مہربانی فرمائیں۔ آپ نے اسے چٹھی لکھ کر دی، لیکن کچھ دنوں کے بعد وہی شخص واپس آپ کی خدمت میں آیا کہ اسکے رشتیدار نے آپ کی چٹھی کے باوجود رشتہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ نے اسی وقت ایک مرید سے فرمایا کہ شہر سے پتاشے لیکر آؤ۔ جب پتاشے آگئے تو آپ نے اس شخص کا غائبانہ نکاح پڑھایا۔ وہ شخص چلا گیا کچھ عرصے بعد وہی شخص جس نے آپ کی چٹھی مبارک کو ماننے سے انکار کیا تھا اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ حاضر ہوا اور معافی مانگی، اس نے سائیں کریم کو بتایا کہ جس دن سے آپ کی چٹھی واپس کی ہے اس دن سے گھر میں کبھی بھینس کبھی بکری تو کبھی مرغی مرتے رہے ہیں، ہمارا بہت سارا نقصان ہو گیا ہے، یہ سب آپکے حکم سے منہ موڑنے کی وجہ سے ہوا ہے اب ہمیں معاف کریں۔ آپ نے انہیں فرمایا کہ تمہاری بیٹی کا نکاح ہم نے پڑھا دیا ہے۔

معذور لڑکے کو صحتمند بنانا

عنایت اللہ گھمرو گوٹھ کیٹی میر محمد گھمرو تحصیل کنگری ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ مُلا علیم گھمرو اس کے گوٹھ کا رہنے والا سائیں کریم کا مرید تھا۔ اس نے بتایا کہ درگاہ شریف پر ایک شخص اپنے معذور بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اسکا باپ سائیں کریم سے عرض کرتا رہتا تھا کہ قبلہ میرے بیٹے پر نظر کرم فرما کر اس کی معذوری ختم کریں۔ ایک دن آپ نے ایک خدمتگار کو حکم دیا کہ پانچ بیلچے لے آؤ زمین پر کام کروانا ہے۔ جب بیلچے آگئے تو آپ نے چار مریدوں کو حکم دیا کہ آپ میرے ساتھ چلیں، اور اس معذور لڑکے کے باپ

سے کہا کہ اپنے بیٹے کو بھی لے چلو۔ اس شخص نے اپنے بیٹے کو اٹھایا اور سائیں کریم کے ساتھ کھیت میں چلا گیا۔ کھیت میں پہنچنے کے بعد آپ نے ان چاروں مریدوں کو کام سمجھایا اور خود کھیت کا چکر لگانے لگے، وہ معذور لڑکا اور اس کا باپ بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے اس معذور لڑکے سے کہا کہ اٹھو کام کرو اور خود اس لڑکے کو بیلچا اٹھا کر دیا، لڑکے نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا، آپ نے پھر اسے سختی سے حکم دیا کہ اٹھو، اس نے پھر کوشش کی تو کسی حد تک اٹھنے میں کامیاب ہو گیا، آپ نے تیسری بار اسے فرمایا کہ اٹھو تو وہ معذور لڑکا اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ نے اس کہا کہ اب کھیت میں کام کرو اور پھر وہ لڑکا کام کرنے لگا۔

جِن کو دیگ میں پکانا

امان اللہ بھٹو بیراج کالونی سکھر والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سائیں کریم کے پاس ایک شخص آیا اس کے ساتھ اسکی بیوی اور بیٹی بھی تھی۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ کیسے آنا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی کہ قبلہ ہم آپ کے پاس تین چار مرتبہ پہلے بھی حاضر ہوئے ہیں لیکن میری بیٹی کو جنات کی تکلیف سے افاقہ نہیں ہو رہا۔ آپ سے دعا تعویذ بھی کئی مرتبہ لیکر گئے ہیں۔ آپ جلال میں آگئے اور اپنے خلیفے کو حکم دیا کہ جلدی ایک دیگ لاؤ، جب دیگ آگئی تو آپ نے فرمایا کہ اس کے نیچے آگ جلاؤ۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے اسی خلیفے کو ایک تعویذ لکھ کر دیا اور فرمایا کہ اس تعویذ کو دیگ میں ڈال کر ڈھکن مضبوطی سے بند کر

دو۔ کچھ ہی دیر کے بعد اس دیگ سے چیخوں کی آوازیں آنے لگیں اور جِن سائیں کریم سے منت کرنا لگا کہ اسے چھوڑ دیا جائے وہ وعدہ کرتا ہے پھر کبھی اس لڑکی کے قریب بھی نہیں آئیگا۔ لیکن سائیں کریم نے اسکی چیخوں کو جیسے سنا ہی نہیں اور پھر کچھ دیر کے بعد دیگ سے آوازیں آنا بند ہو گئیں۔ آپ نے خلیفے کو فرمایا کہ اس دیگ کو دفن کر دو۔ امان اللہ نے بتایا کہ اس دیگ سے عجیب قسم کی بدبو آ رہی تھی۔

جتنے پیسے چاہو، اٹھالو۔

ضمیر احمد میمن ساکن کھوڑا شہر نزد گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اللہ جڑیو میتلو ساکن گوٹھ پیر عیسیٰ میتلو نزد کھوڑا والا ہر روز صبح کو سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور نشہ کرنے کے لیے پانچ روپے لیکر جاتا تھا۔ ایک دن صبح کو جب سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت سائیں کریم کے پاس پیسے بلکل نہیں تھے۔ آپ نے اللہ جڑیو سے فرمایا کہ فقیر بیٹھو، کوئی مرید وغیرہ آکر ہمیں کچھ نذرانہ دے تو تمہیں دیتے ہیں۔ جیسے جیسے وقت گذرتا جاتا اللہ جڑیو کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا جاتا، اور وہ سائیں کریم سے عرض کرتا کہ قبلہ میری جان پر آئی ہوئی ہے، آپ کہہ رہیں کہ صبر کروں۔ جب اللہ جڑیو نے سائیں کریم کو زیادہ تنگ کرنا شروع کیا تو آپ نے اس کو اپنے پاس بلایا اور اپنے جائے نماز کا کونا اٹھا کر فرمایا کہ فقیر یہاں سے جتنے پیسے چاہو اٹھالو۔ فقیر اللہ جڑیو نے دیکھا کہ پیسوں اور سونے کا جیسے دریا بہہ رہا ہو، اس نے صرف پانچ روپے

اٹھائے اور سائیں کریم سے اجازت لیکر چلا آیا۔

فقیر اللہ جڑیو کے دیکھتے ہی سائیں کریم کا غائب ہو جانا

ضمیر احمد میمن ساکن کھوڑا شہر نزد گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اللہ جڑیو میتلو ساکن گوٹھ پیر عیسیٰ میتلو نزد کھوڑا والا اکثر سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، سائیں کریم بھی اس کو اپنے پاس بلا کر اپنے پاس بٹھایا کرتے تھے کیوں کہ اللہ جڑیو بھٹائی صاحب اور دوسرے صوفی شعراُ کے ابیات سائیں کریم کو سناتا تھا۔ سائیں کریم کے پاس جس وقت بھی دعا تعویذ والوں کا رش کچھ کم ہوتا تو اللہ جڑیو سائیں کریم کو صوفی شعراُ کے ابیات سناتا۔ ایک رات، بہت دیر تک سائیں کریم نے اللہ جڑیو کو اپنے پاس بٹھائے رکھا یہاں تک کہ اس کے گاؤں جانے والے سب تانگے چلے گئے۔ اس نے سائیں کریم سے فرمایا کہ قبلہ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ اس وقت میں اکیلا اپنے گاؤں کیسے جاؤنگا؟۔ آپ نے فرمایا کہ فقیر، راستے میں پیچھے مڑ کر مت دیکھنا۔ تم آرام سے سے اور بے فکر ہو کر اپنے گاؤں چلے جاؤ۔ اللہ جڑیو نے ایسا ہی کیا لیکن جس وقت وہ اپنے گھر کے قریب پہنچا تو اس نے سوچا کہ آخر ایسی کیا بات تھی کہ سائیں کریم نے پیچھے مڑ کر دیکھنے سے منع فرمایا تھا، اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حیران ہو گیا کیونکہ سائیں کریم اس کے پیچھے پیچھے آ رہے، اور اللہ جڑیو کے دیکھتے ہی آپ غائب ہو گئے۔

سائیں کریم کے مرید کے لیئے رات دیر تک تانگے والے کا کھڑا رہنا

ضمیر احمد میمن ساکن کھوڑا شہر نزد گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اللہ جڑیو میتلو ساکن گوٹھ پیر عیسیٰ میتلو نزد کھوڑا والے کو ایک رات سائیں کریم نے دیر تک اپنے پاس بٹھالیا، اللہ جڑیہ جب رات کو دیر سے تانگہ اسٹینڈ پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے گاؤں کا ایک تانگہ ابھی تک وہاں موجود تھا۔ اللہ جڑیو نے جب اس تانگے والے سے پوچھا کہ تم اکیلے اس وقت تک کیوں کھڑے ہو؟، تو اس تانگے والے نے اللہ جڑیو کو بتایا کہ اسے دو گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے اس نے ہر ممکن کوشش کی ہے لیکن اس کا گھوڑا بہت مارنے کے باوجود ایک قدم آگے نہیں چلا۔ اللہ جڑیو نے جیسے ہی تانگے پر اپنا پاؤں رکھا تو جیسے گھوڑا اس کے انتظار میں کھڑا تھا اور سرپٹ دوڑنے لگا۔

ہے اتنا یقین ؟؟

محمد بچل پیرزادہ گوٹھ صدرجی بھٹیوں تحصیل کنگری ضلع خیرپور میرس والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کے ماموں استاد روشن پیرزادہ نے بتایا کہ ایک دن وہ سائیں کریم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے شکایت کرنے لگی کہ اس نے کئی سالوں سے آپ کی بارگاہ میں اپنی بہو کے لیے ایک بیٹے کی عرض رکھی ہے لیکن وہ ہر دفعہ

مایوس ہو کر ہی لوٹی ہے۔ اس کے بعد اس عورت نے غوث بہاول حق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت بیان کرنا شروع کر دی جس میں ایک عورت غوث بہاول حق رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہو کر اسی طرح اپنی بہو کی بے اولادی کے لیے عرض کرتی ہے اور یہ شکوہ بھی کرتی ہے کہ اسے آپ کے در کے چکر لگاتے لگاتے کئی برس گذر چکے ہیں۔ یہ سن کر غوث بہاول حق رحمۃ اللہ علیہ جلال میں آکر فرماتے ہیں کہ مائی یہ سب یقین کی بات ہے، اگر تمہیں یقین ہے تو اٹھو اور اپنے ساتھ دائی کو لیکر جاؤ۔ ہے۔ اتنا یقین ہے؟؟۔ اس عورت کی زبان سے یہ کرامت سننے کے بعد آپ بھی جلال میں آگئے اور کرامت سنانے والی عورت کو فرمایا کہ مائی ہم بھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ جاؤ اپنے ساتھ دائی لیکر جاؤ، جاؤ گی؟ ہے اتنا یقین؟؟۔ اس عورت نے اپنا سر جھکا لیا۔

سائیں کریم کو دل سے یاد کرنے سے مصیبت کا ٹل جانا۔

استاد رجب الدین سومرو کھوڑا شہر نزد گمبٹ شریف والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کی پہلی زوجہ سے کی ڈلیوری گمبٹ شہر کی ایک دائی آمنہ کے گھر پر ہوئی، زچگی کی شدید تکلیف کی وجہ سے بچہ پیٹ کے اندر مر گیا اور دائی آمنہ نے کہا کہ مردہ بچہ کا اخراج بہت مشکل ہے اسے کسی ڈاکٹر کے پاس جلدی لیکر جانا ہو گا اگر دیر ہو گئی تو آپ کی زوجہ کی جان خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ ہم سب نے ایک ساتھ دل سے سائیں کریم کو مدد کے لیے پکارنا شروع کیا تو پانچ منٹ کے اندر پیٹ سے مردہ بچہ باہر نکل آیا اور اسکی بیوی کی جان بچ گئی۔

سائیں کریم کی نظرِ کرم سے دردِ شقیقہ کا ختم ہو جانا

استاد رجب الدین سومرو کھوڑا شہر نزد گمبٹ شریف والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے واجد علی رتڑ نے بتایا کہ اس کے پڑنانا آخوند محمد عثمان کی اہلیہ کو شدید درد شقیقہ ہوا۔ جس کے اثر سے اس کی آنکھ کے اوپر والی ہڈی بھی باہر نکل آئی تھی۔ آخوند صاحب کی اجازت سے اس کی بھتیجی اسے سائیں کریم کے پاس حویلی پاک میں لیکر آئی، آپ نے اسے پانی دم کر کے پینے کے لیے دیا اور یہ بھی فرمایا کہ اس پانی سے اپنی آنکھ اور درد والی جگہ پر ماش بھی کرو۔ درد تو اسی وقت ختم ہو گیا، آنکھ والی ہڈی بھی کچھ ہی عرصے کے دوران ٹھیک ہو گئی اور پھر کبھی درد کی شکایت نہ ہوئی۔

ہم بھی بحرِ بیکراں ہیں

استاد رجب الدین سومرو کھوڑا شہر نزد گمبٹ شریف والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے واجد علی رتڑ نے بتایا کہ اس کے نانا اللہ آندل رتڑ بتاتے تھے کہ مشہور روحانی شخصیت حضرت پیر عبد الغفار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ عرف پیر مٹھا لاڑکانہ والے سائیں کریم کی رحلت کے بعد درگاہ شریف پر آئے اور آپ کے روضہ مبارک پر جب مراقبہ کیا، فرمانے لگے کہ سائیں کریم تو مزار کے اندر موجود ہی نہیں ہیں۔ تیسری مرتبہ جب مراقبہ کیا تو دیکھا کہ سائیں کریم باہر سے پرواز کرتے ہوئے اندر آئے آپ نے عرض کی کہ قبلہ کہاں گئے تھے تو سائیں کریم

نے فرمایا کہ جس طرح سمندر کا کوئی کنارہ نہیں اسی طرح ہم بھی بحرِ بیکراں ہیں، ہمارا بھی کوئی کنارہ نہیں۔

بیٹے کا نام پیر بخش رکھنا

استاد اللہ رکھیو اُجن گوٹھ کھاہ نزد کھوڑا تحصیل گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسکے بڑے بھائی کو اولادِ نرینہ کی دعا واسطے سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سائیں کریم نے آنے کی وجہ دریافت کی تو سارا حال عرض کیا کہ قبلہ، میرے بڑے بھائی کو چار بیٹیاں ہیں، لیکن بیٹے کی اولاد کا سوالی ہے۔ آپ نے اپنی جماعت کے ساتھ درودِ پاک پڑھنے کا حکم دیا اس کے بعد ہمیں اپنے ساتھ درگاہ شریف کے اندر لے گئے اور دعا کے بعد میرے بھائی سے فرمایا کہ تمہیں بیٹا مبارک ہو، اسکا نام پیر بخش رکھنا۔ آپ کی دعا سے میرے بھائی کو تین بیٹے عطا ہوئے۔

یا شیخ احمد عاجبانی، اس درد کو کرو نمک پانی

استاد اللہ رکھیو اجن گوٹھ کھاہ نزد کھوڑا تحصیل گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے نور محمد عباسی کھوڑا شہر والے نے بتایا کہ سائیں کریم نے مجھے یہ وظیفہ دیا تھا کہ اگر کسی کو بھی جسم کے کسی بھی حصے میں پھوڑا یا درد ہو تو آپ فرماتے تھے کہ مٹی کا ڈھیلا لیکر اس پر یا شیخ احمد عاجبانی۔ اس مرض کو کرو نمک پانی۔ دم کرکے اس جگہ پر رکھو گے تو وہ درد ختم ہو جائیگا۔ اور پھر اس مٹی کے

ڈھیلے کے ہم وزن گڑ بزرگ کے نام تقسیم کیا جائے۔ استاد اللہ رکھیو نے بتایا کہ وہ اپنے گاؤں میں اس کو آزماتا رہتا ہے اور اللہ کے کرم سے اس سے مریض کو آرام مل جاتی ہے۔

معذور لڑکا سائیں کریم کی دعا سے چلنے پھرنے لگا

حافظ عبداللطیف جونیجو گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل نصیر آباد ضلع قمبر شہداد کوٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے حاجی عبدالرزاق ڈوکری شہر والے نے بتایا کہ ایک نوجوان کو اسکے رشتیدار سائیں کریم کی خدمت لے آئے اور عرض کی کہ قبلہ اس کی ٹانگیں سوکھ گئی ہیں یہ چل پھر نہیں سکتا۔ آپ نے اس لڑکے پر دَم کیا تو کچھ ہی دیر کے بعد وہ لڑکا جسے چارپائی پر لیکر آئے تھے وہ خود سے چلنے پھرنے لگا۔

نہ کورٹ میں کیس چلے گا اور نہ ہی سزا ہوگی

حافظ عبداللطیف جونیجو گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل نصیر آباد ضلع قمبر شہداد کوٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے حاجی عبدالرزاق ڈوکری شہر ضلع لاڑکانہ والے نے بتایا کہ کچھ انگریز سیاح موئن جو دڑو گھومنے آئے تو راستے میں ڈاکوؤں نے ان سے قیمتی سامان اور پیسے لوٹ لیے، عبدالغفور سومرو سائیں کریم کا مرید تھا اسے پولیس نے گرفتار کرکے چالان کردیا۔ اسکا چچا الٰہی بخش سومرو سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرہ بیان کیا عرض کی قبلہ میرا بھتیجا

بے گناہ ہے۔ آپ نے دعا فرمائی اور اور الٰہی بخش سے فرمایا کہ اسے کچھ نہیں ہو گا نہ ہی اس کا کیس کورٹ میں چلے گا نہ ہی اسے سزا ہو گی۔ جیسا آپ نے فرمایا ویسے ہی ہوا۔

یہ لڑکا پاگل نہیں ہے

حافظ عبداللطیف جونیجو گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل نصیر آباد ضلع قمبر شہداد کوٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے حاجی عبدالرزاق ڈوکری شہر ضلع لاڑکانہ والے نے بتایا کہ قلات سے ایک نوجوان کو اسکے رشتیدار سائیں کریم کے پاس لیکر آئے اور عرض کی کہ قبلہ یہ لڑکا پاگل ہے اس ہم زنجیروں سے باندھ کر آپ کی خدمت میں لیکر آئے ہیں۔ آپ نے اس لڑکے کو دیکھ کر فرمایا اسے آزاد کر دو یہ لڑکا پاگل نہیں ہے۔ اسے جیسے ہی آزاد کیا گیا وہ لڑکا دوڑتا ہوا آیا اور سائیں کریم کے قدموں میں گر کر رونے لگا اور کہنے لگا کہ قبلہ سائیں میں اب ٹھیک ہو گیا ہوں۔ میں اب پاگل نہیں ہوں۔

خونخوار کتوں سے مرید کو بچانا

حافظ عبداللطیف جونیجو گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل نصیر آباد ضلع قمبر شہداد کوٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اسے محمد صالح ولد محمد رمضان بروہی ڈوکری شہر ضلع لاڑکانہ والے نے بتایا کہ وہ سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ لکڑیاں کاٹ کر لے آؤ، وہ شہر سے دُور نکل آیا، لکڑیاں کاٹ کر جب واپس درگاہ کی طرف آنے لگا تو قریبی گاؤں سے دو خونخوار کتے اسکے پیچھے پڑ

گئے۔ لکڑیاں اٹھا کر تیز تیز بھاگنے لگا اسکا اندازہ تھا کہ دو تین منٹ میں وہ کتے اسے دبوچ لیں گے لیکن وہ آدھا گھنٹا بھاگتا رہا، جب بھی پیچھے مڑ کر دیکھتا تو کتوں اور اسکے درمیان فاصلہ اتنا ہی تھا جتنا پہلے تھا۔ درگاہ شریف پہنچ کر اس نے لکڑیاں لنگر خانے میں میں رکھ دیں۔ سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس کی طرف دیکھ کر بار بار مسکرا رہے تھے، مجلس میں بیٹھے ہوئے فقیر فاضل نے آپ سے پوچھا کہ قبلہ بار بار کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ آج رمضان فقیر کے پیچھے دو کتے پڑ گئے تھے، آپ نے اس فقیر کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ وہ کتے کبھی بھی تم تک نہ پہنچ پاتے۔ دن کو میں آپ کا محافظ ہوتا ہوں رات کو میں آپ سب کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔

سائیں کریم کی نظر کرم سے بغیر ویزہ کے حج کر کے آنا

حافظ عبداللطیف جونیجو گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل نصیر آباد ضلع قمبر شہداد کوٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ فقیر فضل محمد ولد یار محمد گوٹھ سنہری موری تحصیل ڈوکری ضلع لاڑکانہ والے نے اسے بتایا کہ فضل محمد اپنے والد صاحب سے جھگڑا کر کے سائیں کریم کی خدمت میں درگاہ شریف پر حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ فقیر کیسے آنا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی کہ قبلہ آپ کی زیارت کے واسطے آیا ہوں۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ فضل محمد، گھر سے روٹھ کر آئے ہو، تمہارا والد صاحب اپنا ہَل بیچ کر تمہیں ڈھونڈتا ہوا صبح تک یہاں پہنچ جائیگا۔ صبح کو اسکا باپ بھی پہنچ گیا۔ آپ نے دونوں کی صلح کروائی پھر وہ دونوں ایک ساتھ روانہ ہو گئے۔

سائیں کریم کی نظرِ کرم سے بغیر ویزہ کے حج کر کے آنا

حافظ عبداللطیف جونیجو گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل نصیر آباد ضلع قمبر شہداد کوٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ امام دین سومرو گوٹھ وکڑو تحصیل ڈوکری ضلع لاڑکانہ والے نے اسے بتایا کہ وہ اپنی بیوی اور تین بچوں سمیت حج کے لیے تیار ہوا، جب کراچی پہنچا تو اسے ایجنٹ نے بتایا کہ بچوں کا ویزا نہیں لگ سکا۔ باقی آپ دونوں کا ہو گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ اب ہم واپس نہیں جائینگے میرا مرشد کامل ہے وہ ضرور نظرِ کرم فرمائیگا۔ اس نے بتایا کہ حج پر جاتے ہوئے اور نہ ہی آتے ہوئے کسی نے بھی میرے بچوں کا ویزا چیک کیا۔ دورانِ حج مدینے پاک میں لاڑکانہ کی ایک عورت بار بار میرے بچوں کو اپنے سینے سے لگا کر روتی تھی اس نے بتایا کہ اس کا ایک سے سال بھی کم عمر کا بیٹا ویزا نہ لگنے کی وجہ سے اس کے ساتھ نہیں آیا۔ ان بچوں کو دیکھ کر اسے اپنا بیٹا یاد آتا تھا۔

نہ تم نے اٹھایا اور نہ مالک کو مل سکے گا

حافظ عبداللطیف جونیجو گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل نصیر آباد ضلع قمبر شہداد کوٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ امام الدین سومرو گوٹھ وکڑو تحصیل ڈوکری ضلع لاڑکانہ والے نے اسے بتایا کہ وہ سائیں کریم کی زیارت کے واسطے جب گمبٹ شریف کی اسٹیشن پر اترے تو کوئی تانگہ یا سواری موجود نہیں تھی اس نے پیدل چلنا شروع کیا تو راستے میں اسے ایک بٹوا دکھائی دیا۔ اس نے بٹوے کو مٹی میں چھپا دیا۔ جب سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سائیں نے اسے فرمایا کہ فقیر

بٹوے کو نہ تم نے اٹھایا اور نا ہی مالک کو مل سکے گا۔ تم نے اسے مٹی میں چھپا دیا ؟۔ میں بڑا شرمندہ ہوا، واپسی پر اسی جگہ بہت ڈھونڈا لیکن بٹوا ندارد۔

تمہاری دوسری شادی نہیں ہو گی

حافظ عبداللطیف جونیجو گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل نصیر آباد ضلع قمبر شہداد کوٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ استاد تاج محمد ولد محمد رمضان سومرو گوٹھ وکڑو تحصیل ڈوکری ضلع لاڑکانہ والے نے اسے بتایا کہ اسے نرینہ اولاد نہیں تھی سوچا کہ دوسری شادی کروں شاید اس سے مجھے بیٹے کی اولاد ہو جائے۔ بہت کوشش کی لیکن دوسری شادی نہیں ہو پائی۔ دعا کے واسطے جب سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ فقیر تمہاری دوسری شادی نہیں ہو گی اور تمہیں بیٹا بھی ہو گا، نام نور محمد رکھنا۔ آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اسی سال اسے بیٹا ہوا، اسکے بعد دو بیٹے اور بھی ہوئے۔

سائیں کریم کو عرض کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے

حافظ عبداللطیف جونیجو گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل نصیر آباد ضلع قمبر شہداد کوٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ استاد تاج محمد ولد محمد رمضان سومرو گوٹھ وکڑو تحصیل ڈوکری ضلع لاڑکانہ والے نے اسے بتایا کہ وہ سائیں کریم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص کاچھو کے علاقے سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آکر بیٹھ گیا، میری جیب میں قلم دیکھ کر اس نے مجھ سے کہا کہ سائیں کریم کے نام چھٹی لکھ کر دو جس میں سائیں کریم سے عرض کرو کہ وہ مجھے چھ سو روپے

عنایت کریں تاکہ میں ایک بیل خرید سکوں۔ میں نے اس سے کہا کہ تم خود سائیں کریم سے کیوں نہیں عرض کرتے۔ اس نے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے۔ میں نے اسے چھٹی لکھ کر دی اس نے وہ سائیں کریم کے قدموں میں رکھ دی۔ آپ نے جب وہ چھٹی پڑھی تو آپ مسکرائے اور اسے اپنے قریب بلا کر فرمایا کہ یہ لو پیسے اور اچھا سا بیل خریدنا، وہ پیسے لیکر چلا گیا۔

سائیں کریم کی دعا سے مدرسہ مسجد تعمیر ہونا

حافظ عبداللطیف جونیجو گوٹھ مرزا جونیجو تحصیل نصیر آباد ضلع قمبر شہداد کوٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ حج سے واپس آنے کے بعد جب سائیں کریم نے لاڑکانہ میں قیام فرمایا تو مولوی ہدایت اللہ گوٹھ آریجہ والے نے آپ کی خدمت میں عرض رکھی کہ قبلہ اس نے لاڑکانہ سے قریب گوٹھ آریجہ میں ایک مدرسے کی بنیاد رکھی ہے لیکن گاؤں والے کسی قسم کا تعاون کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر مدرسہ تشریف لائیں اور دعا کی مہربانی کریں۔ آپ نے پہلے تو انکار کیا لیکن مولوی صاحب کے اسرار پر آپ نے حامی بھر لی۔ آپ آریجہ گوٹھ تشریف لے گئے اور مدرسے کی تعمیر و توسیع کے لیے دعا فرمائی۔ مولوی ہدیت اللہ نے بتایا کہ سائیں کی دعا کی برکت سے دوسرے دن گاؤں کا وڈیرہ اور کچھ معززین اسکے پاس آئے اور اسے مدرسے کے لیے زمین دی اور ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ ایک ماہ کے بعد ایک شخص مولوی صاحب کو ڈھونڈتا ہوا اس کے پاس آیا اور اپنا تعارف کروایا وہ کراچی سے آیا ہے اور مولوی ہدیت اللہ صاحب کو ستر ہزار روپے نقد دے کر کہا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ یہ رقم

میں آپ کے پاس پہنچاؤں تاکہ آپ مدرسے کی تعمیر اور توسیع کر سکیں۔ اسی مدرسے سے پیر و مرشد سخی سائیں عبداللہ شاہ بادشاہ نے بھی ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی۔

سائیں کریم کی دعا سے ایک دن میں مکمل قرآن پاک حفظ ہونا۔

قاضی سراج احمد ساکن مورو شہر ضلع نوشہرو فیروز والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ سید شہزادو شاہ گوٹھ پرانا جتوئی نزد مورو والے نے اسے بتایا کہ اسے قران پاک حفظ کرنے کا بہت شوق تھا، وہ اپنے چچا کے ساتھ سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے چچا نے سائیں کریم سے عرض کی قبلہ یہ میرا بھتیجا ہے اسے دعا فرمائیں کہ یہ حافظِ قرآن بن سکے۔ آپ نے شہزادو شاہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ کچھ یاد بھی کیا ہے۔ اس نے عرض کی کہ ہاں قبلہ تو آپ نے اسے کچھ پڑھنے کے لیے ارشاد فرمایا اس نے ایک دو آیاتِ مبارکہ تلاوت کیں تو آپ نے اسے شاباشی دیکر فرمایا کہ واہ حافظ صاحب واہ۔ لنگر کرنے کے بعد وہ دونوں جب واپس اپنے گاؤں کی جانب روانہ ہوئے تو راستے میں ہی شہزادو شاہ کو قرآن شریف یاد ہوتا گیا جب وہ گھر پہنچا تو قرآن پاک اسے مکمل طور پر حفظ ہو چکا تھا۔ اس نے جب گھر والوں کو بتایا تو کسی نے بھی اس کی بات پر یقین نہیں کیا، آس پاس کے تین چار حافظین کو بلایا گیا انہوں نے جب شاہ صاحب کا امتحان لیا تو سب حیران رہ گئے۔ اسی سال رمضان شریف کے مہینے میں شہزادو شاہ نے اپنے گاؤں کی مسجد میں تراویح نماز کی امامت کی پڑھائی۔ قاضی صاحب نے بتایا کہ وہ سید آج بھی زندہ ہے۔

بھینس کا دودھ چوروں کو بخش دے

عنایت اللہ گھمرو گوٹھ کیٹی میر محمد گھمرو تحصیل کنگری ضلع خیرپور والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ ایک بوڑھی عورت سائیں کریم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ قبلہ میری بھینس چوری ہو گئی ہے دعا فرمائیں کہ وہ واپس مل جائے۔آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ مائی، بھینس کا دودھ ان چوروں کو بخش دے۔اس عورت نے پھر گذارش کی آپ نے پھر وہی جواب دیا اس طرح آپ نے اس عورت سے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔کچھ عرصے کے بعد وہ عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کہنے لگی کہ قبلہ چور میری بھینس خود ہی واپس دے گئے۔آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ مائی جب ہم نے تمہیں کہا تھا کہ ان چوروں کو بھینس کا دودھ بخش دے تو اسکی وجہ یہ تھی اللہ تعالیٰ نے ان چوروں کے نصیب میں حلال روزی لکھی ہی نہیں تو وہ تمہاری بھینس کا دودھ کیسے پی سکتے تھے،اگر تم انہیں بھینس کا دودھ نہ بخشتی تو تمہاری بھینس کبھی واپس نہ آتی اور پھر آرام سے وہ تمہاری بھینس کا حرام کا دودھ پیتے رہتے۔

یہ کھانا اس فقیر کو دیدو

غلام سرور سہتو پیر محلہ گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا کہ اس کی ماں روزانہ رات کا کھانا سائیں کریم کی خدمت میں بھیجتی تھی آپ دعا فرمانے کے بعد اس کھانے سے کچھ لقمے تناول فرما کر حویلی پاک پر بھیج دیتے تھے۔ایک دفعہ جب امی نے مجھے سائیں کریم کی حدمت میں کھانا لے جانے لے لیے کہا تو میں

نے دل میں سوچا کہ کیوں نہ آج یہ کھانا چوکیدار کو دیکر آؤں سائیں کریم تو روزانہ کھاتے ہیں۔میں جب وہ کھانا لیکر چوکیدار کے پاس گیا تو وہ مجھے کہیں بھی نا ملا۔ناچار میں وہی کھانا سائیں کریم کی خدمت میں لیکر آ گیا۔آپ نے دعا پڑھنے کے کے بعد مجھے فرمایا کہ یہ کھانا اُس فقیر کو دیدو۔آپ نے دور بیٹھے ایک شخص کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔میں جب اس شخص کے قریب پہنچا تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وہی چوکیدار تھا جسے میں ڈھونڈ رہا تھا۔

لڑکے کو پانی پلاؤ

غلام سرور سہتو پیر محلہ گمبٹ والے نے محمد علی سہتو کو بتایا وہ ایک دن پیر محلہ میں اپنے گھر جا رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ ایک تانگے پر ضعیف اور بیمار لڑکا لیٹا ہوا ہے اس کی ماں اور اسکا ایک رشتیدار بھی اس کے ساتھ ہے۔تانگے والے کے ساتھ ان لوگوں کی تکرار چل رہی تھی کہ درگاہ شریف کے دروازے تک انہیں چھوڑ آئے لیکن تانگے والا انکی بات ماننے کو تیار نہیں تھا کیونکہ اس کو ڈر تھا کہ محلے کے پیر صاحبان اس پر ناراض نہ ہو جائیں کیونکہ درگاہ تک جانے والا راستہ تنگ تھا۔میں نے اس تانگے والے کو ڈھارس بندھائی اور اس سے کہا کہ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں تمہیں کوئی کچھ نہیں بولے گا۔جب ہم درگاہ شریف پہنچے تو ہم نے اس لڑکے کو سہارا دیکر تانگے سے اتار کر سائیں کریم کے سامنے جب اسے لیٹایا تو اس کی دل کی دھڑکن بند ہو گئی اور اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا۔اس کی ماں اور رشتیداروں نے رونا پیٹنا شروع کر دیا۔میں نے جب اس لڑکے کو دیکھا تو وہ واقعی فوت ہو چکا تھا،اس کی ماں سے دوپٹہ لیکر میں نے اس سے

پٹیاں بنا کر اسکے پیروں کو باندھنا شروع کیں۔سائیں کریم یہ ماجرہ دیکھ رہے تھے۔آپ نے اس لڑکے کے قریب بیٹھ کر دم کرنا شروع کیا۔کچھ ہی دیر میں اس لڑکے نے ہلنا جُلنا شروع کیا۔میں پریشان ہو گیا پھر اچانک لڑکے نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔آپ نے فرمایا کہ لڑکے کو پانی پلاؤ، پھر میں وہاں سے واپس چلا آیا۔